

عالمِ ارواح میں

نبوّتِ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فداہ ابی و امی

علماءِ اہلِ سنّت کی نظر میں

تائید و تصویب فرمودہ

فقیہ عصر یادگارِ اسلاف

حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب

محمد کریم سلطانی

مکتبہ صبحِ نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء

پیپلز کالونی فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم

قَالَ الْاِمَامُ مَالِكٌ ـ رَحِمَهُ اللّٰهُ ـ :

كُلُّ اَحَدٍ يُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ ، اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ هٰذِهِ الرَّوْضَةِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ .

ترجمہ:

حضرت امام مالک -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے ارشاد مبارک کے کہ اسے کسی صورت میں رد نہیں کیا جا سکتا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ: ۲/۱۸۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم ارواح میں

نَبُوتِ خَیرُ الوَریٰ

-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

علماء اھل سنت کی نظر میں

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد-پاکستان

فون:041-8730834

نام کتاب	عالم ارواح میں نبوت خیر الوری۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ علماء اھل سنت کی نظر میں
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	اول ۲۰۱۴ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
پرنٹنگ	صبح نور پرنٹنگ
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

فقیہ عصر یادگارِ اسلاف سیدی وابی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تائید وتصویب

چند دن پہلے میں سحری کے وقت تقریبا ساڑھے تین بجے حضور سیدی وابی زید مجدہٗ کی خدمت میں حاضر خدمت ہوا آپ کی بارگاہ میں اس کتاب ''عالم ارواح میں نبوت خیر الوری-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-علماء اھل سنت کی نظر میں'' کا مسودہ پیش کیا۔ آپ نے چند مقامات سے اسے پڑھا اس وقت آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار قابل دید تھے۔آپ نے دومرتبہ مجھے تھپکی دی اور تین مرتبہ دعا کیلئے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا:

اس کتاب کو جلدی شائع کرو میں بھی اس کتاب کی طباعت میں حصہ ڈالوں گا۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ

پھر نماز ظہر کے وقت برادرم گرامی قدر حضرت ابوالخیر محمد حبیب امجد زید مجدہٗ تشریف لائے اور فرمانے لگے:

قبلہ حضرت زیدہ مجدہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا:
سلطانی نے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی شان میں ایک بہت اچھی کتاب لکھی ہے جاؤ جا کر اسے پڑھو۔

وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

نذرانہ عقیدت بحضور سرور کونین
-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا ووالا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسُل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی

اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

ملک کونین میں انبیاء تاجدار

تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے

ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حدائق بخشش از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت حصہ اول صفحہ ۹۰ تا ۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَحَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔

امابعد:۔

نہ میں عالم وفاضل ہوں اور نہ ہی کوئی محقق ونکتہ داں ہوں بس ایک طالبِ علم بلکہ طالب علم بھی نہیں کیونکہ علم کے متلاشی حصولِ علم میں اپنی جوانیاں اور زندگی کے قیمتی سال قربان کردیتے ہیں میں تو ایک تہی دامن عام سا آدمی ہوں جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

میں نے جس ذات اقدس واطہر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے وہ معرفتِ الٰہیہ کے سمندر پی کر ھَلْ مِنْ مَزِیْد کا نعرہ لگانے والے تھے لیکن افسوس

کہ میں ان کی حیات پاک میں قدر نہ کر سکا اب حسرت وشرمساری سر نہیں اٹھانے دیتی اور میں نے جس ہستی سے علم کی بھیک لی وہ فقیر درِ مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- تھے ان کا وجود سر کی چوٹی سے لے کر پاؤوں کے تلووں تک عشقِ رسول -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- میں ڈوبا ہوا تھا۔افسوس کہ میں ان کی حیات مستعار میں تہی دامن ہی رہا اور جس گھر میں میں نے آنکھ کھولی اس گھر میں محبتِ مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کا ایک بہتا ہوا دریا دیکھا اور لوگ ابھی تک سیدی وابی زیدہ مجدہٗ کے اس بہتے دریا سے اپنے اپنے دلوں کی کھیتیاں سیراب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر صحت وعافیت کے ساتھ سلامت رکھے بلکہ میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ناکارہ زندگی بھی انہیں کو دے دے تاکہ دیر تک مصطفیٰ کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے عشق ومحبت کی سوغات تقسیم کرتے رہیں اور پیاسے لوگوں کو درود شریف کی مے سے شاد کام کرتے رہیں لیکن افسوس کہ میں اس بہتے دریائے عشقِ ومحبت مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- سے کچھ بھی حاصل نہ کر سکا ہاں لبوں سے جام لگانے کی کوشش کی لیکن شاید ایک گھونٹ بھی حلق سے اتر نہ سکا بس کچھ طراوت سی گلے میں محسوس ہوئی۔شاید یہی میری نجات وبخشش کا ذریعہ بن جائے۔

زیرِ نظر کتاب ''عالم ارواح میں نبوتِ خیر الوریٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- علماء اھل سنت کی نظر میں'' ایک علم وعمل سے تہی دامن، اخلاص سے خالی اللہ کی مخلوق کے حقیر سے فرد کی بے ربط کاوش ہے جسے علماء اھل سنت کی کتابوں سے خوشہ چینی کرتے ہوئے ترتیب دیا ہے۔ان علماء اھل سنت میں، علماء ربانیین میں، جو بقید حیات ہیں اللہ

تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور انہیں مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو منور فرمائے اور انہیں جنت کے باغ بنائے۔

ان بے ربط لفظوں میں کسی کی دل آزاری نہیں اور نہ ہی یہ میری زندگی کا مشن ہے اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو وہ فقط میرے اللہ ذوالجلال کا فضل وکرم اور میرے اور آپ سب کے آقا حضور رحمۃ للعالمین - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نظرِ رحمت اور میرے بزرگوں کی خصوصی شفقت وتوجہ ہے اور اس میں جو نقص ہے وہ اس سراپا نقص، بے ہنر اور بے علم وعمل احقر العباد کی طرف سے ہے۔ اَللّٰـهُ يَـجْتَبِىْ اِلَيْـهِ مَـنْ يَّشَـآءُ وَيَهْدِىْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْب ۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! اے ساری کائنات کے پالنے والے! اگر یہ بے ربط کتاب تیری توفیق سے کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنے یا کسی بھولے ہوئے کو تیرے محبوب کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عالم ارواح والی نبوت پر یقین کی دولت نصیب ہو جائے تو تجھے تیری ذات وصفات کا واسطہ اور تجھے تیرے محبوب - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی ہر ہر شان دلربا کا واسطہ میری ماں - علیہا الرحمۃ والرضوان - کی قبر کو منور کر دینا اور میرے بزرگوں یعنی میرے والدِ گرامی قدر دامت برکاتہم العالیہ کے عمل وعمر میں برکت عطا کر دینا اور جب ان کا وقت آئے تو ایمان کی دولت کے ساتھ لے جانا اور انہیں قیامت تک بلکہ روزِ محشر میں بھی بلکہ جنت میں محبوب کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی چادرِ رحمت میں جگہ دے دینا اور ابدالآباد تک انہیں سینہ مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے سیراب وشاداب رکھنا۔ آمین

بِجَاهِ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْم فِدَاهُ اَبِىْ وَاُمِّى عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاة وَالتَّسْلِيْم .

ناکارہ خلائق

محمد کریم سلطانی

15 ربیع الاول 1435ھ

17 جنوری 2014ء

بروز جمعۃ المبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان ان کمالات سے بھی نوازا ہے جو انسانی سوچ وفکر سے وراء ہیں۔ سید العشاق امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑی عمدہ بات فرمائی ہے:

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِی نَبِیِّھِمٖ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحاً فِیْہِ وَاحْتَکِمٖ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

عیسائیوں نے اپنے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کہا کہ وہ اللہ کے

بیٹے ہیں اے مومن! تم اپنے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے بارے میں یہ کبھی بھی نہ کہنا اس کے علاوہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی جو مدحت وثنا کرسکتا کرلے کیونکہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے فضائل وکمالات کی کوئی حد ہے ہی نہیں کہ جسے کوئی انسان اپنی زبان سے بیان کرسکے۔

حضور رحمۃ للعالمین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی شان اقدس کی جب آپ کے پیدا کرنے والے اللہ جل جلالہ نے حدّ نہیں بتائی کوئی خاک کا پتلا آپ کی شان اقدس کی حد بندی کیسے کرسکتا ہے۔

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ ایک آدمی ملا اس نے کہا: آپ کی سب باتیں ٹھیک ہیں آپ صرف ایک غلطی کرتے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی شان حدّ سے بڑھا دیتے ہیں۔ حضور امام اھل سنت نے کاغذ قلم اس کے سامنے رکھ کر فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی شان کی حدّ تم لکھ دو میں اس سے آگے نہیں بڑھاؤں گا۔ وہ آدمی آپ کے اس جواب پر ہکا بکا رہ گیا۔

اس ذات اقدس واطہر -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی شان اقدس کی حدّ بندی کوئی کیسے کرسکتا ہے جس کے پیدا فرمانے والے اللہ نے کوئی حد ہی نہیں بتائی۔

-☆-

امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت ومحبت

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے!

وہ جو نہ تھے کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

حدائق بخشش

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سید نا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت

ان کی نبوت ان کی ابوت ہے سب کو عام
ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گُل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

حدائق بخشش

عارف ربانی سیدنا شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اے مومن! حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو ابن اللہ نہ کہنا جیسے عیسائیوں نے اپنے نبی سیدنا عیسیٰ۔علیہ السلام۔کے بارے میں کہا اس کے علاوہ جو بھی شرف وفضیلت بیان کرسکتا ہے بیان کرلے کیونکہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے مقام ومرتبہ کی اللہ کے علاوہ کوئی حد جانتا ہی نہیں حضرات انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کو جو بھی معجزات ملے وہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے نورِ پاک سے ہی ملے ہیں آپ فضل وکرم کے سورج ہیں اور باقی تمام انبیاء کرام سیارے ہیں

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

حضرت محمد رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔دونوں جہان کے،جن وانس کے اور اہل عرب وعجم کے سردار۔

فَاقَ النَّبِیّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٖ

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام انبیاء علیہم السلام سے جسمانی ساخت اور اخلاق میں فائق ہیں اور علم وشرافت میں کوئی حضرت کے پاس بھی نہیں پہنچ سکتا۔

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِنَ الدِّیَمٖ

وہ سب رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔سے ان کے دریائے معرفت کا ایک گھونٹ اور ان کے ابر کرم کا ایک قطرہ چاہتے ہیں۔

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

آنحضرت۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اپنی خوبیوں میں نظیر وشریک سے بالاتر ہیں اور آپ کا جوہر حسن آپکو تقسیم ہو کر نہیں ملا یعنی اس حسن کا کوئی حصہ کسی اور کو نہیں دیا گیا۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِي نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحاً فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

وہ بات چھوڑ دو جو نصاریٰ اپنے نبی جناب مسیح علیہ السلام کے بارہ میں کہتے ہیں یعنی آنحضرت-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ کہنا اور اس کے سوا حضرت کی تعریف میں جو چاہو حکم لگاؤ اور فیصلہ کرو۔

فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

ذاتِ والا کی طرف جو شرف چاہو اور قدر اعلیٰ کی جانب جو عظمت چاہو منسوب کرو

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُ
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

کیونکہ جناب رسول خدا-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی فضیلت کی کوئی حد نہیں جس کو کوئی فصیح البیان بیان کر سکے۔

اَعْيٰ الْوَرٰے فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰے

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمٖ

مخلوق آپ کی حقیقت سمجھنے سے عاجز ہے اور آپ کے نزدیک یا دور سوائے لاجواب رہنے والوں کے کوئی دکھائی نہیں دیتا۔

وَكُلُّ ايٍ آتى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمٖ

وہ تمام معجزات کو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام لیکر تشریف لائے وہ انہیں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور مبارک سے ملے ہیں۔

فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ اَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِى الظُّلَمِ(1)

آنحضرت -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- بزرگی کے آفتاب ہیں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب سے نور لینے والے سیارے ہیں -سیارے لوگوں کو آفتاب کی روشنی تاریکی میں دیکھایا کرتے ہیں۔

(۱) قصیدہ بردہ شریف

اے اھلِ ایمان! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی اور تم میں سے جو اولی الامر ہیں انکی اطاعت کرو اگر تم کسی چیز میں جھگڑنے لگو تو اپنے جھگڑے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے ارشاد کے مطابق کرلو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو -اپنے ذیشان- رسول کی اور امر والوں -علماء ربانیین- کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑنے لگو تم کسی چیز میں تو لوٹا دو اسے اللہ اور -اپنے- رسول کے فرمان کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور روزِ قیامت پر یہی بہتر ہے اور بہت اچھا ہے اس کا انجام۔

سورۃ النساء: آیت ۵۹

اللہ تعالیٰ کا حکم مبارک

اے اھل ایمان! حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ
علیہ والہ وسلم۔جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کر دیں
اس کے کرنے سے رک جاؤ

وَمَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا .

اور رسول اللہ فداہ ابی وامی۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔

سورہ حشر: آیت ۷

13714 8

اس امت کے ہر دور میں ایسے منصف وعادل علماء ربانیین ہوں گے جو حد سے بڑھنے والوں کی تحریف، اھل باطل کے جھوٹ اور جاہلوں کی تاویل کو رد کردیں گے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيِّ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَال :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ ـ :
يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ .

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث(۲۳۹) جلد۱ صفحہ۱۶۳

قال الالبانی رواه الآجری ، وغيره وهو مرسل ؛ لأن ابراهيم بن عبدالرحمن العذری ـ هذا ـ تابعی مقل ، كما قال الذهبی ، وراويه عنه معان بن رفاعة ؛ ليس بعمدة ـ لكن الحديث قد روى موصولا من طريق جماعة من الصحابة ، وصحح بعض طرقه الحافظ العلائي فی بغية الملتمس ۴/۳

ترجمة الحدیث:

سیدنا ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس علم -علم نبوت- کو اٹھانے والے بعد میں آنے والے لوگوں میں ایسے لوگ ہوں گے جو عادل و منصف ہوں گے، حد سے بڑھ جانے والوں کی -قرآن وحدیث میں- تحریف کو رد کر دیں گے، باطل پرستوں کے جھوٹ وفریب کا ازالہ کریں گے اور جاہلوں کی تاویل کو رد کر دیں گے۔

-☆-

عالم کے لئے آسمان وزمین میں بسنے والے استغفار کرتے ہیں بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں، عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر، علماء انبیاء کے وارث ہیں

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ یَقُوْلُ :

مَنْ سَلَكَ طَرِیْقاً یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَصْنَعُ ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ، حَتّٰی الْحِیْتَانُ فِی الْمَاءِ ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ ، وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوا دِیْنَاراً وَلَا دِرْهَماً ، اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو درداء۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ارشاد فرما رہے تھے:

جس نے کوئی راستہ طے کیا علم حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت تک راستہ آسان کر دیتا ہے۔ بے شک طالب علم کیلئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں جو وہ کر رہا ہے اس سے خوش ہو کر۔ بے شک عالم کیلئے استغفار کرتی ہے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کیلئے استغفار کرتی ہیں۔

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۱)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۹۸)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴)	جلد۱	صفحہ۲۸۴
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرطهما		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۴۵)	جلد۹	صفحہ۱۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۷۲
قال الالبانی	صحیح		

عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر۔ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء۔ دینار و درہم کے وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں۔ جس نے اس علم کو لے لیا۔ حاصل کر لیا۔ اس نے ان کی وراثت سے کافی حصہ لے لیا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۲
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۳
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۰
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی
قرآن وحدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اھل سنت نے بیان فرمایا

اے سعادت کے نشان والے!

جو کچھ ہم اور تم پر لازم وضروری ہے وہ علماء حق شکر اللہ تعالیٰ سعیھم کے طریقہ کے مطابق کتاب وسنت کے تقاضے کے موافق عقائد کی تصحیح ہے اور اپنے آپ کو ان عقائد پر قائم رکھنا ہے جو علمائے اھل سنت سے اخذ کئے ہیں کیونکہ ہمارا اور تمہارا قرآن وسنت کے کسی معنی کو سمجھنا کچھ اعتبار نہیں رکھتا اگر ان بزرگوں کی آراء کے مطابق نہیں۔

مکتوبات امام ربانی دفتر اول
مکتوب ۱۵۷/ جلد ۱/ صفحہ ۳۷۵

محبوب سبحانی مجدد ومنور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی
قرآن وحدیث کے وہی علوم معتبر ہیں جو علماء اھل سنت نے
قرآن وسنت سے اخذ کئے ہیں

ارباب تکلیف پر پہلے نہایت ضروری ہے کہ علمائے اھل سنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیھم کی راؤں کے موافق عقائد کو درست کریں کیونکہ عاقبت کی نجات انہیں بزرگواروں کی بے خطاراؤں کی تابعداری پر موقوف ہے اور فرقہ ناجیہ بھی یہی لوگ اور ان کے تابعدار حضرات ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر ہیں اور ان علوم سے جو کتاب وسنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب وسنت ہی سے اخذ کئے ہیں اور سمجھے ہیں۔

مکتوبات امام ربانی دفتر اول
مکتوب ۱۹۳/ جلد ا/ صفحہ ۴۳۳

علامہ ابن حجر ھیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام مخلوق اگرچہ مبالغہ سے کام لیں یا کثرت سے تعریف کریں پھر بھی وہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی تعریف وتوصیف کا حق ادا نہیں کرسکتے

اَرَىٰ كُلَّ مَدْحٍ فِي النَّبِيِّ مُقَصِّرًا
وَاِنْ بَالَغَ الْمُثْنِى عَلَيْهِ وَاَكْثَرَا
اِذَا اللّٰهُ اَثْنَىٰ بِالَّذِىْ هُوَ اَهْلُهُ
عَلَيْهِ فَمَا مِقْدَارُ مَا تَمْدَحُ الْوَرَىٰ؟

میری رائے میں۔مخلوق میں سے جس نے بھی حضور فداہ ابی وامی۔صلی اللہ علیہ

المنح المکیۃ فی شرح الھمزیۃ صفحہ ٦٩

والہ وسلم- کی مدحت وتعریف کی ہے-وہ حضور نبی کریم فداہ ابی وامی-صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے حق میں تعریف کا حق ادا کرنے والا نہیں ہے اگرچہ تعریف کرنے والا مبالغہ سے کام لے اور کثرت سے تعریف کرے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف وتوصیف فرمائی جس کے آپ اھل ہیں تو پھر مخلوق کی تعریف وتوصیف کی کیا حیثیت رھتی ہے۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی- صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم -کی تعریف وتوصیف کا حق ادا ہی نہیں ہوسکتا اس لئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ بس اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا ہی مقام ومرتبہ ہے

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرِ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
بَعْدَ اَزْ خُدَا بزُرگ تُوئی قِصّه مُخْتَصَر

اے صاحب حسن وجمال! اے تمام اولادِ آدم کے سردار!
آپ کے نور برساتے چہرے انور سے ہی چاند کو منور وفروزاں کیا گیا ہے۔
آپ کی تعریف وتوصیف کا جو حق ہے اس کا ادا کرنا ذات باری تعالیٰ کے علاوہ کسی

کیلئے ممکن ہی نہیں۔

فیصلہ کن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس جل جلالہ کے بعد آپ ہی کا مقام ومرتبہ ہے۔

ہمارے بعض بزرگوں کی یہ عادت کریمہ ہے کہ جب بھی وہ اپنا خطاب شروع کرتے ہیں تو ان اشعار مبارکہ سے شروع کرتے ہیں۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شھاب الدین قسطلانی -رحمۃ اللہ علیہ- کا بارگاہِ خیر الوریٰ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- میں خراجِ عقیدت ومحبت

فَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَعْظَمُ كَابِرٍ
وَاَنْتَ لِكُلِّ الْخَلْقِ بِالْحَقِّ مُرْسَلٌ

عَلَيْكَ مَدَارُ الْخَلْقِ اِذْ اَنْتَ قُطْبُهٗ
وَاَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَعْلُو وَتَعْدِلُ

فُؤَادُكَ بَيْتُ اللّٰهِ دَارُ عُلُوْمِهٖ
وَبَابٌ عَلَيْهِ مِنْهُ بِالْحَقِّ يَدْخُلُ

يَنَابِيْعُ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُ تَفَجَّرَتْ
فَفِي كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ لِلّٰهِ مَنْهَلُ

مُنِحْتَ بِفَيْضِ اللّٰهِ كُلَّ مُفَضَّلٍ
فَكُلٌّ لَهُ فَضلٌ بِهٖ مِنْكَ يَفْضُلُ

نَظَمْتَ نِثَارَ الانْبِيَاءِ فَتاجُهُمْ
لَدَيْكَ بِأَنْوَاعِ الْكَمَالِ مُكْمَلُ

۱۔ یارسول اللہ !فداک ابی وامی! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور مخلوق میں ہر بڑے سے بھی بڑے ہیں اور آپ تمام مخلوق کیلئے حق و سچ کے ساتھ رسول ہیں۔

۲۔ تمام مخلوق کا مدار آپ ہیں اور آپ ہی اس کے قطب ہیں اور آپ ہی منار حق -حق کا نور بکھیرنے والے- ہیں۔آپ ہر بلند سے بلند ہوتے ہیں اور عدل وانصاف فرماتے ہیں۔

۳۔ آپ کا دل انور اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اس کے عطا کردہ علوم کا مخزن ومرکز ہے اور اس پر ایک دروازہ ہے جس سے صرف حق و سچ ہی داخل ہوتا ہے۔

۴۔ اسی دل سے علمِ الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں اور اسی سے ہر زندہ وذی روح میں لطف وکرم کا چشمہ جاری ہے۔

۵۔ یارسول اللہ !فداک ابی وامی ! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کو ہر شرف وفضل سے نوازا گیا ہے اور جس کو جو فضل وکرم ملتا ہے وہ آپ ہی کے دریائے جودو

المواھب اللدنیۃ ۱/۱۹
نفائس الدرر من اخبار سید البشر صفحہ ۶۹

عطا سے ملتا ہے۔

٦- یارسول اللہ! فداک ابی وامی! آپ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں منقسم تمام فضائل وکمالات کو پرولیا ہے۔ پس آپ ان کے سروں کے تاج ہوئے اور آپ کے پاس ہر قسم کا کمال ومرتبہ پورے جوبن کے ساتھ موجود ہے۔

-☆-

جب سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت سے ہی حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کیلئے نبوت واجب وثابت ہو چکی تھی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ ؟ قَالَ :

وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ! آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی ؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳٦۰٦) جلد۳ صفحہ۴۸۴

قال الالبانی صحیح

سیدنا آدم علیہ السلام کے جسدِ اطہر میں روح پھونکتے وقت حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کیلئے نبوت کو واجب وثابت کر دیا گیا تھا

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَتَىٰ وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ ؟ قَالَ : بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيْهِ .

حاکم وبیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے سیدنا ابو ھریرہ۔رضی اللہ عنہ۔سے روایت کی کہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔سے پوچھا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ولازم کی گئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم پاک کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے کے درمیان۔

الخصائص الکبری للسیوطی صفحہ ۴

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی نبوت مبارکہ اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام جسم اور روح کے درمیان تھے

اَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْأَوْسَطِ وَأَبُو نُعَیْمٍ مِنْ طَرِیْقِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ قَالَ : قِیْلَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰی كُنْتَ نَبِیًّا ؟ قَالَ :وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

بزار اور طبرانی رحمہما اللہ نے اوسط میں اور ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے بہ طریق شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے روایت کی کہ سیدنا ابن عباس۔رضی اللہ عنہما۔نے فرمایا:

عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ کی نبوت کا انعقاد کب ہوا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۴

سیدنا آدم علیہ السلام کا ابھی وجود مبارک نہ بنا تھا اس وقت ہی حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو نبی بنا دیا گیا تھا

أَخْرَجَ أَبُونُعَيْمٍ عَنِ الصَّنَابِحِيِّ قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ :
وَآدَمُ مُنْجَدِلٌ فِي الطِّيْنِ. مُرْسَلٌ .

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے صنابحی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

-یارسول اللہ! -آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ تو آپ نے فرمایا:
ابھی آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

الخصائص الکبری للسیوطی صفحہ ۴

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کی نبوت اس وقت منعقد ہوچکی تھی جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِی الْجَدْعَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ : یَارَسُولَ اللّٰهِ ! مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا ؟ قَالَ :

اِذْ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابی الجدعاء رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ ارشاد فرمایا:

اس وقت جب حضرت آدم علیہ السلام روح و جسد کے درمیان تھے۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۴

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس وقت نبوت عطا کر دی گئی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : مَتَى اسْتُنْبِئْتَ ؟ قَالَ :

وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حِيْنَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيْثَاق .

ابن سعد نے بیان کیا کہ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک آدمی نے حضور سیدنا نبی کریم- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے پوچھا کہ آپ کو کس وقت نبوت دی گئی؟ ارشاد فرمایا:

جب آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے جس وقت میرے متعلق میثاق لیا گیا۔

الخصائص الکبری للسیوطی صفحہ ۴

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے منصب نبوت کی حضرات انبیاء کرام-علیہم السلام-کی تخلیق سے پہلے ہی ابتدا کردی گئی

اَخْرَجَ ابْنُ أَبِیْ حَاتِمٍ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ وَأَبُو نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ مِنْ طُرُقٍ عَنْ قَتَادَةَ،عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی قَوْلِهٖ تَعَالَی :

وَاِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ .الآیۃ قَالَ : كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيّيْنَ فِی الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ فَبَدَأَ بِهٖ قَبْلَهُمْ .

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اور ابونعیم نے الدلائل میں بہ طرق متعددہ حضرت قتادہ سے انہوں نے حضرت حسن سے انہوں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ

الخصائص الکبری للسیوطی　　صفحہ ۳

عنہ سے اور انہوں نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے اس آیت کریمہ وَاِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ .کی تفسیر کے تحت روایت کی کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

میں تخلیق میں اول النبیین ہوں اور بعثت میں ان کے بعد ہوں مگر میرے منصب نبوت کی ان سے پہلے ابتداء کر دی گئی۔

جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کی نبوت اس وقت منعقد ہو چکی تھی

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ : بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ مِنْ آدَمَ .

ابن سعد نے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔سے عرض کی:

آپ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نبوت کا انعقاد کب ہوا؟ آپ نے فرمایا:

اس وقت جب ابوالبشر روح اور مٹی کے درمیان تھے۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۴

شارح بخاری سیدنا قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
کی نبوت واجب وثابت ہوچکی تھی اوراس کا خارج میں ظہور بھی ہوا تھا

مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ : وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .
فَتُحْمَلُ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ مَعَ رِوَايَةِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَلٰى وُجُوْبِ نُبُوَّتِهٖ وَثُبُوْتِهَا، وَظُهُوْرِهَا فِي الْخَارِجِ ، فَاِنَّ الْكِتَابَةَ تُسْتَعْمَلُ فِيْمَا هُوَ وَاجِبٌ. قَالَ تَعَالٰى :
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ......و ......كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ .

المواھب اللدنیۃ جلد۱ صفحہ۴۱

سورہ بقرہ:۱۸۳

سورہ مجادلہ:۲۱

یارسول اللہ! فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم! آپ کی نبوت کب واجب ولازم کی گئی؟ فرمایا:

جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اس روایت کو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ ملا کر ہم آپ کی نبوت کا خارج میں وجوب یا ثبوت اور ظہور مراد لیتے ہیں کیونکہ کتابۃ کا لفظ اس بات کیلئے استعمال ہوتا ہے جو واجب ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ .... تم پر روزے فرض کئے گئے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ . میں نے لازم کر دیا کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

اس حدیث پاک کو پڑھ کر ایک مرتبہ صفحہ 30 پر درج محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی پڑھئے:

قرآن وحدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اہل سنت نے بیان فرمایا۔

اس حدیث کا صرف اور صرف عالم ارواح میں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی نبوت کا ثبوتِ وجوب اور خارج میں ظہور مراد ہوگا اور بس۔

سیدنا آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-جب روح وجسم کے درمیان تھے اس وقت ہمارے نبی-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے نبوت ثابت وواجب ہو چکی تھی اوراس کا خارج میں ظہور بھی ہو چکا تھا

فِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَدَ وَغَیْرِهٖ عَنْ مَیْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ : قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰی كُنْتَ نَبِیًّا ؟ قَالَ :

وَفِیْ رِوَایَةٍ : مَتٰی كُتِبْتَ نَبِیًّا ؟

وَفِیْ رِوَایَةٍ : مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةَ ؟ قَالَ :

وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

وَمَعْنٰی "وَجُوْبُ النُّبُوَّةِ وَكِتَابَتُهَا" ثُبُوْتُ النُّبُوَّةِ وَظُهُوْرُهَا فِی الْخَارِجِ لَا تَقْدِیْراً ، نَحْوَ :

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ ......و .....كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ .

حضرت میسرہ ضبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟

اورایک روایت میں: آپ کیلئے کب نبوت کوواجب ولازم کیا گیا؟

اورایک روایت میں ہے: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

آپ کی نبوت کا خارج میں وجوب یا ثبوت اور ظہور مراد لیتے ہیں کیونکہ کتابۃ کا لفظ اس بات کیلئے استعمال ہوتا ہے جو واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ .... تم پر روزے فرض کئے گئے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ . میں نے لازم کر دیا کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

-☆-

نفائس الدُّرر من اخبار سید البشر صفحہ ۷۰،۷۱

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۶۰۶) جلد ۳ صفحہ ۴۸۴

قال الالبانی صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۲

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر صحابیہ میسرۃ الفجر

المواھب اللدنیۃ جلد ۱ صفحہ ۴۱

سورہ بقرہ: ۱۸۳

سورہ مجادلہ: ۲۱

اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں وہ عوالم انوار وارواح ہوں یا عوالم ظلمات و اشباح ہوں، سے پہلے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی نبوت ورسالت، انکی سیادت، انکی جلالتِ شان اور ان کے قربِ الٰہی کی شان سمیت پیدا فرمایا یہ اس وقت تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے نہ سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا نہ ان سے دون کو اور نہ ان سے فوق کو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عارف محبوب اور قربِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز نہ تھا

اِعْلَمُوْا اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ ، وَعَزَّ جَمَالُهُ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ الْمَرْبُوْبُ فَتَحَ مِنْهُ عُيُوْنَ جَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَظَهَرَ مِنْهُ اَصْلُ مُمِدٌّ لِلْعَوَالِمِ كُلِّهَا ، فَنَظَرَ الرَّبُّ جَلَّ

جَلَالُهُ ، وَعَزَّ جَمَالُهُ اِلٰى نَفْسِهٖ بِهٖ فِىْ جَمِيْعِ عَوَالِمِ الْاَنْوَارِ وَالْاَرْوَاحِ، وَفِىْ جَمِيْعِ عَوَالِمِ الظُّلُمَاتِ وَالْاَشْبَاحِ ، فَظَهَرَتْ نَفْسُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُبُوَّتِهٖ وَرِسَالَتِهٖ وَسِيَادَتِهٖ وَعَظِيْمِ قَدْرِهٖ وَجَلَالَةِ قُرْبِهٖ مِنْ رَبِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ آدَمَ وَمَنْ دُوْنَهُ وَمَنْ فَوْقَهُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَكْوَانِ ، لِاَنَّهُ لَا اَعْرَفُ وَلَا اَحَبُّ وَلَا اَقْرَبُ مِنْهُ اِلٰى حَضْرَةِ الْكَبِيْرِ الْعَظِيْمِ الرَّحْمٰنِ .

جان لیجئے کہ ہمارے آقا ومولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب رب جل جلالہ وعز جمالہ نے ارادہ فرمایا کہ اس کا مربوب ہوتو اس نے آپ سے تمام موجودات کے چشمے کھول دیئے تو اس سے ایک اصل ظاہر ہوئی جو تمام جہانوں کیلئے مددگار ہے تو رب تعالیٰ جل جلالہ وعز جمالہ نے اس کے ذریعے اپنی ذات کی طرف دیکھا تمام عالم انوار وارواح میں اور تمام عالم ظلمات واشباح میں دیکھا تو سیدنا محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذات اقدس اپنی نبوت ورسالت ، اپنی سیادت ، اپنے عظیم مرتبہ اور اپنے رب تعالیٰ سے قرب کی جلالت شان سے ظاہر ہوئی اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام، ان کے کم اور ان کے فوق کو پیدا فرماتا تمام عالمین میں کیونکہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذات اقدس سے بڑھ کر کوئی اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے والا ، اس سے محبت کرنے والا اور کبیر وعظیم رحمان جل جلالہ کے قرب کی دولت سے سرفراز نہ تھا۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۳۷۱

فقیہ عصر یادگارِ اسلاف سیدی وابی
حضور قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ

حضور فقیہ عصر زید مجدہٗ کے وہی عقائد ہیں جو کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اھل سنت بریلوی قدس سرہ اور سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہٗ کا عقیدہ ونظریہ ہے کہ حبیب خدا سید الانبیاء -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّى وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

امابعد:-

سید العالمین نبی الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نبوت کے متعلق فقیر کا وہی عقیدہ ونظریہ ہے جو کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اھل سنت بریلوی قدس سرہٗ اور سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہٗ کا عقیدہ ونظریہ ہے کہ حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی جیسے کہ خود سید العالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اَوْ كَمَا قَالَ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ ۔

والسلام

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

سیدنا محدث اعظم پاکستان ہمارے بزرگوں کے آقائے
نعمت-رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ-کا عقیدہ مبارکہ
حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-
اعلانِ نبوت سے پہلے بھی نبی تھے بلکہ آپ پیدائشی نبی تھے بلکہ
آپ عالمِ ارواح میں بھی نبوت سے سرفراز فرمائے گئے تھے

اَلْاَظْهَرُ اَنَّهٗ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ كَانَ نَبِيًّا بَعْدَ الْوِلَادَة وَقَبْلَ الْوِلَادَةِ مِنْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ ، وَلٰكِنْ ظَهَرَ نُبُوَّتُهٗ وَرِسَالَتُهٗ عِنْدَ النَّاسِ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ .

اظہر بات یہ ہے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-ولادت طیبہ کے

حاشیہ مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۲۸

بعد سے ہی نبی تھے بلکہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-ولادت باسعادت سے پہلے عالم ارواح میں بھی نبی تھے لیکن آپ کی نبوت ورسالت اس جہاں کے لوگوں کیلئے آپ کی ظاہری عمر پاک کے چالیس سال بعد باذن اللہ تعالیٰ ظاہر ہوئی۔

-☆-

حضور محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

باب فی الاضحیۃ ۱۲۸

ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هذه الایام العشرة قالوا یا رسول الله ولا الجهاد فی
سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذلك بشیء رواه البخاری
الفصل الثانی عن جابر قال ذبح النبی صلی الله علیه وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین
فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وما انا
من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریك له وبذلك امرت وانا من
المسلمین اللهم منك ولك عن محمد وامته بسم الله والله اکبر ثم ذبح رواه احمد وابو داود وابن ماجة والدارمی
وفی روایة لاحمد وابی داود والترمذی ذبح بیده وقال بسم الله والله اکبر اللهم هذا عنی وعمن لم یضح
من امتی وعن حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت له ما هذا فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه رواه ابو داود وروی الترمذی نحوه وعن علی قال امرنا
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء و
لا خرقاء رواه الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجة وانتهت روایته الی قوله والاذن
وعنه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نضحی باعضب القرن والاذن رواه ابن ماجة وعن البراء
ابن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیده فقال اربعا العرجاء البین
ظلعها والعوراء البین عورها والمریضة البین مرضها والعجفاء التی لا تنقی رواه مالك واحمد والترمذی
وابو داود والنسائی وابن ماجة والدارمی وعن ابی سعید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یضحی بکبش
اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد رواه الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجة
وعن مجاشع من بنی سلیم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منه الثنی
رواه ابو داود والنسائی وابن ماجة وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نعمت
الاضحیة الجذع من الضان رواه الترمذی وعن ابن عباس قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة وفی البعیر عشرة رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة
وقال الترمذی هذا حدیث غریب وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما عمل ابن آدم من
عمل یوم النحر احب الی الله من اهراق الدم وانه لیاتی یوم القیمة بقرونها واشعارها واظلافها وان
الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها نفسا رواه الترمذی وابن ماجة
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ایام احب الی الله ان یتعبد له فیها من عشر
ذی الحجة یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة وقیام کل لیلة منها بقیام لیلة القدر رواه الترمذی
وابن ماجة وقال الترمذی اسناده ضعیف الفصل الثالث عن جندب بن عبد الله قال
شهدت الاضحی یوم النحر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوته وسلم فاذا هو یری

حکیم الامۃ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت نہ زمانہ سے مقید ہے، نہ جگہ کے ساتھ اور نہ ہی کسی قوم کے ساتھ بلکہ آپ ساری مخلوق کے رسول ہیں

یعنی پھر اے پیغمبرو! تمہارے زمانہ میں وہ رسول مطلق حبیب مختار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تشریف لے آئیں جن کی نبوت نہ زمانہ سے مقید ہے نہ جگہ سے نہ کسی قوم سے بلکہ ساری خلقت کے رسول ہیں۔

تفسیر نعیمی جلد ۳ صفحہ ۶۵۷

حکیم الامۃ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔

تمام انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کے نبی ہیں اور تمام رسولان

عظام۔علیہم السلام۔آپ کے امتی ہیں

یہ ہی آیت کریمہ جس سے معلوم ہوا کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔
نبیوں کے بھی نبی ہیں اور سارے پیغمبر آپ کے امتی۔

تفسیر نعیمی جلد ۳ صفحہ ۴۴۰

حکیم الامۃ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم علیہ السلام جب روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت ہمارے نبی- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقتاً نبی تھے نہ کہ صرف علم الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ :قَالُوا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةَ ؟ قَالَ :

وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .-رواہ الترمذی-

یعنی جب کہ حضرت آدم کے جسم میں روح پھونکی نہ گئی تھی اس وقت ہم نبی تھے۔ اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ہم علم الٰہی میں نبی تھے کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ہم نبی ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمام انبیاء کرام کی نبوت کو جانتا تھا پھر اس میں حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خصوصیت کیا۔

مرآۃ شرح مشکاۃ جلد۸ صفحہ۲۰

حکیم الامت سیدنا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-
ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبی تھے

حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کونفس علم غیب تو ولادت سے پہلے ہی عطا ہو چکا تھا کیونکہ آپ ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبی تھے كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اور نبی کہتے ہی اس کو ہیں جو غیب کی خبر رکھے۔

جاءالحق جلد۱ صفحہ۱۳۵

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ السلام جب آب وگل میں تھے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- اس وقت بھی نبی تھے

حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- اس وقت نبی ہیں جبکہ آدم علیہ السلام آب وگل میں ہیں خود فرماتے ہیں:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

اس وقت حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نبی ہیں بشر نہیں۔

جاء الحق جلد ۱ صفحہ ۱۷۳

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عالم ارواح میں وصفِ نبوت سے متصف تھے یاد رہے جسمانی نبوت کیلئے شرط ہے کہ نبی انسان ہو روحانی نبوت کیلئے یہ شرط نہیں ہے یا انسانیت کیلئے اولادِ آدم ہونا ضروری نہیں سیدہ حواء انسان ہیں اولادِ آدم نہیں اسی طرح وہ مخلوق جو جنت بھرنے کیلئے پیدا کی جائے گی وہ انسان تو ہوگی لیکن اولادِ آدم نہیں

یہاں مرقات نے فرمایا کہ یہ حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہے چنانچہ ابن سعد نے اور ابونعیم نے حلیہ میں طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

امام احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے اور ابونعیم نے دلائل میں

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی:

كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ .

ہم پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے ہیں، بعثت میں سب کے بعد۔دانہ سب سے پہلے زمین میں جاتا ہےاور آخر میں وہی دانہ نمودار ہوتا ہے۔

ہم نے عرض کیا ہے:

باغ رسالت کی ہیں جڑ اور ہیں بہار آخری

مبدا جو اس گلشن کے تھے وہ منتہی یہ ہی تو ہیں

خیال رہے کہ جسمانی نبوت کیلئے شرط ہے کہ نبی انسان ہوں اور انسانی سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوتا ہے۔روحانی نبوت کیلئے یہ شرط نہیں لہٰذا اس فرمان عالی پر یہ اعتراض نہیں کہ نبی انسان ہونے چاہئیں اس وقت حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔صفت انسانیت سے موصوف نہ تھے یا یوں کہو کہ انسانیت کیلئے اولاد آدم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

حضرت بی بی حوا انسان ہیں مگر اولاد آدم نہیں یوں ہی جو مخلوق جنت بھرنے کیلئے پیدا کی جاوے گی وہ انسان ہوگی مگر اولاد آدم نہ ہوگی لہٰذا اس وقت بھی حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔انسانیت کی صفت سے موصوف تھے۔

مراءت المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد ۸ صفحہ ۱۹، ۲۰

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کے مدرسہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام تعلیم پا کر دنیا میں تشریف لاتے رہے

عَنْ اَبِی ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّکَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَیْقَنْتَ ؟ فَقَالَ :

یَا اَبَا ذَرٍّ ! اَتَانِی مَلَکَانِ ، وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَکَّۃَ ، فَوَقَعَ اَحَدُھُمَا اِلَی الْاَرْضِ ، وَکَانَ الآخَرُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہِ : اَھُوَ ھُوَ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ زِنْہُ بِرَجُلٍ ، فَوُزِنْتُ بِہِ فَوَزَنْتُہُ ، ثُمَّ قَالَ : فَزِنْہُ بِعَشَرَۃٍ ، فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ، ثُمَّ قَالَ : زِنْہُ بِمِئَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ، ثُمَّ قَالَ : زِنْہُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ کَاَنِّی اَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّۃِ الْمِیْزَانِ ، قَالَ :

فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا .

روایت ہے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں حتی کہ آپ نے یقین کر لیا تو فرمایا:

اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ میں مکہ کے بعض پتھریلے علاقہ میں تھا تو ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آ گیا اور دوسرا آسمان وزمین کے درمیان رہا تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا:

کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے کہا کہ انہیں ایک آدمی سے تولو میں اس سے تولا گیا تو میں وزنی ہوا پھر اس نے کہا: انہیں دس سے تولو تو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر وزنی ہوا پھر اس نے کہا کہ انہیں سو سے تولو تو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہوا پھر وہ بولا انہیں ہزار سے تولو تو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ پلہ ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گرے پڑتے ہیں تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم انہیں ان کی پوری امت سے تولو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے۔

-☆-

مسند الدارمی رقم الحدیث (۱۴) جلد۱ صفحہ ۱۶۴

قال المحقق اسنادہ احمد بن عبد الجبار قال ابن حجر ولکن سماعہ للسیرۃ صحیح

شرح حدیث:

یعنی حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - آپ نے دنیا میں آ کر اپنی نبوت یہاں کے کس سبب سے پہچانی لہذا یہ سوال ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں ہے کہ ہم اس وقت نبی تھے جب آدم علیہ السلام آب وگل میں تھے یا بچپن شریف میں ہم کو شجر و حجر سلام کرتے تھے۔ آپ کی نبوت کا اعلان آپ کی ولادت پاک سے پہلے ہو چکا تھا۔ دنیا بھر نے آپ کو نبی جان لیا تھا پڑھو وہ معجزات جو حمل شریف اور ولادت پاک کے وقت تمام دنیا میں ظاہر ہوئے۔ رب فرماتا ہے:

یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ .

انسان اپنے بیٹے کو اس کی ولادت سے پہلے ہی جانتا ہے۔

یعنی کیا یہ وہ ہی نبی ہیں جن کا اعلان فرشتوں میں کیا جا چکا ہے جن پر ایمان لانے کا عہد و پیمان نبیوں سے ہمارے سامنے لیا جا چکا ہے، جن کی دعائیں جناب خلیل نے مانگی، جن کی بشارتیں جناب مسیح نے دی ہیں، جن کے مدرسہ میں سارے نبی تعلیم پا کر دنیا میں آتے رہے جو آگے چل کر سارے جہان کا سہارا مومنوں کی آنکھوں کا تارا ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

مراءت المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد ۸ صفحہ ۳۸،۳۹،۴۰

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی
روح پاک کو عالم ارواح میں وصفِ نبوت سے سرفراز فرمادیا گیا تھا

حضرت علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اور عالم ارواح ہی میں اس روح سراپا نور کو وصف نبوت سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے پوچھا کہ آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی؟ آپ نے فرمایا:

وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم -علیہ السلام- کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔

سیرت رسول عربی صفحہ ۱۳ فرید بک سٹال

صدر الشریعت سیدنا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کوملا تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے امتی ہیں اس لئے آپ نبی الانبیاء ہیں

سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کوملا، حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے امتی ہیں۔ سب نے اپنے اپنے عہدِ کریم میں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کی نیابت میں کام کیا۔

بہار شریعت حصہ اول، صفحہ ۱۱۳

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

ازل سے ابد تک، ارض وسما میں، اولیٰ وآخرت میں، دنیا ودیں میں روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو نعمت کسی کو ملی یا ملتی ہے یا ملے گی وہ سب حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی، بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹتی رہے گی

قَالَ عَزَّ مَجْدُهٗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ o

اے محبوب! ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔

عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل تو لا جرم حضور پرنور سید المرسلین۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ان سب پر رحمت ونعمت رب الارباب

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت صفحہ ۱۸

ہوئے اور وہ سب حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند وفیضاب،اس لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض وسما میں ، اُولیٰ وآخرت میں ، دنیا ودین میں ، روح وجسم میں ، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی ،سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔

كَمَا بَيَّنَّاهُ بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ رِسَالَتِنَا سَلْطَنَةُ الْمُصْطَفٰى فِي مَلَكُوْتِ كُلِّ الْوَرٰى .[1]

نبوت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اعظم نعمت ہے۔

[1] تجلی الیقین صفحہ ۱۸

اعلیٰ حضرت امام اھلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
اول النبیین بھی ہیں اور آخر النبیین بھی ہیں

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

حدائق بخشش از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت حصہ دوم صفحہ ۵۰

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم۔علیہ الصلاۃ والسلام۔حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو یوں یاد کرتے اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ

اسی لئے جب ابوالبشر آدم تمہیں یاد کرتے یوں کہتے:

یَا ابْنِیْ صُوْرَۃً وَاَبِیْ مَعْنیً .

اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت صفحہ ۳۴

اعلیٰ حضرت امام اھلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی نبوت ورسالت کا زمانہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے اور كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اپنے حقیقی معنی میں ہے

امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ اَلتَّعْظِيْمُ وَالْمَنَّةُ فِي لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّه لکھا اوراس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء ومرسلین اوران کی امتیں سب حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے امتی ۔حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی نبوت ورسالت زمانہ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلاۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا ارشاد:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اپنے معنی حقیقی پر ہے۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت صفحہ ۱۵

امام اھلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
کی رسالت تمام اولین وآخرین کو حاوی ہے

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ اولین وآخرین سب کو حاوی۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت صفحہ۲۲

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کیلئے نبوت ثابت ہو چکی تھی بلکہ جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے حضرت محمد مصطفیٰ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اسکے رسول ہیں

ترمذی جامع میں فائدہ تحسین واللفظ لہ اور حاکم وبیہقی وابونعیم ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد وحاکم وبیہقی ابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ سے اور بزاز وطبرانی وابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابونعیم بطریق صنابحی امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ اور ابن سعد ابن ابی الجدعاء ومطرف بن عبداللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ عنہم سے باسانید متبانیہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پرنور سید المرسلین

-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے عرض کی گئی:

مَتی وَجبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ ؟ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کیلئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا:

وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ . جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔

جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا سندہ قوی......الخ

آدم سروتن بہ آب وگل داشت کوحکم بہ ملک جان ودل برداشت

اس لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-اس کے رسول ہیں۔ [1]

[1] تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت صفحہ ۲۲

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کیلئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ مبارک کشادہ کر دیا اور آپ کے ذکر کو بلند کر دیا اور آپ کو بابِ رسالت کا فاتح اور دور نبوت کا خاتم بنایا

ابن جریر، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، بزاز، ابویعلی، بیہقی بطریق ابوالعالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں راوی، انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثناء کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے فرمایا:

كُلُّهُمْ اَثْنٰى عَلٰى رَبِّهٖ وَاِنِّىْ مُثْنٍ عَلٰى رَبِّىْ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ

اَرْسَلَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَكَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيْراً وَنَذِيْراً وَاَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَانَ فِيْهِ تِبْيَانُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ اُمَّتِي خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِي اُمَّةً وَسَطاً وَجَعَلَ اُمَّتِي هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ وَشَرَحَ لِيْ صَدْرِيْ وَوَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ وَرَفَعَ لِيْ ذِكْرِيْ وَجَعَلَنِيْ فَاتِحاً وَخَاتِماً .

تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں، حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور کافہ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور مجھ پر قرآن اتارا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی اور میرے لئے میرا سینہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتح باب رسالت وخاتم دور نبوت کیا۔

تجلی الیقین از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صفحہ ۸۰

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور
سیدنا علامہ شمس الدین ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔خاتم النبیین ہیں قَائِدُ الغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ہیں، تمام انبیاء ومرسلین کے سردار ہیں آپ اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے، آپ مومنوں پر رؤوف ہیں اور گناہگاروں کیلئے شفیع۔شفاعت کرنے والے۔ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا ہے

علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے حضرت جناب مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا:

يَا اَبَا الْحَسَنِ ! اِنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَسَيِّدُ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ الَّذِیْ تَنَبَّأَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ رَؤُوْفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شَفِيْعٌ لِلْمُذْنِبِيْنَ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ اِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ .

اے ابوالحسن ! بے شک محمد۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست و پا والوں کے پیشوا تمام انبیاء مرسلین کے سردار، نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل میں تھے مسلمانوں پر نہایت مہربان گناہگاروں کے شفیع اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت صفحہ ۸۷

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور
سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سید نا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو تمام انبیاء ومرسلین پر فضیلت بخشی اور جبریل امین نے آپ کو اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا اٰخِرُ ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا ظَاھِرُ ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا بَاطِنُ کے مبارک الفاظ سے سلام کیا

علامہ فاضل علی قاری شرح شفاء میں علامہ تلمسانی سے ناقل، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی: حضور سید المرسلین-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے فرمایا:

جبریل نے آ کر مجھے یوں سلام کیا اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا اٰخِرُ ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا ظَاھِرُ ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا بَاطِنُ .

میں نے کہا کہ اے جبریل یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں، عرض کی: میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے اس نے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے۔اپنے نام وصفت سے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کیلئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں، حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا اول نام رکھا کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سب سے مؤخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا نام لکھا اور مجھے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے ہزار سال حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پر درود بھیجی یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو مبعوث کیا، خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تاباں اور ظاہر اس لئے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکارا کیا تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پر درود نہ بھیجی۔اللہ تعالیٰ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پر درود بھیجے، حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا رب محمود ہے اور حضور

۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔محمد اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔یہ عظیم بشارت سن کر حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیّیْنَ حَتّٰی فِی اِسْمِیْ وَصِفَتِیْ.

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت میں۔

هٰكَذَا نَقَلَ وَقَالَ رَوَی التِّلْمَسَانِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَظَاهِرُهُ اَنَّهُ خَرَّجَهُ بِسَنَدِهٖ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنَّ ذَالِكَ یَدُلُّ عَلَیْهِ رَوٰی كَمَا فِی الزَّرْقَانِیْ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ .

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صفحہ ۸۷،۸۸

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سید العالمین ہیں رسول رب العالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃً للعالمین بنایا ہے

ابن ابی شیبہ وترمذی بہ افادہ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور ابونعیم وخرائطی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ابوطالب چند سرداران قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے۔ حضور پرنور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہمراہ تشریف فرماتھے جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اترے، راہب صومعہ سے نکل کران کے پاس آیا اوراس سے پہلے جو یہ قافلہ جاتا تھا، راہب نہ آتا نہ اصلا ملتفت ہوتا، اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے بیچ گزرتا ہوا پُرنور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تک پہنچا۔حضورِ اقدس۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا دستِ مبارک تھام کر بولا:

هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هَذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثه اللّٰهُ رَحْمَةً

لِّلْعَالَمِیْنَ .

یہ تمام جہان کے سردار ہیں یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں تمام عالم کیلئے رحمت بھیجے گا۔

سردارانِ قریش نے کہا: تجھے کیا معلوم ہے کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت وسنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے اور وہ نبی کے سوا دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے اور میں انہیں مہرِ نبوت سے پہچانتا ہوں، ان کے استخوان شانہ کے نیچے سیب کے مانند ہے پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کیلئے کھانا لایا، حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-تشریف نہ رکھتے تھے۔آدمی طلب کو گیا تشریف لائے ابر سر پر سایہ گستر تھا، راہب بولا:

اُنْظُرُوْا عَلَیْهِ غَمَامَةً تُظِلُّهُ . وہ دیکھو ابر ان پر سایہ کئے ہے۔

قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف رکھی، فوراً پیڑ کا سایہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-پر جھک آیا، راہب نے کہا:

اُنْظُرُوْا اِلٰی فِیْ الشَّجَرَةِ مَالَ اِلَیْهِ .

وہ دیکھو پیڑ کا سایہ ان کی طرف جھکتا ہے۔

شیخ محقق نے لمعات میں فرمایا:

امام ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں:

رجالہ ثقات، اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت صفحہ ۹۵

امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اپنے حقیقی معنی پر ہے

اور كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اکابر علماء شریعت کے نزدیک بھی اپنے حقیقی معنی پر ہے۔

تجلی الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صفحہ ۱۵

امام اہل سنت سیدنا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے محمد -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- اس کے رسول ہیں

ترمذی جامع میں فائدہ تحسین واللفظ لہ اور حاکم وبیہقی وابونعیم ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد وحاکم وبیہقی وابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ سے اور بزار طبرانی وابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابونعیم بطریق صنابحی امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ اور ابن سعد وابن ابی الجدعاء ومطرف بن عبداللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پرنور سید المرسلین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- سے عرض کی گئی:

مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةَ ؟

حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کیلئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا:

وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابۃ میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا:

سندہ قوی ،اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-اس کے رسول ہیں۔

تصریحات از حضرت مفتی نذیر احمد سیالوی زیدہ مجدہٗ بحوالہ

فتاویٰ رضویہ از اعلیٰ حضرت امام اھل سنت جلد۳۰ صفحہ۱۴۹،۱۵۰

امام المتکلمین سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ والد گرامی
سیدنا اعلیحضرت امام اھل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی روحِ پاک بھی وصفِ نبوت سے متصف تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے آپ اس وقت بھی خارج میں نبی تھے

شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں:

اس روایت سے معنی دو حدیث کے حل ہوئے ایک بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً کہ میں کافۃ اھل زمان ومن بعدھم میں منحصر جانتا تھا اب معلوم ہوا کہ تمام اولین وآخرین مراد ہیں دوسرے کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ کہ میں اس نبوت کو صرف

سرور القلوب بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ = /۲۲۲،۲۲۳

علم الٰہی میں سمجھتا تھا اب ثابت ہوا کہ خارج میں بھی ہے۔

تنبیہ:

یہاں سے معلوم ہوا کہ روح از وجود باجود بھی متصف برسالت تھی اور بعد انتقال کے بھی متصف ہے۔

سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ۔اس وقت بھی پیغمبر تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم میں روح نہ پھونکی گئی تھی

ایک بار مولیٰ علی سے فرمایا:

اے ابوالحسن ! بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور سردار تمام انبیاء ومرسلین کا ہے۔ میں پیغمبر تھا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے۔

سرور القلوب بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۵۰

سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ والدگرامی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک الاول اور الآخر کا پرتو حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ پر پڑا تو آپ کی نبوت ورسالت بھی محیط ہے آپ ہی اول النبیین ہیں اور آپ ہی آخر النبیین اور خاتم النبیین ہیں

علاوہ بریں جس طرح پہلا اسم یعنی اول ایک اسم الٰہی کی مظہریت پر دلالت کرتا ہے اس اسم یعنی آخر سے دوسرے اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہے اور ان دونوں کے اجتماع سے ایک معنی عجیب پیدا ہوتے ہیں کہ جس طرح پروردگار سب شیء کو محیط ہے کہ اول بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے۔ اسی طرح بہ سبب اس کے کہ ایک پرتو اس احاطہ کا اس جناب پر بھی وہ جناب بھی نبوت ورسالت کو محیط ہے کہ اول النبیین بھی وہی ہیں اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بھی وہی ہیں۔

سرور القلوب بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۵۱

شیخ المحققین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے نہ کو صرف علمِ الٰہی میں

پس وے صلی اللہ علیہ وسلم نبی مرسل بود در آں عالم بالفعل در خارج نہ در علم الٰہی فقط۔

مزید فرمایا:

انبیاء دیگر در علم الٰہی بود نہ در خارج۔

پس حضور۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔اس عالم۔عالم ارواح۔میں بھی بالفعل نبی مرسل تھے یہ نہیں کہ صرف علم الٰہی میں تھے۔

اور دیگر انبیاء کرام۔اس عالم، عالم ارواح میں۔علمِ الٰہی میں نبی تھے نہ کہ خارج میں۔

مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۳

مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۸۴

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پیدائشی نبی ہیں آپ کی ولادت کے وقت اور ایام رضاعت میں عجائب کا ظہور ہوا

وسماع ہواتف صارخہ بنبوت وصفات وے صلی اللہ علیہ وسلم وآنچہ نقل کردہ شدہ است دراخبار مشہورہ ازظہور عجائب در وقت ولادت شریف وایام حضانت وبعداز وے تازمان بعث وظہور۔

آپ کی ولادت شریف کے وقت ہواتف غیبیہ نے پکار پکار کر آپ کی نبوت اور آپ کے اوصاف جمیلہ کو مشتہر کیا، اخبار مشہورہ۔احادیث مشہورہ۔میں وہ عجائبات مذکور ہیں جو آپ کی ولادت کے وقت اور رضاعت کے ایام اور بعثت تک ظہور پذیر ہوئے۔

مدارج النبوت النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور جلد ۱ صفحہ ۱۷۴

سیدنا عبدالحق محدث دہلوی شیخ المحققین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

آ نکہ تدلی نجوم وتساقط کواکب وشھب واقع شدہ بداں استدلال بلیل نتواں کرد زیرا کہ زمان نبوت وولادت زمان ظہور خوارق عادات است پس تواند کہ سقوط نجوم در نہار باشد۔ واللہ اعلم

نجوم کا نیچے آنا اور کواکب کا گرنا اور شھاب کا مارا جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی ولادت طیبہ رات کو ہوئی ہے اس لئے کہ یہ نبوت وولادت کا زمانہ ہے جس میں خوارق عادات کا ظہور ہوا ہے پس ممکن ہے ستاروں کے گرنے کا واقعہ دن میں ہو۔

واللہ اعلم۔

مدارج النبوت جلد۲ صفحہ ۱۵

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں کہا گیا کہ آپ کے پیٹ میں افضل الخلائق اور پیغمبر خدا۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ ہے

وخواب دیدن آمنہ پیش از ولادت بود کہ درخواب آمد وگفت کہ مے دانی تو کہ حامل شدہ بہ بہترین امت وپیغمبر خدا۔

آپ کی ولادت طیبہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے پہلے حضرت آمنہ ۔رضی اللہ عنہا۔ نے خواب دیکھا کہ آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو علم ہے کہ آپ حاملہ ہوگئی ہیں اور یہ حمل افضل الخلائق اور پیغمبر خدا کا ہے۔

اشعۃ اللمعات: جلد۴ صفحہ ۴۷۵

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم-علیہ السلام-روح اور جسم کے درمیان تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ آپ کی روح مقدسہ کے انوار سے مستفیض ہو رہی تھیں

حضور اکرم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی سب سے اعلیٰ واکمل فضیلت یہ ہے کہ حق تبارک وتعالیٰ نے آپ کی روح پرنور کو ساری مخلوق کی ارواح سے پہلے پیدا فرما کر تمام مکونات کی روحوں کو آپ کی روح سے تخلیق فرمایا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ہنوز روح وجسد کے درمیان تھے جیسا کہ ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور عالم ارواح میں بھی انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو آپ کی روح پرانوار نے مستفیض فرمایا۔

مدارج النبوۃ حصہ اول صفحہ ۲۲۱ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اگر یہ کہا جائے کہ حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عالم ارواح میں صرف علمِ الٰہی میں نبی تھے تو اس کا کیا فائدہ تمام انبیاء کرام علمِ الٰہی میں تھے

وَثَبَتَ ذَالِكَ بِاَنَّهُ لَوْ قِيْلَ اَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ لَمْ يَكُنْ فِي التَّنْصِيْصِ عَلٰى قَوْلِهٖ كُنْتُ نَبِيًّا اَلْحَدِيْثَ فَائِدَةً اِذْهُمْ مُسْتَوِنَ مَعَهُ فِي ذَالِكَ فَتَعَيَّنَ تَقْرِيْرُهُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

اس حدیث کو آپ کے نبی بالفعل ہونے پر محمول کرنے کا سبب یہ ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم-اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے تو آپ کے اس وقت میں نبی ہونے کی تخصیص اور تصریح کا کوئی عظیم فائدہ نہیں ہوسکتا کیونکہ سبھی انبیاء علیہم السلام علم الٰہی میں نبی ہونے کے اعتبار سے آپ کے ساتھ مساوی اور برابر تھے لہٰذا اس حدیث کی یہی تشریح اور تفسیر متعین ہوگئی جو ہم نے ذکر کی ہے۔

سیدنا الیاس نبی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام ایام حج میں اپنی پشت سے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی آواز سنا کرتے تھے

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں نقل فرمایا:

آوردہ اند کہ وے از صلب خود آواز تلبیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم می شنید۔صلی اللہ علیہ وسلم۔بحج

سیدنا الیاس علیہ السلام موسم حج میں اپنی پشت سے رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے تلبیہ کی آواز سنا کرتے تھے جو تلبیہ آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔حج کے موقع پر کہا کرتے تھے۔

مدارج النبوت جلد۲ صفحہ۹

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنیا میں اعلان نبوت سے پہلے کسی گزشتہ نبی علیہ السلام کی شریعت کی پیروی نہ کرتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد وہدایت کا نور آپ کے دل انور پر نازل ہوتا تھا

وظاہر آنست کہ از جانب حق نور رشد وہدایت در دل مے تافتہ بود کہ بداں مقرب ومرضی درگاہ بعمل مے آید بے اتباع شریعتے۔

ظاہر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد وہدایت کا ایک نور آپ کے قلب اطہر میں تاباں تھا جس کی بدولت آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ ایسی عبادت کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ احدیت میں قریب کرنے والی اور پسندیدہ تھی آپ کسی بھی شریعت کے پیروکار نہ تھے۔

اشعۃ اللمعات: جلد ۳، صفحہ ۵۰۶

محدثِ کبیر سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- کے کمالات ظاہر وباہر تھے، حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- کی ارواح مقدس آپ سے فیض لیتی تھیں، اس وقت حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- خارج میں نبی تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام کی نبوت علمِ الٰہی میں تھی خارج میں نہ تھی

اگر گویند کہ ہمہ انبیاء را بلکہ ہمہ مردم راہر چہ دادند پیش از وجود عنصری ایشاں دادہ اند ونصیب کردہ اند پس فضل باآں شود کہ ایشانرا بیشتر دادند از دیگراں نہ پیشتر؟ جوابش آنکہ میگویند کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وکمالات وی صلی اللہ علیہ وسلم در عالم ارواح ظاہر کردہ بودند وارواح انبیاء ازاں استفاضہ نمودہ چنانکہ فرمودہ کنت نبیا الحدیث ونبوت

انبیاء دیگر در علم الٰہی بودنہ در خارج۔

سوال:

اگر کہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ تمام انسانوں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے ان کے وجود عنصری سے پہلے ہی عطا کر دیا ہے- عطا کرنے کا فیصلہ فرما دیا ہے- اور مقدر کر دیا ہے پس حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی فضیلت اس میں تو ہو گی کہ انہیں دوسروں سے زیادہ عطا کریں، اس میں فضیلت نہیں ہو سکتی کہ پہلے عطا کریں - کیونکہ قضاء اور تقدیر کے وجود عنصری سے پہلے ہونے میں سب برابر ہیں اس میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں ہو سکتی-

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ علمائے اعلام اور اکابرین ملت فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت اور آپ کے دوسرے کمالات عالم ارواح میں ظاہر کر دیئے گئے تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ آپ سے فیض حاصل کرتی تھیں جیسا کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت علم الٰہی میں تھی خارج میں نہ تھی۔

مدارج النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۴۷

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:
حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کو سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبوت حاصل تھی اور وہ نبوت باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے

اور وہ نبوت جو حضرت آدم علےٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش سے پہلے آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام کو حاصل تھی اور اس مرتبہ کی نسبت خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ .

میں نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور کیچڑ میں تھا۔

وہ باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے۔

مکتوبات امام ربانی جلد اول حصہ سوم صفحہ ۱۴۳

محبوب سبحانی، قطبِ ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کس محبت بھرے انداز سے عالم ارواح میں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت مبارکہ کو ثابت فرمایا اور فرمایا:

یہ نبوت باعتبار حقیقتِ احمدی کے تھی جس کا تعلق عالمِ امر سے ہے۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ .

حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی قُدِّسَ سِرُّہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے، مخلوق میں جو بھی کمال ہے وہ درحقیقت حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے کمالات میں سے ہے

اور وہی تعین اول حقیقت ہے جناب محبوب کبریا-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی، علامہ قسطلانی وملا علی قاری اور دوسرے اکابر نے کہا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ مضمون ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب سے خطاب فرماتے ہوئے کہا ہے کہ:

اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا اور اپنی خدائی کو ظہور میں نہ لاتا۔

پس معلوم ہوا کہ مبدا خلقت آں سرور عالمیاں کا وجود ہے جس کے فیض سے سب

کا وجود ہوا۔اول آپ کا نور پاک ظہور میں آیا اور اسی نور پر ظہور سے عرش وکرسی ولوح وقلم اور آسمان وزمین اور ملائکہ وجن وانس اور تمام کائنات سب وجود میں آئے چنانچہ ارشاد نبوی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- میں ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَّادَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابھی ان کا وجود مکمل نہیں ہوا تھا آں جناب بدرجہ اتم مظہر صفات حضرت احدیت ہوئے اور مخلوق میں جو بھی ظہور کمال ہے حقیقت میں وہ کمال محبوب کبریا-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے کمالات میں سے ہے۔اسی نور کے ظہور سے حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہوگئے اور اسی نور کی تجلیات سے کعبہ معظّمہ مسجود خلائق ہوا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ .

مدارج الخیر ومناھج السیر صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱

جامع المعقول علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اپنی روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے

وَنَبِيُّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَبِيًّا فِيْ نَشْأَتِهِ الرُّوْحَانِيَّةِ لِلْاَرْوَاحِ وَمُتَوَسِّطًا فِيْ تَعْيِيْنِ حِصَصِ كَمَالَاتِهِمُ الرُّوْحَانِيَّةِ الَّتِىْ بِحَسْبِهَا يَظْهَرُ كَمَالَاتُهُمُ الْجِسْمَانِيَّةِ كَمَا يُرْوٰى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ .

اور ہمارے نبی۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اپنی روحانی حالت میں ارواح کیلئے نبی تھے اور روحانی کمالات کے حصص کے تعین میں آپ ہی واسطہ اور وسیلہ تھے جو کمالات ان سے عالم اجسام میں ظاہر ہوئے جیسے کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ

حاشیہ شرح مواقف جلد۴ صفحہ ۲۵۰

علیہ وآلہ وسلم۔ سے اول ما خلق اللہ نوری ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور مسعود کو پیدا فرمایا۔

-☆-

جامع العقول سیدنا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علماء کرام میں بہت نمایاں ہے۔ آج بھی بڑے بڑے علماء وفضلاء اور بڑے بڑے بحر العلوم آپ کا نام آتے ہی اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر کروڑوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے کس وضاحت کے ساتھ عالم ارواح میں حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت کو تسلیم فرمایا اور قلم مبارک سے اسے قیامت تک آنے والی علمی دنیا کے سامنے ظاہر وباہر بھی فرمایا۔

برکتہ المصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الھند سیدنا عبدالحق محدث دہلوی-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ، امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور صدرالافاضل سیدنا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور عالم دنیا میں سب سے آخری نبی ہیں

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ .

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جناب رسالت مآب-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی توصیف میں یہ الفاظ کہنا درست اور علمائے امت کا طریقہ ہے بلکہ خود حق تعالیٰ نے رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی توصیف میں یہ الفاظ فرمائے

ہیں پس اب منکرین جوان کلمات کو جناب رسالت مآب۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی شان میں ناروا جانتے ہیں خدائے کریم پر کیا اعتراض نہ کریں گے کہ اس نے خود حضرت کی شان میں یہ کلمات فرمائے۔

یگانہ زمانہ جناب الحاج مولانا المولوی احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ مبارکہ جزی الله عدوّہ بإبائه ختم نبوہ صفحہ ۳۴ میں نقل فرمایا علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی حضور سیدنا رسول اللہ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاظَاهِرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِنُ میں نے فرمایا:

اے جبریل! یہ صفات تو اللہ کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں؟ جبریل نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پر یوں سلام عرض کروں۔اللہ نے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء ومرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام ووصف سے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے نام ووصف مشتق فرمائے۔

وَسَمَّاكَ بِالْاَوَّلِ لِاَنَّكَ اَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ خَلْقًا وَسَمَّاكَ بِالآخِرِ لِاَنَّكَ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ فِي الْعَصْرِ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ اِلَى آخِرِ الْاُمَمِ .

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا نام اول رکھا کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم -کا آخر نام رکھا کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -سب پیغمبروں سے زمانہ میں مؤخر وخاتم الانبیاء ونبی امت آخرین ہیں ۔باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پرآفرینش آدم علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -پر ہزار سال درود بھیجے اور ہزار سال بھیجے یہاں تک کہ اللہ نے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو مبعوث کیا،خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔

حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو تمام دینوں پر ظہور وغلبہ دیا اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -کی شریعت وفضیلت کو تمام اھل سموات وارض پر ظاہر وآشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پرنور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -پر درود نہ بھیجے ہوں ۔اللہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-پر درود بھیجے۔

فَرَبُّكَ مَحْمُوْدٌ وَاَنْتَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّكَ الْاَوَّلُ وَالآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَاَنْتَ الْاَوَّلُ وَالآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۔

سید عالم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ حَتّٰی فِیْ اسْمِیْ وَصِفَتِیْ.

الکلمۃ العلیا از حضرت صدر الافاضل صفحہ ۳۲،۳۳

حضرت سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-تمام مخلوق -عالم ارواح میں ہو یا عالم اجسام میں-کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت قائم ہونے تک

سَیِّدِی عَلِیُّ الْخَوَّاصُ رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ :
کَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوْثاً اِلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ فِی عَالَمِ الْاَرْوَاحِ وَالْاَجْسَامِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلٰى قِیَامِ السَّاعَةِ .

سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:
حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو تمام مخلوق کی طرف

جواھر البحار جلد ۲ صفحہ ۴۸

مبعوث فرمایا گیا ہے عالم ارواح میں ہو یا اجسام میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک۔

-☆-

سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کے اس صاف وصریح ارشاد مبارک کے بعد کسی قسم کے شک وتردد کی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-عالم ارواح کی تمام مخلوق اور عالم اجسام کی تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک اس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور گزشتہ امتوں کے تمام صلحاء کرام بھی شامل ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبارَكاً فِيْهِ .

علامہ محمد فاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام انبیاء ومرسلین ان کی امتیں اور تمام متقدمین ومتاخرین کیلئے رسول ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ .

الشیخ لامام العلامہ محمد الفاسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَالْاَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَجَمِيْعُ اُمَمِهِمْ وَجَمِيْعُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَالْمُتَأَخِّرِيْنَ دَاخِلُوْنَ فِي كَافَّةً لِلنَّاسِ .

تمام انبیاء اور تمام رسل اور ان کی امتیں اور تمام متقدمین اور متاخرین کافۃ للناس میں داخل ہیں۔

جواھر البحار

فنافی الرسول-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محقق شیخ احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد میں اشارہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی روح مبارکہ اور حقیقت مقدسہ کی طرف ہے اس وقت یہی روح یہی حقیقت مقدسہ نبوت کا محل تھی اور نبوت آپ کے ساتھ قائم تھی

وَاِنَّ الاَشَارَةَ بِحَدِيْثِ كُنْتُ نَبِيًا اِلَى رُوْحِهِ الشَّرِيْف وَاِلَى حَقِيْقَةِ مِنَ الْحَقَائِقِ يَعْلَمُهَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فَيَكُوْنُ لِلنُّبُّوَةِ مَحَلٌّ اِذْ ذَاكَ قَامَتْ بِهِ.

حدیث پاک كُنْتُ نَبِيًا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ میں آپ-فداہ ابی

جواہر البحار: جلد۴ صفحہ۲۱۰

وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کی روح شریف کی طرف اشارہ ہے یا آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کی حقیقت مبارکہ کی طرف جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی جانتا ہے؟ پس وہ -آپ کی روح مقدسہ یا حقیقت مبارکہ-نبوت کا محل ہوئی جس کے ساتھ اس نبوت کا قیام وثبات ہوا۔

-☆-

سیدنا سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی روح پاک کو تمام انبیاء کرام کی ارواح سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارکہ کو نبوت خلعت شریف سے مشرف فرمایا اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کیلئے عالم ارواح میں وصفِ نبوت ثابت ہے جو کسی اور کیلئے ثابت نہیں ہے

بَلْ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ رُوْحَهُ قَبْلَ سَائِرِ الْاَرْوَاحِ وَخَلَعَ عَلَيْهَا خلعةَ التَّشْرِيْفِ بِالنُّبُوَّةِ اَیْ ثَبَتَ لَهَا ذَالِكَ الْوَصْفُ دُوْنَ غَيْرِهَا فِی عَالِمِ الْاَرْوَاحِ .الخ

جواہر البحار: جلد ۳ صفحہ ۳۵۷

بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے قبل آپ کی روح اطہر کو پیدا فرمایا اور اس کو نبوت کی خلعت شریفہ سے مشرف فرمایا۔آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کیلئے نبوت کا ثبوت اس وقت سے ہے جبکہ عالم ارواح میں نبوت کا وصف کسی اور نبی اور رسول کو ارزاں نہ ہوا تھا۔

-☆-

سیدنا عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام یا علماء عظام آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے ہوں یا بعد ان سب کو علم صرف اور صرف مصطفیٰ کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی روحانیت سے ملا ہے اور ملتا رہے گا

فَاِنْ قُلْتَ : هَلْ ثَمَّ اَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ يَنَالُ فِى الدُّنْيَا عِلْمًا مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

فَالْجَوَابُ : لَيْسَ اَحَدٌ يَنَالُ عِلْماً فِى الدُّنْيَا اِلَّا وَهُوَ مِنْ بَاطِنِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءٌ الْاَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ الْمُتَقَدِّمُوْنَ عَلٰى مَبْعَثِهٖ وَالْمُتَاَخِّرُوْنَ عَنْهُ .

الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر ۲/۳۴۹

سوال: کیا کوئی انسان دنیا میں حضور سید العالمین محمد۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے واسطہ کے بغیر علم حاصل کرسکتا ہے؟

جواب: دنیا میں کوئی بھی حضور سیدنا محمد مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی باطنیت وروحانیت کے بغیر علم حاصل نہیں کرسکتا اگرچہ آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام یا علماء عظام علیہم االرحمۃ والراحمون ہوں یا آپ کی بعثت کے بعد آنے والے علماء کرام رحمھم اللہ ہوں۔

علامہ مُظہر الدین زیدانی کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے نبوت ثابت وواجب ہوگئی تھی جبکہ سیدنا آدم -علیہ الصلاۃ والسلام- روح اور جسم کے درمیان تھے

قَوْلُهٗ : مَتَی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةَ ؟ قَالَ :
وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .
مَتَی سُوال عَنِ الزَّمَانِ وَالْوَاو فِی وَآدَم لِلْحَالِ . وَجَبَتْ اَیْ ثَبَتَتْ نَبُوَّتِی فِیْ حَال اَن آدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .
حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے سوال ہوا: مَتَی وَجَبَتْ لَكَ

المفاتیح فی شرح المصابیح جلد ۶ صفحہ ۱۰۳

النُّبُوَّۃَ ؟ آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مَتَى زمانہ سے متعلق سوال کرنے کیلئے آتا ہے وَآدَم میں واؤ حالیہ ہے وَجَبَتْ کا معنی ہے ثَبَتَتْ یعنی میری نبوت ثابت ہوگئی تھی اس حال میں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام روح وجسم کے درمیان تھے۔

سیدنا عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے
انوار رسالت جاری وساری ہیں متقدین اور متاخرین سب کیلئے

فَاِنَّ اَنْوَارَ رِسَالَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ مُنْقَطِعَۃٍ عَنِ الْعَالِمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَالْمُتَأَخِّرِیْنَ .

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے انوار وتجلیات رسالت سارے جہاں میں جاری وساری ہیں اور متقدمین -حضرات انبیاء کرام علیہم السلام- اور متاخرین -حضرات اولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان- برابر مستفید ہو رہے ہیں۔

الیواقیت والجواھر للعارف الشعرانی ۲/۳۳۹

سیدنا عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علماء اور عرفاء کے درمیان مانی ہوئی شخصیت ہے،علماء کرام آپ کے علوم سے آج تک پیاس بجھاتے آ رہے ہیں اور عرفاء آپ کی معرفت کے سامنے سر تسلیم خم کرتے آ رہے ہیں۔ یہ مجمع البحرین شخصیت ہے جب ایسی عظیم ہستی حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت مبارکہ کو اولین وآخرین سب کیلئے مانتی ہے تو ایک کلمہ گو مسلمان کو اب کیا تردد رہ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حشر ونشر بھی ایسی پاکیزہ ہستیوں کے ساتھ کرے۔

آمین یارب العالمین۔

حضرت سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- عالم ارواح میں اور میثاق انبیاء کے وقت وصفِ نبوت ورسالت سے سرفراز تھے

وَاعْلَمْ اَنَّ اتِّصَافَ حَقِیْقَتِہٖ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ـ بِالْاَوْصَافِ الشَّرِیْفَةِ الْمُفَاضَةِ عَلَیْہِ مِنَ الْحَضْرَةِ الْاِلٰھِیَّةِ حَاصِلٌ لَهُ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ ، اَیْ حَیْثُ کَانَ نَبِیًّا اَوْ حِیْنَ اُخِذَ الْمِیْثَاقُ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ـ.

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حقیقت مقدسہ آج بھی ان ہی صفات سے متصف ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار الوہیت سے کُنْتُ نَبِیاً وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ یا اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ کے وقت عطا

جواہر البحار

فرمائے گئے تھے۔

عالم ارواح اور میثاق انبیاء علیہم السلام کے وقت آپ وصف نبوت اور رسالت سے متصف تھے یہی اوصاف نبوت اور رسالت ظہور نبوت سے قبل اور ظہور نبوت کے بعد بلکہ برزخ قیامت اور ابدالاباد تک آپ کو حاصل ہیں جو کسی دور، کسی زمانے اور کسی وقت بھی آپ سے سلب ہوئے نہ منقطع۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اس وجہ سے آپ نبی الانبیاء ہیں

وَحَاصِلُ مَا ذَكَرَهُ فِي الْمَوَاهِبِ وَغَيْرِهِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ مُرْسَلٌ اِلَى الْجَمِيْعِ مَعَ بَقَائِهِمْ وَلِهٰذَا ظَهَرَ فِي الْاٰخِرَةِ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِهِ وَفِي الدُّنْيَا كَذَالِكَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ صَلّٰى بِهِمْ اِمَامًا .

سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو مواھب اللدنیہ وغیرہ میں ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نبیوں کے بھی نبی ہیں، ہر نبی اپنی

نبوت پر قائم دائم ہیں لیکن اس کے باوجود آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کوان کی طرف بھی نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اوراس کاظہور قیامت کے دن بھی ہوگا کہ تمام انبیاء کرام آپ کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے اور دنیا میں اس کا ظہور ہو چکا ہے کیونکہ شب معراج آپ سب کے امام تھے اور امام ہوکر آپ نے تمام انبیاء اور رسل کو نماز پڑھائی تھی۔

-☆-

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب کیلئے نبی ورسول ہیں اور آپ کی روحانیت تمام انبیاء کرام کی روحانیت کے ساتھ موجود تھی اور ان نفوس قدسیہ کی ارواح کو آپ کی روحانیت مبارکہ سے امداد پہنچتی تھی

وَلِهٰذَا لَمْ يُبْعَثْ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً اِلَّا هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَهُوَ الْمَلِكُ وَالسَّيِّدُ وَكُلُّ رَسُوْلٍ سَوَاءٌ بُعِثَ اِلَى قَوْمٍ مَخْصُوْصٍ فَلَمْ تعن رَسَالَةُ اَحَدٍ مِنَ الرُّسَلِ سِوَى رِسَالَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ زَمَنِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى زَمَنِ بعثت مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ملكه وتقدمه فى الاخرة على جميع

الرسل وسیادته منصوص علیه فی الصحیح ، فَرُوْحَانِیَّتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْجُوْدَةٌ مَعَ رُوْحَانِیَةِ کُلِّ نَبِیٍّ وَرَسُوْلٍ وَکَانَ الْاِمْدَادُ یَأْتِیْ اِلَیْهِمْ مِنْ تِلْكَ الرُّوْحِ الطَّاهِرَةِ فِیْمَا یظهرون بِهٖ مِنَ الشَّرَائِعِ فِیْ زَمَنِ وُجُوْدِهِمْ رُسُلاً .

اس لئے انسانیت کی طرف آپ کے بغیر کسی کو بھی رسالت عامہ دیکر مبعوث نہیں کیا گیا اور یہ صرف اور صرف آپ کا ہی خاصہ ہے پس آپ ہی پوری انسانیت کے بادشاہ اور سردار ہیں ۔رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے بغیر کسی بھی رسول کو رسالت عامہ کے ساتھ مبعوث نہیں فرمایا گیا بلکہ اس کو مخصوص قوم کیلئے رسول بنایا گیا پس حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ پاک سے لے کر محمد رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے زمانہ بعثت اور قیامت تک آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی بادشاہت ہے ۔حدیث صحیح سے یوم آخرت میں تمام رسولوں سے آپ کی افضیلت اور سرداری پر نص موجود ہے پس آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی روحانیت ہر نبی اور ہر رسول کی روحانیت کے ساتھ موجود رہی اور آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی روح طاہرہ سے بھرپور امداد پہنچتی رہی ۔ ہر رسول اور ہر نبی اپنے زمانہ بعثت میں شرعی اور عملی اعتبار سے اس کا اظہار کرتا رہا۔

عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام جب پانی اور مٹی کے درمیان تھے
اس وقت سوائے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ
والہٖ وسلم۔کے کسی اور کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا

فَاِنْ قُلْتَ : هَلْ اُعْطِیَم اَحَدُ النُّبُوَّةَ وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ غَيْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

اگر تم کہو:

کیا حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کے علاوہ کسی اور کو بھی نبوت دی گئی تھی جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے؟:

الیواقیت والجواھر جلد۲ صفحہ ۳۲۸

فَالْجَوَابُ : لَمْ يَبْلُغْنَا اَحَداً اُعْطِيَ ذَالِكَ اِنَّمَا كَانُوْا اَنْبِيَاءَ اَيَّامَ رِسَالَتِهِمِ الْمَحْسُوْسَةِ .

جواب یہ ہے:

اس کے متعلق ہمیں کوئی خبر یا اطلاع نہیں ہوئی کہ آپ کے علاوہ کوئی اور بھی نبی تھا دیگر انبیائے کرام اپنے اپنے زمانے میں نبی ہوئے ہیں۔

-☆-

عارف وعابد سیدنا عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے نور پاک کو پیدا فرمایا پھر اس نور مبارک سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام -علیہم الصلاۃ والسلام- بھی حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے نور پاک کی تجلی سے متجلیٰ فرمائے

علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے مثل نورہ کے تحت فرمایا:

اَیْ نُوْرٍ مُحَمَّدِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمِشْکَاۃٍ کی تفسیر میں فرمایا

لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ نُوْرِہٖ ثُمَّ خَلَقَ مِنْہُ کُلَّ شَیْءٍ . پھر فرمایا:

اِنَّہٗ نُوْرُ الْحَقِّ مِنْ حَیْثُ الْحَقِیْقَۃِ . پھر فرمایا:

اِذِ الْعَالَمُ بِجَمِیْعِ اَجْزَائِہٖ مَوْجُوْدٌ مِنَ الْعَدَمِ لِتَجَلِّی اللّٰہِ تَعَالٰی

لَهُ وَيَتَجَدَّدُ لَهُ الْوُجُوْدُ كُلَّ لَمْحَةٍ بِالتَّجَلِّي وَهُوَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ۔۔

اس لئے کہ جہاں اپنے تمام اجزاء کے ساتھ عدم سے وجود میں اس وقت آیا جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے وجود کیلئے تجلی فرمائی اور اس تجلی کی بدولت وجود کائنات ہر لمحہ تبدیل ہونے لگا، وہ تجلی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهَبَ هٰذَا النُّوْرَ الْاَعْظَمَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَلَقَهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ ، فَاَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَلَا يُوْجَدُ اِلَّا بِوَاسِطَةِ نُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَبَضَ مِنْ هٰذَا النُّوْرِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ هُوَ تَجَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْعَالَمِ اَنْوَارَ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نور اعظم -تجلی- رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو ہبہ فرمایا اور اسی نور اعظم -تجلی- کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ پس ہر شی آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور سے معرض وجود میں آئی ہے، پھر اس نور اعظم جو جہاں میں اللہ کی تجلی تھی تمام انبیاء اور رسولوں کے انوار اس سے قبض فرمائے -صلوات اللہ علیہم-۔

جواھر البحار جلد ۳ صفحہ ۴۱۱

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام انبیاء کرام کے بھی نبی ہیں اور آپ سلطان اعظم کی طرح ہیں اور تمام انبیاء امراء لشکر کی طرح ہیں حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔آدم علیہ السلام سے لیکر قیام قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہیں

اِنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ فَهُوَ كَالسُّلْطَانِ الْاَعْظَمِ وَجَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ كَاُمَرَاءِ الْعَسَاكِرِ وَلَوْ اَدْرَكَهُ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَاءِ لَوَجَبَ عَلَيْهِمِ اتِّبَاعُهُ اِذْ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوْثٌ اِلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ .

بے شک محمد -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- انبیاء کے بھی نبی ہیں آپ سلطان اعظم اور بقیہ انبیاء امراء لشکر ہیں اگر انبیائے کرام آپ کے زمانے میں آپ سے ملاقی ہوتے تو آپ کی اتباع ان پر واجب ہوتی کیونکہ آپ کی بعثت شریفہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والی سب مخلوق کی طرف ہوئی ہے۔

عاشقِ رسول۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔علامہ نبھانی۔رحمۃ اللہ علیہ۔اور شیخ ابومحمد عبدالجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کی ابتداء کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسے آپ نے آخر زمانہ میں جسد عنصری کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُقِدَتْ لَهُ النُّبُوَّةُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَاِنَّهُ دَعَا الْخَلِیْقَةَ عِنْدَ خَلْقِ الْاَرْوَاحِ وَبَدْءِ الْاَنْوَارِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی کَمَا دَعَاهُمْ آخِراً فِیْ خَلْقَةِ جَسَدِهٖ آخِرَ الزَّمَانِ .

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۱۶

بے شک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو ہرشی سے پہلے نبوت دی گئی ارواح کی تخلیق کے وقت آپ نے روحانی مخلوق کودعوت دی اوراللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انوار کے ظہور کی ابتداء فرمائی ۔جس طرح آپ نے آخر زمانے میں جسد عنصری کے تخلیق ہونے پر مخلوق کودعوت دی ہے۔

حضرت شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔تمام اولین و آخرین کیلئے رسول مطلق ہیں آپ کی رسالت عامہ دعوت تامہ اور رحمت شاملہ ہے آپ سے پہلے جتنے انبیاء ورسل۔علیہم السلام۔تشریف لائے وہ آپ کے نائب تھے اور آپ ہی علی الاطلاق رسول ہیں

فَهُوَ الرَّسُوْلُ الْمُطْلَقُ لِكَافَّةِ الْخَلْقِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ فَرِسَالَتُهُ عَامَّةٌ وَدَعْوَتُهُ تَامَّةٌ وَرَحْمَتُهُ شَامِلَةٌ وَكُلُّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ قَبْلَهُ فَعَلٰى سَبِيْلِ النِّيَابَةِ عَنْهُ فَهُوَ الرَّسُوْلُ عَلَى الْاِطْلَاقِ فَاتَّجِهَ اخْتِصَاصُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْمَيِ النَّبِيِّ وَالرَّسُوْلِ .

آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔رسول مطلق ہیں ساری مخلوق کیلئے خواہ

اولین ہوں یا آخرین آپ کی رسالت عامہ ہے اور آپ کی دعوت مکمل اور تام ہے، آپ کی رحمت ساری مخلوق کے شامل حال ہے، آپ سے قبل جتنے رسول اور نبی آئے وہ آپ کے نائب تھے، آپ علی الاطلاق رسول ہیں اسی لئے آپ کو یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے الفاظ سے پکارا اور متوجہ کیا گیا ہے۔

سیدنا فخر الدین رازی امام المفسرین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام رسالت سے پہلے کسی نبی کے امتی نہ تھے بلکہ مقام رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ وحی خفی اور کشوف صادقہ کے ذریعے جو ظاہر ہوتا اس پر عمل کرتے تھے

وَالْحَقُّ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبلَ الرِّسَالَةِ مَا كَانَ عَلَى شَرْعِ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ مِنَ الْحَنْفِيَّةِ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اُمَّةُ نَبِيٍّ قَطُّ لٰكِنَّهُ كَانَ فِي مَقَامِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ وَكَانَ يَعْمَلُ بِمَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِىْ ظَهَرَ عَلَيْهِ فِى مَقَامِ نُبُوَّتِهٖ بِالْوَحْيِ الْخَفِيِّ وَالْكُشُوْفِ الصَّادِقَةِ مِنْ شَرِيْعَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرِهَا كَذَا نَقَلَهُ الْقَوْنَوِيُّ فِيْ شَرْحِ عُمْدَةِ النَّسَفِيِّ .

حاشیہ شرح عقائد

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حق بات یہ ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- رسالت سے قبل کسی نبی کی شریعت پر نہ تھے، محققین حنفیہ کے نزدیک یہی مذہب مختار ہے اس لئے کہ آپ کبھی بھی کسی نبی کے امتی نہیں تھے لیکن آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- رسالت سے قبل مقام نبوت میں تھے مقام نبوت پر فائز ہونے کی وجہ سے وحی اور کشوفِ صادقہ کے ذریعے جو حق بات شریعت ابراہیمی یا کسی اور نبی علیہ السلام کی شریعت سے آپ کے سامنے ظاہر ہوتی اس پر عمل فرماتے، شرح عمدۃ النسفی میں امام قونوی نے یہی نقل فرمایا ہے۔

سیدنا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
نبوت حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کی روح پاک کی صفت ہے۔ جیسے آپ عالم ارواح میں نبی تھے ویسے ہی۔ آپ اپنے وصال کے بعد بھی نبی و رسول ہیں

وَاِذَا كَانَتِ النُّبُوَّةُ صِفَةَ رُوْحِهٖ عُلِمَ اَنَّهٗ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ بَعْدَ مَوْتِهٖ نَبِيٌّ رَسُوْلٌ وَلَا يَضُرُّ انْقِطَاعُ الْاَحْكَامِ وَالْوَحْيِ .

اور جب نبوت آپ کی روح اقدس کی صفت ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ بعد از وفات بھی نبی ہیں آپ جس طرح عالم ارواح میں نبی تھے۔

جواھر البحار: جلد۳ صفحہ ۳۵۷

سیدنا عارف باللہ شیخ تیجانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خود فرمادیا کہ میں تخلیق آدم -علیہ السلام- سے پہلے نبی تھا تو یہ محال ہے کہ آپ رسالت ونبوت وکتاب سے بے خبر ہوں، العیاذ باللہ من ذالک

وَيَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الَّذِىْ ذَكَرْنَا قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ ، وَحَيْثُ كَانَ فِى ذَالِكَ نَبِيًّا يَسْتَحِيْلُ اَنْ يَجْهَلَ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَمُطَالَبَاتِ الْجَمِيْعِ وَمَا يُؤَوَّلُ اِلَيْهِ كُلٌّ مِنْهَا وَمَا يُرَادُ مِنْ جَمِيْعِهَا .

ہمارے اس قول کی دلیل حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا یہ ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ -میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے- کیونکہ جب اس وقت نبی تھے تو یہ امر محال ہے کہ نبی ہونے کے باوجود رسالت ونبوت اور کتاب -قرآن کریم- سے بے خبر ہوں ان کے مطالب تقاضوں سے آگاہ نہ ہوں اور ان کے نتائج اور مقاصد سے باخبر نہ ہوں۔

سید المفسرین علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جب بعض انبیاء کرام کو بچپن میں نبوت ملی جبکہ وہ دو یا تین سال کے تھے تو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ بچپن میں آپ پر اس قسم کی وحی نازل کی جائے اور جو خوش قسمت آپ کے مقام و مرتبہ کو جانتا ہے اور آپ کے حبیب اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے اور مانتا ہے کہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے تو اس کیلئے بچپن میں وحی کا نزول ناممکن نہیں

وَاِذَا كَانَ بَعْضُ اَخْوَانِهِ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَدْ اُوْتِيَ الْحُكْمَ صَبِيًّا ابْنَ سَنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ فَهُوَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَوْلٰى بِاَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ ذَالِكَ النَّوْعُ مِنَ الْاِيْحَاءِ صَبِيًّا اَيْضًا وَمَنْ عَلِمَ مَقَامَهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِاَنَّهُ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ كَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنَ لَمْ يَسْتَبْعَدْ ذَالِكَ .

جب حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے بعض نبی بھائی کو بچپن میں یعنی دو سال یا تین سال کی عمر میں احکامات عطا کیے گئے تو آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو بھی بچپن میں اس طرح کی وحی سے سرفراز فرمایا جائے اور جو آدمی بھی آپ کے مقام اور مرتبے سے آگاہ ہے اور اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ وہی اللہ کے محبوب ہیں جو اس وقت بھی اللہ کے نبی تھے جب آدم-علیہ السلام-پانی اور مٹی، کیچڑ کے درمیان تھے تو وہ آپ کے حق میں اس قسم کی وحی کو بعید نہیں سمجھے گا۔

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام۔علیہم الصلاۃ والسلام۔حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے نائب تھے اور انبیاء کرام ۔علیہم الصلاۃ والسلام۔کے وجود سے پہلے آپ صاحب نبوت تھے

فَاِنَّهُ قَالَ : كُنْتُ نَبِيًّا وَمَا قَالَ : كُنْتُ اِنْسَانًا وَلَا كُنْتُ مَوْجُوْدًا وَلَيْسَتِ النُّبُوَّةُ اِلَّا بِالشَّرْعِ الْمُقَرَّرِ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ فَاَخْبَرَ اَنَّهُ صَاحِبُ النُّبُوَّةِ قَبْلَ وُجُوْدِ الْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ هُمْ نُوَّابُهُ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا .

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے كُنْتُ نَبِيًّا فرمایا كُنْتُ اِنْسَانًا اور نہ ہی كُنْتُ مَوْجُوْدًا فرمایا۔نبوت تو اس شریعت کے ساتھ ہے جو منجانب اللہ آپ پر مقرر ہے تو آپ نے خبر دی کہ انبیاء کرام علیہم السلام جو اس دنیا میں آپ کے نائب وخلیفہ ہیں کہ وجود سے پہلے آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔صاحب نبوت تھے۔

سیدنا عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت سے ہی اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو وصفِ نبوت سے متصف فرما دیا تھا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَوْلُہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ وَھُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ قَالَ الْمَنَاوِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ :

قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ حَقِیْقَتَہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقْصُرُ عُقُوْلُنَا عَنْ مَعْرَفَتِھَا وَاَفَاضَ عَلَیْھَا وَصْفَ النُّبُوَّۃِ مِنْ ذَالِکَ الْوَقْتِ .

سیدنا عبداللہ ابن عباس -رضی اللہ عنہما- سے مروی حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا ارشاد گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ ہمارے عقول-عقول انسانیہ-اس کی معرفت سے عاجز اور قاصر ہیں۔ اس حقیقت مقدسہ کے وجود پر اس وقت-عالم ارواح -سے ہی اللہ تعالیٰ نے وصفِ نبوت عطا فرما دیا۔

سید المفسرین علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
اللہ تعالیٰ نے زمانہ ماضی میں ہی آپ کر الکوثر عطا فرما دیا تھا
الکوثر سے مراد اسلام، قرآن اور نبوت وغیرہ ہے

جس طرح اِنَّـا اَعْـطَيْـنٰكَ الْكَوْثَـرَ ازلی ابدی کلام باری تعالیٰ ہے اور اس کی صفت ہے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لَمْ يَقُلْ سَنُعْطِيْكَ لِاَنَّ قَوْلَهُ اَعْطَيْنَاكَ يَدُلُّ اَنَّ هٰذَا الْاَعْطَاءَ كَانَ حَاصِلاً فِي الْمَاضِيْ . یعنی یہ اعطاء زمانہ ماضی میں آپ کو حاصل ہے الکوثر سے مراد الخیرات الکثیر ۃ ہے وَهِيَ الْاِسْلَامُ وَالْقُرْآنُ وَالنُّبُوَّةُ .

الخیرات الکثیر ہ یعنی اسلام، قرآن اور نبوت ہے آیت کا معنی یہ ہے کہ اسلام قرآن اور نبوت اللہ تعالیٰ نے آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو زمانہ ماضی روز ازل سے ہی عطا کر رکھے ہیں۔

فخر العلماء الوارثین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ تفسیر فرمائی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کو زمانہ ماضی میں ہی الکوثر عطا فرمادی تھی اور الکوثر سے مراد نبوت بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمانہ ماضی میں جبکہ انسانیت ابھی عالم ارواح میں تھی نبوت سے سرفراز فرمادیا تھا۔

-☆-

علامہ ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو تخلیق آدم سے پہلے ہی نبوت کیلئے تیار کرلیا تھا بلکہ اسی وقت ہی وصف نبوت عطا فرما دیا تھا اور انوار و تجلیات کی آپ پر برسات فرمائی تو آپ اسی وقت مقام نبوت پر فائز ہو گئے

فَحَقِيْقَةُ الْمُصْطَفٰى كَانَتْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ مُتَهَيِّئَةً لِلنُّبُوَّةِ فَاٰتَاهَا اللّٰهُ ذَالِكَ الْوَصْفَ وَاَفَاضَ عَلَيْهَا تِلْكَ الْاَنْوَارَ فَصَارَ نَبِيًّا ، وَكَتَبَ اسْمَهُ عَلَى الْعَرْشِ وَاَخْبَرَ عَنْهُ بِالرِّسَالَةِ لِتَعْلِمِ الْمَلَائِكَةِ وَغَيْرِهِمْ كَرَامَتَهُ عِنْدَ رَبِّهِ فَحَقِيْقَتُهُ مَوْجُوْدَةٌ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ وَاِنْ تَأَخَّرَ جَسَدُهُ الشَّرِيْفُ الْمُتَّصِفُ بِهَا .

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۴ صفحہ ۲۴۹

حضور سیدنا مصطفیٰ کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی حقیقت مقدسہ کو سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قبل نبوت کے اہل بنادیا گیا تھا یعنی حقیقت محمدیہ نبوت کی استعداد اور اہلیت رکھتی تھی اللہ تعالیٰ نے حقیقت محمدیہ کو نبوت عطا فرمائی اور اس حقیقت پر انوار وتجلیات کی برسات فرمائی پس آپ نبی ہوئے اور آپ کا اسم گرامی عرش پر لکھا گیا اور آپ کی رسالت کی خبر دگئی تاکہ ملائکہ اور دیگر نوری مخلوق کو آپ کے جو مقام ومرتبہ اللہ کے ہاں ہے اس کا علم ہو جائے۔یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد ان کا مقام ومرتبہ ہے اور آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔آپ کی حقیقت اس وقت سے اس وصف نبوت اور رسالت سے متصف چلی آرہی ہے اگرچہ جسم اقدس اس نبوت اور رسالت سے اتصاف میں متاخر ہے یعنی چالیس کے بعد نبوت کے اظہار کا حکم دیا گیا ہے۔

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کے نور پاک سے انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کے انوار کو پیدا فرمایا گیا اور آپ کا نور مبارک کمالات کے فیضان سے مکمل فرمایا اور نبوت سے سرفراز فرمایا

وَرُوِیَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمَّا خَلَقَ نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجَ مِنْهُ اَنْوَارَ الْاَنْبِیَاءِ وَکَمَّلَهٗ بِاِفَاضَةِ الْکَمَالَاتِ وَالنُّبُوَّةِ اَمَرَهٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اَنْوَارِ الْاَنْبِیَاءِ .

روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جب نبی محمد۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کا نور پیدا فرمایا اور اس نور مبارک سے انبیاء کرام کے انوار کو تخریج فرمایا اور محمد۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کے نور کو کمالات کے فیضان سے مکمل فرمایا اور نبوت عطا فرمائی تو آپ کے نور معہ وصف نبوت کو حکم فرمایا کہ انبیاء کرام کے انوار مقدسہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

جواہر البحار جلد ۴ صفحہ ۲۰۰

شیخ احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
کی روح مبارکہ اور حقیقت مقدسہ کو عالم ارواح میں ہی
منصب نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا تھا

اِنَّ الْاِشَارَةِ بِحَدِيْثِ كُنْتُ نَبِيًّا اِلٰى رُوْحِهِ الشَّرِيْفَةِ وَاِلٰى حَقِيْقَةٍ مِنَ الْحَقَائِقِ يَعْلَمُهَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فَيَكُوْنُ لِلنُّبُوَّةِ مَحَلٌّ اِذْ ذَالِكَ قَامَتْ بِهٖ عَلٰى اَنَّ الْاِشْتِرَاطَ الْمَحَلِّ الَّذِىْ تَقُوْمُ بِهٖ النُّبُوَّةُ اِنَّمَا هُوَ فِى النُّبُوَّةِ الْمُتَعَلَّقَةِ بِالْجَسَدِ بَعْدَ ارْتِبَاطِ الرُّوْحِ بِهٖ فَلَا يُنَافِىْ اَنَّ اِفَاضَةَ النُّبُوَّةِ عَلَى الرُّوْحِ وَوَصْفَهَا حَقِيْقَةً جَائِزٌ لِعَدْمِ اشْتِرَاطِ الْمَحَلِّ الَّذِىْ تَقُوْمُ بِهٖ النُّبُوَّةُ وَهُوَ خَارِجٌ عَنْ هٰذَا.

کنت نبیا میں روح اور آپ کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، عالم ارواح یہ دو ہی چیزیں نبوت کا محل ہیں اور نبوت کا قیام انہیں دو کے ساتھ تھا۔ جسد عنصری نبوت کا محل اس وقت ہوگا جب روح کا اس کے ساتھ ربط ہوگا لہٰذا روح کا محل نبوت ہونا، جسد عنصری کے محل نبوت ہونے کے لئے منافی نہیں معلوم ہوا روح نبوت کا محل ہے۔ جو روح اور حقیقت عالم ارواح میں نبوت کا محل اور موصوف تھی جسد عنصری میں وہی روح تھی اور وہی نبوت موجود تھی جس کا تحقق اور وجود وجود عنصری کی موجودگی پر پایا گیا چالیس سال بعد نبوت کا قول پھر بھی غلط ہے۔

بحر العلوم سیدنا ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

وَذَالِكَ النُّوْرُ عِبَارَةٌ عَنْ ظُهُوْرِ نُبُوَّتِهٖ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَاضْمَحَلَّ بِهَا ظُلْمَةُ الْكُفْرِ وَالضَّلَالَةِ .

یہ نور آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت کا ظہور تھا جو مشرق اور مغرب کے درمیان پھیلا، کفر اور گمراہی کی تاریکیاں جس سے کافور ہوئیں۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور سید المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - چمکتا تھا

وَأَمَّا سُجُوْدُ الْمَلَائِكَةِ لِآدَمَ ، فَقَالَ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيّ فِيْ تَفْسِيْرِهِ : اِنَّ الْمَلَائِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِآدَمَ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ كَانَ فِيْ جَبْهَتِهِ ، وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ :

تَجَلَّيْتَ جَلَّ اللّٰهُ فِيْ وَجْهِ آدَمَ فَصَلّٰى لَهُ الْأَمْلَاكُ حِيْنَ تَوَسَّلُوْا.

اَلمواھب اللّدُنیّۃ جلد۲ صفحہ۳۰۲

اور جہاں تک حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کے سجدہ کرنے کا تعلق ہے تو امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر۔تفسیر کبیر۔میں فرمایا کہ:

فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ محمد مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَجَلَّیْتَ جَلَّ اللّٰهُ فِیْ وَجْهِ آدَمَ فَصَلَّی لَهُ الْأَمْلَاكُ حِیْنَ تَوَسَّلُوْا.

اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے۔پیشانی۔میں تجلی فرمائی تو فرشتوں نے آپ کے وسیلہ سے ان کو سجدہ کیا۔آپ کے نور کی وجہ سے۔

علامہ شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت ورسالت تمام مخلوق کیلئے آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر قیامت تک عام ہے اور تمام انبیاء کرام اور ان کی امتیں آپ ہی کی امت ہیں، حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے متقدم بھی ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول بھی ہیں۔صلی اللہ علیہ وسلم۔

فَتَكُوْنُ نُبُوَّتُهُ وَرِسَالَتُهُ عَامَّةٌ لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ ، مِنْ زَمَنِ آدَمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَتَكُوْنُ الْأَنْبِيَاءُ وَأُمَمُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ أُمَّتِهٖ ، وَيَكُوْنُ قَوْلُهُ ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔:

وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً . لَا يَخْتَصُّ بِهِ النَّاسُ فِىْ زَمَانِهٖ اِلٰى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، بَلْ يَتَنَاوَلُ مِنْ قَبْلِهِمْ أَيضاً ، وَإِنَّمَا أَخَذَ لَهُ الْمَوَاثِيْقَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ لِيَعْلَمُوْا أَنَّهُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَيْهِمْ ، وَأَنَّهُ نَبِيُّهُمْ وَرَسُوْلُهُمْ ، وَفِيْ أَخْذِ الْمَوَاثِيْقِ وَهِيَ فِيْ مَعْنَى الْاِسْتِحْلَافِ ، وَلِذَالِكَ دَخَلَتْ لَامُ الْقَسْمِ فِيْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ .

پس آپ کی نبوت ورسالت تمام مخلوق کیلئے عمومی ہے اور وہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے قیامت تک کیلئے ہے اور انبیاء کرام اور ان کی امتیں سب آپ کی امت ہیں اور نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا ارشاد گرامی:

وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً .

مجھے تمام لوگوں کی طرف کفایت کرنے والا بنا کر بھیجا گیا۔

یہ صرف آپ کے زمانے کے لوگوں سے متعلق نہیں جو قیامت تک ہوں گے بلکہ پہلے لوگوں کو بھی شامل ہے اور انبیاء کرام سے وعدہ اس لئے لیا کہ آپ کا ان پر مقدم ہونا معلوم ہو جائے نیز یہ کہ آپ ان کے بھی نبی اور رسول ہیں اور وعدہ لینا جو حلف لینے کے معنی میں ہے اسی لئے لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ . میں لام قسم داخل ہے۔

اَلمواھبُ اللَّدُنِّیَّۃ جلد۲ صفحہ۵۲۹

سیدنا علامہ ابن حجر مکی ھیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

کائنات میں جس کو بھی معجزات و آیات سے نوازا گیا یا کرامات سے سرفراز کیا گیا وہ سب آپ کے نور مبارک سے ہے کیونکہ آپ کا نور نبوت سب سے پہلے پیدا فرمایا گیا ہے

اَنْتَ مِصْبَاحُ کُلِّ فَضْلٍ فَمَا تَصْدُرُ اِلَّا عَنْ ضَوْءِ کَ الْأَضْوَاءُ

عَنْ ضَوْئِكَ الَّذِیْ أَکْرَمَكَ اللّٰهُ بِهِ الْاَضْوَاءُ کُلُّهَا ، مِنَ الآیَاتِ وَالْمُعْجَزَاتِ وَسَائِرِ الْمَزَایَا وَالْکَرَامَاتِ ، وَ اِنْ تَأَخَّرَ وُجُوْدُكَ عَنْ وُجُوْدِ الْاَنْبِیَاءِ ؛ لِأَنَّ نُوْرَ نُبُوَّتِكَ مُتَقَدَّمٌ عَلَیْهِمْ ، بَلْ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ .

المنح المکیۃ فی شرح الھمزیۃ صفحہ ۹۳

یارسول اللہ۔فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم۔! آپ ہر فضل وکمال کا منبع ومصباح ہیں کیونکہ مخلوق میں جتنی بھی روشنی اور نور ہے وہ آپ ہی کے نور مبارک سے صادر ہو رہی ہے۔

آپ کی اس روشنی اور نور سے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محترم ومکرم فرمایا، تمام روشنیوں اور تمام انوار کا صدور آپ ہی کے نور سے ہے وہ انوار آیات ومعجزات ہوں یا باقی خصوصیات وکرامات ہوں۔اگرچہ آپ کا وجود مسعود انبیاء کرام علیہم السلام کے وجود سے متأخر ہے کیونکہ آپ کا نور نبوت ان پر متقدم ہے بلکہ آپ کا نور تمام مخلوق سے پہلے ہے۔

برکتِ مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-فی الھند
سیدنا عبدالحق محدث دہلوی-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام پانی ومٹی کے درمیان تھے، عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام-علیہم السلام-کو آپ کی روح مبارکہ سے فیض پہنچا حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-افتاب نبوت ہیں اور دیگر انبیاء کرام اس آفتاب عالمتاب کے سیارے ہیں

وفضیلت اعلی واکمل وی صلی اللہ علیہ وسلم آنست کہ پروردگار تعالی روح او را بیشتر از ارواح خلائق پیدا کردہ وارواح سائر مکونات را از روح وی منشعب گردانیدہ ہمہ را از نور وی آفریدہ و وی صلی اللہ علیہ وسلم نبی بودہ وآدم ہنوز میان روح وجسد بود۔

کمارواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ودر عالم ارواح نیز فیض بارواح انبیاء از روح اور سیدہ-شعر:

وَكُلُّ اٰيٍ آتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمٖ

فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ اَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمٖ

وتا آنکہ آفتاب روح او در پردہ غیب بود کہ کواکب ثواقب حضرات انبیاء کہ منور بنور او بود ظہور نمودند وچوں آفتاب نبوت وی ظہور کرد محو مختفی شدند بعینہ در رنگ ظہور کواکب درشب واختفای ایشاں نزد طلوع آفتاب چنانچہ ابوھریرہ روایت کردہ کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من اول انبیاء ام در خلق وآخر ایشانم در بعث۔

اور آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی اعلیٰ اور اکمل فضیلت یہ ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی روح پاک کو باقی مخلوقات کی ارواح سے پہلے پیدا کیا اور باقی مخلوقات کی ارواح کو آپ کی روح اقدس سے پھیلایا تمام کو آپ کے نور پاک سے پیدا کیا اور آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نبی تھے اور آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔جیسا کہ اس حدیث کو امام ترمذی نے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور عالم ارواح میں بھی ارواح انبیاء علیہم السلام کو آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی روح اقدس سے فیض پہنچا ہے۔

مدارج النبوۃ جلد ا صفحہ ۱۱۵

شعر:

وَكُلُّ اٰيٍ آتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ
فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

رسل کرام جتنے بھی معجزات لائے ہیں وہ صرف اور صرف حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے نور ہی سے ان تک پہنچے ہیں۔بے شک آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔فضیلت کے آفتاب ہیں اور انبیاء کرام اس آفتاب کے سیارے ہیں جو اندھیروں میں لوگوں کی بھلائی اور انہیں فائدہ پہنچانے کیلئے اس آفتاب کے انوار ظاہر کرتے رہے۔

اور جب تک آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی روح اقدس والا آفتاب پردہ غیب میں تھا تو روشن ستارے حضرات انبیاء سابقین۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔جو آپ ہی کے نور سے منور تھے ظہور پذیر رہے اور جب آپ کی نبوت کے آفتاب نے ظہور فرمایا تو ستارے چھپ گئے۔بعینہ اس طرح کہ رات میں ستاروں کا ظہور ہوتا ہے اور طلوع آفتاب کے قریب چھپ جاتے ہیں۔چنانچہ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

پیدائش میں سب سے پہلا نبی ہوں اور بعثت میں ان کے آخر میں ہوں۔

برکتِ مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔فی الھند

سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔رحمۃ اللہ علیہ۔کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی عالم ارواح میں نبوت ثابت تھی ،حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی روح مبارکہ عالم ارواح میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کی مربی تھی اوران پر علوم الہیہ کا فیض پہنچانے والی تھی اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اس عالم ارواح میں بالفعل نبی مرسل تھے

ونبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بود دراں عالم چنانچہ فرمودہ کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد۔تا۔اگرچہ در علم الٰہی نبوت تمامہ انبیا ثابت وکائن بود لیکن نبوت آنحضرت ظاہر معلوم بود درمیان ملائکہ وارواح ونبوت ایشان مکنون ومستور بود بلکہ میگویند

کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درآن عالم مربی ارواح انبیاء مفیض علوم الہیہ بود برایشاں چنانچہ درنشأہ دنیا مبعوث ومرسل بود برسائر بنی آدم پس وی صلی اللہ علیہ وسلم نبی مرسل بود درآں عالم بالفعل درخارج نہ درعلم الہی فقط وتواند کہ اشارت نحن السابقون الآخرون بایں معنی باشد۔

اوراس عالم- عالم ارواح -میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت ثابت تھی جیسا کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے فرمایا کہ:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے -تا- اگر چہ علم الہی میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت ثابت تھی لیکن حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت ملائکہ اور ارواح کے درمیان ظاہر اور معلوم تھی اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت مخفی اور مستور تھی بلکہ علمائے اعلام اور اکابرین ملت فرماتے ہیں:

اس عالم- عالم ارواح -میں حضور محبوب کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے مربی اور انہیں علوم الہیہ کا فیضان پہنچاتی تھی جیسا کہ نشأۃ دنیا میں تمام بنی آدم کی طرف -آپ- مبعوث اور مرسل ہیں پس حضور سرور کونین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اس عالم- عالم ارواح -میں خارج میں بالفعل نبی مرسل تھے نہ کہ فقط علم الہی میں اور ہوسکتا ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے فرمان مقدس نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الآخِرُوْنَ کا اشارہ اسی حقیقت کی طرف ہو۔

مدارج النبوۃ جلد۲ صفحہ۳

محدثِ کبیر سیدنا ابوبکر محمد بن حسین آجری المتوفی سنہ ۳۶۰ھ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کیلئے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہی سے نبوت ثابت و واجب ہو چکی تھی

باب :

ذِكْرُ مَتٰى وَجَبَتِ النُّبُوَّةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

باب: حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کیلئے کب نبوت واجب و ثابت ہوئی

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ :قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا؟قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا میسرہ فجر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

-اس وقت سے- جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ [1]

-☆-

عَنْ مَیْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ :

سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَتٰی كُنْتَ نَبِیًّا ؟ قَالَ :

كُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ . [2]

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا میسرہ فجر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے عرض کی:

(۱) مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۲

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر صحابیہ میسرۃ الفجر

کتاب الشریعۃ للامام المحدث ابوبکر الآجری رقم الحدیث (۹۴۳) جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۵

قال المحقق اسنادہ صحیح

(۲) مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۲

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر صحابیہ میسرۃ الفجر

کتاب الشریعۃ للامام المحدث ابوبکر الآجری رقم الحدیث (۹۴۵) جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۷

قال المحقق اسنادہ صحیح

آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-روح اور جسم کے درمیان تھے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ :

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةَ ؟ قَالَ :

بَیْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوْحِ فِیْهِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-سے پوچھا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ولازم کی گئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

اس وقت جب کہ اللہ عزوجل نے سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم پاک کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے کے درمیان۔

-☆-

الخصائص الکبری للسیوطی صفحہ ۴

کتاب الشریعۃ للامام المحدث ابوبکر الآجری رقم الحدیث (۹۴۶) جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۷

قال المحقق اسنادہ صحیح

الامام المحدث ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال سنہ ۳۶۰ھ ہے ان بزرگوں نے اپنی کتاب الشریعہ میں ان احادیث کو باب ذکر متی وجبت النبوۃ للنبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں ذکر فرمایا ہے یعنی چوتھی صدی ہجری کے علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ہاں کتب عقائد میں یہ آچکا ہے یعنی آج سے ہزار بارہ سو سال پہلے ہمارا عقیدہ تھا کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔عالم ارواح میں بھی نبی تھے اور اس عالم میں آپ کیلئے نبوت ثابت وواجب ہو چکی تھی۔

فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ۔

فانی فی الرسول سیدنا یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمد مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو پیدا فرمایا آپ ہی ساری کائنات کی اصل اور ہر سردار کے بھی سردار ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی وجود سے پہلے ہی آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو منصبِ نبوت پر سرفراز فرما دیا تھا حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔وہ بے مثل ذات ہیں کہ تمام کائنات آپ کی فرع ہے

اَوَّلُ خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرَ اَحْمَدٍ اَصْلُ الْوَرٰی سَیِّدُ کُلِّ سَیِّدٍ
قِدْماً تَنَبَّاَ قَبْلَ طِیْنِ الْجَسَدِ فَهُوَ اَبٌ لِوَالِدٍ وَوَلَدٍ
مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ وَبَعْدِ
قَدْ کَانَ نُوْرُ النَّبِیِّ الْکُلَّ الْعَلُوَّ مِنْهُ خَلَقَهُ وَالسُّفْلُ

فَالْكَوْنُ فَرْعٌ وَالنَّبِيُّ اَصْلٌ   لَيْسَ لَهُ فِي الْعَالَمِيْنَ مَثَلُ

لَوْ لَاهُ مَا انْفَكَّ الْوَرٰى فِيْ قَيْدٍ

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نورِ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو پیدا فرمایا جو کائنات کی اصل ہیں اور ہر سردار کے سردار ہیں وہ جسمِ انسانی کی خاک بننے سے پہلے ہی منصبِ نبوت پر فائز تھے اور سیدنا آدم۔علیہ الصلاۃ والسلام۔اوران کی اولاد کے بھی باپ ہیں۔آپ منصبِ نبوت پر فائز تھے سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا نورِ پاک ہی کل ہے ،اللہ تعالیٰ نے ہر بلند و پست کو آپ کے نور سے پیدا فرمایا ہے تمام کائنات فرع ہے اور اس کی اصل حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہیں اور تمام جہانوں میں آپ کی مثل کوئی نہیں ہے اگر آپ کا وجود اقدس نہ ہوتا تو کائنات پردہ عدم سے وجود میں نہ آتی۔

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار   جلد ۳   صفحہ ۵۴۸

سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی تشریف آوری سے پہلے جب آپکا وجود حسی موجود نہ تھا تو ہر نبی کی شریعت اس نبی کی طرف ہی منسوب کی گئی اگرچہ حقیقت میں وہ شریعت محمدی-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-ہی تھی

لٰكِنْ لَمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ فِى عَالَمِ الْحَسِّ وَجُوْدُ عَيْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلاً نُسِبَ كُلُّ شَرْعٍ اِلٰى مَنْ بُعِثَ وَهُوَ فِى الْحَقِيْقَةِ شَرْعُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ مَفْقُوْدَ الْعِيْنِ عِنْدَ بعث لَا يَعْلَمُ كَمَا هُوَ مَفْقُوْدُ الْعَيْنِ الْاٰنَ .

لیکن چونکہ عالم حس- دنیا- میں آپ کا وجود عینی پہلے موجود نہ تھا اس لئے ہر نوع شریعت کو نبی مبعوث کی طرف اولا منسوب کیا گیا حالانکہ درحقیقت وہ محمد رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی شریعت تھی۔ اگرچہ نبی مبعوث کے نزدیک بھی آپ کا حقیقی وجود مفقود تھا جس طرح اس وقت آپ کا وجود عینی مفقود ہے۔

سیدنا احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں حضرات انبیاءکرام ورسولان عظام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے ظہور کیلئے مقدمہ ہوسکیں جبکہ ان انبیاءکرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی روح مبارک کے تابع تھیں

وَاعْلَمْ اَنَّهُ لَمَّا تَعَلَّقَتْ اِرَادَةُ الْحَقِّ بِاِيْجَادِ الْخَلْقِ اَبْرَزَ الْحَقِيْقَةَ الْاَحْمَدِيَّةَ مِنْ كَوْنِ الْحَضْرَةِ الْاَحْدِيَّةِ فَمَيَّزَهُ بِمِيْمِ الْاِمْكَانِ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَشَرَّفَ بِهٖ نَوْعَ الْاِنْسَانِ بَلْ جَمِيْعَ الْعٰلَمِيْنَ ، ثُمَّ انْبَجَسَتْ مِنْهُ عُيُوْنُ الْاَرْوَاحِ ثُمَّ بَدَا فِىْ عَالَمِ الْاَجْسَادِ وَالْاَشْبَاحِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ فَيْضِ نُوْرِىْ فَهُوَ الْغَايَةُ الْجَلِيْلَةُ مِنْ تَرَتُّبِ الْكَائِنَاتِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى فِى الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ لَوْلَاكَ لَمَا

خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ فَيَكْفِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا شَرَفًا وَفَضْلاً وَاِنَّمَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَبَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ لِيَكُوْنَ مُقَدِّمَةً لِظُهُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَالَمِ الْمُلْكِ وَالشَّهَادَةِ فَاَرْوَاحُهُمْ وَاَجْسَادُهُمْ تَابِعَةً لِرُوْحِهِ الشَّرِيْفَةِ وَجِسْمِهِ اللَّطِيْفِ فِيْهِ تَمَّ وَكَمُلَ سَعْدُهُمْ .

جان لو کہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ مخلوق کی تخلیق سے متعلق ہوا تو حقیقت احمدیہ کو دربار الوہیت سے ظاہر فرمایا گیا اور درجہ امکان میں تمیز بخشی گئی اور اس حقیقت احمدیہ کو عالمین کیلئے رحمت بنایا گیا اور نوع انسانی کو اس کی بدولت شرف ملا بلکہ تمام عالمین اس کی وجہ سے مشرف ہوئے پھر ارواح کی ذوات کو ظاہر کیا گیا، عالم اجساد، عالم اجسام میں جس جس کو ظاہر کرنا تھا اس کا ظہور ہوا جیسا کہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے فرمایا:

میری حقیقت اللہ کے نور سے ہے اور بقیہ تمام مومنین میرے نور کا فیضان ہے ترتیب کائنات میں یہ انتہائی بڑائی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے اگر اے رسول آپ کو پیدا نہ کیا جاتا تو یہ آسمانی مخلوق نہ ہوتی۔ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے اشرف المخلوقات اور افضل الخلق ہونے کیلئے یہ حدیث قدسی ہی کافی ہے۔ آپ کو ظاہر کرنے کی خاطر ساری مخلوق کو پیدا اور انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرمایا گیا تا کہ وہ آپ کے ظہور کیلئے مقدمہ ثابت ہوں، عالم ملکوت اور عالم شھادت میں پس انبیاء اور رسولوں کی ارواح آپ کی روح شریفہ کے تابع اور ان کے اجساد مبارکہ آپ کے جسم لطیف کے تابع ہو کر اپنی سعادتوں کا اتمام اور مکمل کر سکیں۔

خواجہ کبیر سیدنا عبدالعزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

مشاہدہ بقدر معرفت ہوتا ہے حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو یہ اس وقت حاصل تھا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے علاوہ کوئی نہ تھا آپ اول المخلوقات ہیں اور آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ سے سیراب کیا گیا ہے پس آپ ہر ملتمس کیلئے اصل اور ہر مقتبس کیلئے مادہ و بنیاد بن گئے

اِنَّ الْمُشَاهَدَةَ عَلٰى قَدْرِ الْمَعْرِفَةِ حَصَلَتْ لِلنَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ حِيْنَ كَانَ الْحَبِيْبُ مَعَ الْحَبِيْبِ وَلَا ثَالِثَ مَعَهُمَا فَهُوَ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَوَّلُ الْمَخْلُوْقَاتِ فَهُنَاكَ سُقِيَتْ رُوْحُهُ الْكَرِيْمَةُ مِنَ الْاَنْوَارِ الْقُدْسِيَّةِ وَالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ مَا صَارَتْ بِهٖ اَصْلاً

لِکُلِّ مُلْتَمِسٍ وَمَادَّةً لِکُلِّ مُقْتَبِسٍ .

مشاہدہ معرفت کے مطابق ہوتا ہے حضور نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو معرفت اس وقت سے حاصل ہے جبکہ حبیب اپنے حبیب -اللہ تعالیٰ- کے پاس تھے اور تیسری کوئی مخلوق وہاں موجود نہ تھی اور آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہی اول مخلوق ہیں ۔اس وقت آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ سے اس قدر سیراب کیا گیا کہ آپ ان انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ کی بدولت ہر طلبگار کیلئے اصل ہر مستفید کیلئے اساس اور مادہ بن گئے ۔

-☆-

جواہر البحار: جلد ۲ صفحہ ۲۵۳

شیخ محقق سیدنا احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عالم ارواح میں جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے نبوت سے سرفراز فرما دیا تھا اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کو اس سے مطلع بھی فرما دیا تھا اور آپ کی نبوت کی معرفت اور اس کے اقرار کا حکم بھی دے دیا تھا

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

فَالظَّاهِرُ اَنَّ بَيْنَ ظَرْفُ زَمَانٍ اَىْ فِىْ زَمَانٍ كَانَ بَيْنَ خَلْقِ رُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ فَيُفِيْدُ ظُهُوْرُ نَبُوَّتِهٖ بَعْدَ خَلْقِ رُوْحِهٖ وَقَبْلَ خَلْقِ جَسَدِهٖ اَىْ اَنَّهٗ نَبَّأَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ وَالْمُطَّلِعِ الْاَرْوَاحِ عَلٰى ذَالِكَ وَاَمَرَهَا بِمَعْرِفَةِ نَبُوَّتِهٖ وَالْاِقْرَارِ بِهَا .

جواہر البحار: جلد ۴ صفحہ ۲۱۰

حدیث نبوی: كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ میں بین ظرف زمان ہے عبارت یوں ہوگی:

اَىْ فِىْ زَمَانٍ كَانَ بَيْنَ خَلْقِ رُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ، میں اس زمانے میں نبی تھا جس وقت آدم علیہ السلام کی تخلیق روح اور جسم کے درمیان تھی، حدیث مبارکہ کا معنوی مفاد یہ ہوگا کہ رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی نبوت روح آدم کی تخلیق کے بعد اور جسم کی تخلیق سے پہلے موجود تھی یعنی اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو نبی بنایا اور تمام ارواح کو آپ کے نبی ہونے کی اطلاع دی آپ کی نبوت کے پہچاننے اور اس کا اقرار کرنے کا حکم دیا۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا نور پاک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتا تھا اور فرشتے آپ کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور اس بات سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ فرشتوں کیلیئے رسول مکرم تھے اور یہ بات صراحۃً معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود عینی میں ظاہر ہو چکی تھی اور فرشتے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں جانتے تھے

وَفِيْ رِوَايَةٍ :

يُسَبِّحُ ذَالِكَ النُّوْرُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيْحِهٖ وَهٰذَا يُؤَيِّدُ اَنَّهُ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ- مُرْسَلٌ لِلْمَلَائِكَةِ كَغَيْرِهِمْ فَهٰذَا صَرِيْحٌ فِيْ اَنَّهُ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ- ظَهَرَتْ نُبُوَّتُهُ فِي الْوَجُوْدِ الْعَيْنِيِّ

قَبْلَ نبُوَّةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَعْرِفْ نَبِيًّا قَبْلَهُ .

ایک روایت میں ہے کہ وہ نور-رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کانور-تسبیح پڑھتا تھا فرشتے بھی اس کی تسبیح کوسن کراس کی اقتداءاوراتباع میں تسبیح پڑھتے تھے۔یہ اس بات کی تائید ہے کہ آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-فرشتوں کے بھی رسول ہیں جس طرح دوسری مخلوقات کے رسول ہیں۔یہ روایت اس بات پر صراحت ہے کہ آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت فرشتوں اور دیگر مخلوقات کی پیدائش سے قبل وجود عینی خارجی میں موجود تھی اور فرشتوں نے اس نور سے قبل کسی نبی کونہیں جانا تھا۔

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا ارشاد گرامی
كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یہ اس بات کی طرف واضح
اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت زمانہ کی تخلیق کی ابتداء میں ہی موجود تھی

آگے فرمایا کہ:

حضور سیدنا سول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے كُنْتُ نَبِيًّا فرمایا ہے وَلَمْ يَقُلْ كُنْتُ اِنْسَانًا وَلَا كُنْتُ مَوْجُوْدًا اِشَارَةٌ اِلَى اَنَّ نُبُوَّتَهُ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَوْجُوْدَةً فِىْ اَوَّلِ خَلْقِ الزَّمَانِ فِىْ عَالَمِ الْغَيْبِ دُوْنَ عَالَمِ الشَّهَادَةِ اور كُنْتُ اِنْسَانًا یا كُنْتُ مَوْجُوْدًا نہیں فرمایا اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی نبوت عالم غیب میں زمانے کی تخلیق کے اول-ابتداء-میں ہی موجود تھی، عالم شہادت یعنی عالم اجسام میں نہ تھی کیونکہ عالم شہادت ابھی مخلوق ہی نہیں ہوا تھا۔

سیدنا شھاب الدین ابن حجر ھیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو نور سے حقیقت محمدیہ کو ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت مبارکہ سے تمام عوالم کو وجود بخشا پھر آپ کو بتایا کہ آپ کو نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا ہے اور آپ کو رسالت عظمیٰ کی بشارت سے بھی نوازا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کا وجود مبارک ابھی تخلیق نہ ہوا تھا

اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی شَرَّفَ نَبِیَّہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْقَ نَبُوَّتِہٖ فِیْ سَابِقِ اَزَلِیَّتِہٖ ، وَذَالِكَ اَنَّہُ تَعَالٰی لَمَّا تَعَلَّقَتْ اِرَادَتُہُ بِاِیْجَادِ الْخَلْقِ اَبْرَزَالْحَقِیْقَۃَ الْمُحَمَّدِیَّۃَ مِنْ مَحْضِ النُّوْرِ قَبْلَ وُجُوْدِ مَا ھُوَ کَائِنٌ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ بَعْدُ ثُمَّ سَلَخَ مِنْھَا الْعَوَالِمَ کُلَّھَا ثُمَّ اَعْلَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِسَبْقِ نَبُوَّتِہٖ وَبَشَّرَہُ بِعَظِیْمِ رِسَالَتِہٖ کُلُّ ذَالِكَ وَآدَمُ لَمْ یُوْجَدْ ثُمَّ

انْبَجَسَتْ مِنْهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - عُنْوَانَ الْاَرْوَاحِ فَظَهَرَ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَصْلاً مُمِدًّا لِلْعَوَالِمِ كُلِّهَا .

معلوم ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو ازل سابق میں ہی نبوت کو سب سے پہلے عطا فرما کر مشرف فرمایا اور یہ ایسے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ مخلوق کی ایجاد سے متعلق ہوا -مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا- تو حقیقت محمدیہ کو نور خالص سے ساری مخلوقات سے پہلے ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت محمدیہ سے تمام عوالم -ساری کائنات- کی تخریج فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے تمام عوالم کو وب سے پہلے نبی ہونے کا بتایا اور یہ خوشخبری دی کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ساری مخلوق کے رسول عظیم ہیں۔ ابھی تک آدم علیہ السلام کو وجود میں نہیں لایا گیا تھا پھر آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے وجود نوری سے تمام ارواح کی ذوات کو تخلیق فرمایا گیا پھر آپ کا وجود نوری ملائے اعلیٰ -ملائکہ مقربین- کیلئے بطور اصل ظاہر کیا گیا اور تمام عوالم -کائنات- کیلئے معاون اور مددگار بنایا گیا۔

جواہر البحار جلد ۳ صفحہ ۳۳۱

سیدنا شیخ اجل علامہ جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی روح مقدسہ نے عالم ارواح میں تمام ارواح کو دعوت دی اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور عرفانِ الٰہی کی دولت سے سرشار فرمایا

وَقَدْ دَعَا ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ ـ الْخَلِيْقَةَ فِيْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ وَالذَّرِّ فَدَعَتْ رُوْحُهُ الشَّرِيْفَةُ جَمِيْعَ الْاَرْوَاحِ وَدَلَّتْهَا عَلَى اللّٰهِ الْخَلِيْقَةَ فِيْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ وَالذَّرِّ فَدَعَتْ رُوْحُهُ الشَّرِيْفَةُ جَمِيْعَ الْاَرْوَاحِ وَدَلَّتْهَا عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى تَوْحِيْدِهٖ وَعَرَّفَتْهَا بِرَبِّهَا وَدَعَتْ ذَرَّتُهُ الشَّرِيْفَةُ جَمِيْعَ الذَّرَّاتِ وَاَرْشَدَتْهَا وَعَرَّفَتْهَا بِرَبِّهَا .

جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۳۷۳

حضور سید نا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے عالم ارواح اور عالم ذر میں مخلوق کو دعوت دی، آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی روح نے تمام ارواح کو دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی توحید کی طرف راہنمائی فرمائی اور انہیں اپنے رب کی پہچان کروائی۔آپ کے مادہ شریفہ نے تمام اجسام کے مواد کو دعوت دی اور انہیں اپنے رب کی طرف راہ نمائی فرمائی اور پہچان کروائی۔

عارف باللہ سیدنا عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے کُنْتُ نَبِیًّا وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ فرمایا یہ اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت عالم الغیب میں زمانہ کی تخلیق کے وقت سے ہی موجود تھی جب آپ وجود عنصری سے دنیا میں تشریف لائے تو حکم اسم الباطن سے اسم الظاہر کی طرف منتقل ہو گیا جس سے تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا گیا

كُنْتُ نَبِياً وَلَمْ يَقُلْ كُنْتُ اِنْسَاناً وَلَا كُنْتُ مَوْجُوْداً اِشَارَةً اِلٰى اَنَّ نَبُوَّتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَوْجُوْدَةً فِىْ اَوَّلِ خَلْقِ الزَّمَانِ فِىْ عَالَمِ الْغَيْبِ دُوْنَ عَالَمِ الشَّهَادَةِ ، فَلَمَّا انْتَهَى الزَّمَانُ بِاسْمِ الْبَاطِنِ اِلٰى وَجُوْدِ جِسْمِهٖ وَارْتِبَاطِ الرُّوْحِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انْتَقَلَ حُكْمُ الزَّمَانِ فِى جَرْيَانِهِ اِلٰى اِسْمِ الظَّاهِرِ فَظَهَرَ بِذَاتِهِ جِسْماً وَرُوْحًا فَكَانَ الْحُكْمُ لَهُ بَاطِنًا اَوَّلاً فِىْ كُلِّ مَا ظَهَرَ مِنَ الشَّرَائِعِ عَلٰى اَيْدِى الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ ثُمَّ صَارَ الْحُكْمُ لَهُ ظَاهِراً فَنَسَخَ كُلَّ شَرْعٍ اَبْرَزَهُ الْاِسْمُ الْبَاطِنُ بِحُكْمِ الْاِسْمِ الظَّاهِرِ لِبَيَانِ اخْتِلَافِ حُكْمِ الْاِسْمَيْنِ وَكَانَ الْمُشَرِّعُ وَاحِداً .

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا ، كُنْتُ اِنْسَانًا یا كُنْتُ مَوْجُوْدًا نہیں فرمایا كُنْتُ نَبِيًّا فرما کر آپ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ زمانہ کی تخلیق کے شروع میں آپ کی نبوت موجود تھی۔ عالم شہادت کے علاوہ عالم غیب میں موجود تھی، جب اسم باطن کا زمانہ آپ کے جسم مقدس کے وجود اور روح کے اس کے ساتھ مرتبط ہونے پر انتہا کو پہنچا تو زمانہ باطن کا حکم زمانے کے جریان - تسلسل - کی وجہ سے اسم ظاہر کی طرف منتقل ہوا، آپ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے جسم اور روح کے ساتھ اپنی ذات کا اظہار فرمایا۔ انبیاء سابقین اور رسولوں کے دوار میں جتنے احکام شرائع ظاہر ہوئے وہ آپ کا حکم باطن تھا۔ ذات اقدس کے ظہور قدسی کے اظہار پر اسم باطن کا حکم اسم ظاہر کی طرف منتقل ہوا تا کہ اسم باطن اور اسم ظاہر کا اختلاف حکم واضح ہو جائے اگر چہ شریعت اور صاحب شریعت ایک ہی ہے۔

جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۱۶۱

سیدنا شہاب الدین ابن حجر مکی ھیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح پاک کیلئے وصفِ نبوت ثابت تھا

وَصَحَّ خَبَرُ : مَتَى كُنْتَ اَوْ مَتَى كُتِبْتَ نَبِيّاً ؟ قَالَ : وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ مِنْ ذَالِكَ التَّقْدِيْرَ ؛ لأَنَّ غَيْرَهُ كَذَالِكَ ، بَلِ الْإِشَارَةُ اِلَى كَوْنِ رُوْحِهِ الْعُلْيَةِ ، ثَبَتَ لَهَا ذَالِكَ الْوَصْفُ دُوْنَ غَيْرِهَا فِى عَالَمِ الْاَرْوَاحِ ؛ اِذْ وَرَدَ : اَنَّ الْأَرْوَاحَ خُلِقَتْ قَبْلَ الْأَجْسَادِ بِأَلْفَيْ عَامٍ.

مَتَى كُنْتَ اَوْ مَتَى كُتِبْتَ نَبِيّاً ؟ قَالَ : وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

آپ کب نبی تھے یا آپ کیلئے کب نبوت کو واجب ولازم کیا گیا؟ تو حضور -فداہ ابی وامی

المنح المکیۃ فی شرح الھمزیۃ صفحہ ۹۴

صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے فرمایا:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے- یہ حدیث پاک صحیح ہے اور اس سے مراد صرف تقدیر الٰہی میں ہونا نہیں ہے کیونکہ آپ کے علاوہ دیگر انبیاء کرام بھی تقدیرِ الٰہی میں نبی تھے بلکہ اشارہ ہے اس بات کی طرف آپ کی روح مبارکہ کیلئے یہ وصف -وصفِ نبوت- عالم ارواح میں ثابت وقائم ہوا بخلاف دیگر انبیاء کرام کی ارواح کے جبکہ حدیث پاک میں وارد ہے کہ ارواح کو اجسام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا ہے-

مفسر قرآن سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبوت سے سرفراز فرمایا تھا آپ کی یہ فضیلت وخصوصیت اھل ایمان کیلئے کافی ہے

صاحب روح البیان نے تحریر فرمایا:

اَمَّا الْفَضِيْلَةُ الْعُظْمٰى وَالْاٰيَةُ الْكُبْرٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَكْرَمَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِى الصَّبَاوَةِ بِالسَّجْدَةِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ بِاَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَرَحَ الصَّدْرَ وَخَتَمَ النُّبُوَّةَ وَخِدْمَةِ الْمَلَائِكَةِ وَالْحُوْرِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَاَكْرَمَ بِالنُّبُوَّةِ فِىْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ قَبْلَ الْوِلَادَةِ وَالصَّبَاوَةِ وَكَفٰى بِذَالِكَ اخْتِصَاصًا وَتَفْضِيْلاً .

نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت صفحہ ۶۴

بہر حال فضیلت عظمیٰ اور آیت کبریٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کو بچپن میں ولادت کے وقت۔اپنی بارگاہ میں۔سجدہ کے شرف سے مشرف فرمایا یہ اس وجہ سے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ کا شرح صدر فرمایا، آپ کو ختم نبوت کا تاج پہنایا اور ولادت کے وقت فرشتوں اور حورِعین کو خدمت پر مامور فرمایا اور آپ کو ولادت اور صباوۃ سے قبل عالم ارواح میں نبوت سے سرفراز فرمایا یہی آپ کی خصوصیت اور فضیلت کافی ہے۔

سیدنا جبریل امین علیہ السلام کو جو مقامات رفیعہ حاصل ہوئے وہ حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی صحبت مبارکہ کی برکت سے حاصل ہوئے اگر وہ ساری عمر ریاضت ومجاھدے کرتے رہتے اور حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی صحبت سے مشرف نہ ہوتے تو کبھی بھی ان مقامات کو حاصل نہ کر سکتے

سیدنا عبدالعزیز الدباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جِبْرِيْلُ وَجَمِيْعُ الْمَلَائِكَةِ وَجَمِيْعُ الْاَوْلِيَاءِ اَرْبَابُ الْفَتْحِ وَحَتّٰى الْجِنُّ يَعْرِفُوْنَ اَنَّ سَيِّدَنَا جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَصَلَتْ لَهُ مَقَامَاتٌ فِي الْمَعْرِفَةِ وَغَيْرُهَا بِبَرْكَةِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَيْثُ لَوْ عَاشَ سَيِّدُنَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ طُوْلَ عُمْرِهٖ وَلَمْ يَصْحَبْ سَيِّدَ

الْوُجُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعٰى فِىْ تَحْصِيْلِهَا وَبَذَلَ الْمَجْهُوْدَ وَالطَّاقَةَ مَا حَصَلَ لَهُ مَقَامٌ وَاحِدٌ مِنْهَا .

یعنی بے شک سیدنا جبریل علیہ السلام، تمام ملائکہ، تمام اولیائے کرام اصحاب فتح حتی کہ جن بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ سیدنا جبریل علیہ السلام کو معرفت وغیرھا میں جتنے مقامات حاصل ہیں یہ سب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی صحبت کی برکت سے ہیں۔ اگر سیدنا جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام تمام عمر جیتے رہتے اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سید الوجود کی صحبت اختیار نہ کرتے اور تمام عمر ان مقامات کے حاصل کرنے میں اپنی تمام کوشش وطاقت خرچ کر ڈالتے پھر بھی کوئی ایک مقام بھی حاصل نہ کر پاتے۔

جواھر البحار: جلد۲ صفحہ ۳۱۰

سیدنا عبد العزیز دبّاغ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

غارِ حراء میں سیدنا جبریل-علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو اپنے سینے سے لگا کر دبایا تا کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی رضا نصیب ہو جائے جس کے بعد ناراضگی نہیں اور تا کہ اپنے آپ کو حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی پناہ اقدس میں دے دیں اور تا کہ اپنے آپ کو حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا اس عالم شہادت میں بھی امتی بنالیں

فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :

اَلضَّمَّةُ الْاُوْلٰی لِیَتَوَسَّلَ بِهٖ جِبْرِیْلُ اِلَی اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ حُصُوْلِ الرِّضَا لَهُ الْاَبْدِیِّ الَّذِیْ لَا سَخَطَ بَعْدَهُ ، وَالضَّمَّةُ الثَّانِیَةُ

لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ جَاهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَلُوْذُ حَمَاهُ الشَّرِيْفُ وَالضَّمَّةُ الثَّالِثَةُ لِيَكُوْنَ مِنْ اُمَّتِهِ الشَّرِيْفَةِ .

یعنی غار حرا میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سیدنا جبریل علیہ السلام نے پہلی مرتبہ اپنے آپ کو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے سینہ اقدس کے ساتھ اس لئے لگایا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ کی دائمی رضا کے حصول کیلئے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو بطور وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پیش کریں ایسی دائمی رضا کہ جس کے بعد کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو۔ دوسری مرتبہ اس لئے تھا کہ اپنے آپ کو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی پناہ میں دے دیں اور تیسری مرتبہ اس لئے تھا کہ اپنے آپ کو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی امت میں شامل کر دیں۔

جواھر البحار: جلد۲ صفحہ۲۸۲

عارف باللہ سیدنا پیر مہر علی شاہ تاجدار گولڑہ شریف رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبوت کے دو رُخ ہیں ایک بطون جس سے منجانب اللہ فیض حاصل کیا جاتا ہے اور دوسرا ظہور جس کے ذریعے مخلوق کی ہدایت کی جاتی ہے

نبوت و رسالت کیلئے دو رخ ہیں یا یوں کہو بطون و ظہور ہے۔ بطون عبارت ہے اخذ کرنے فیضان سے منجانب اللہ جس کو خدا کے ہاں مقربین میں سے ہونا لازم غیر منفک ہے اور ظہور عبارت ہے توجہ الی الخلق سے یعنی تبلیغ شرائع و احکام کی۔ اس ظہور میں تو بسبب تغیر و تبدل شرائع کے انقلاب آ سکتا ہے۔ نبوت کا بطون جس کو قرب الٰہی اور عند اللہ معزز ہونا لازم ہے ہرگز متغیر نہیں ہوتا الحاصل بطون نبوت مع لازم اپنے کے جو قرب ہے کبھی انبیاء و رسل سے زائل نہیں ہوتا بخلاف ظہور نبوت و تبلیغ شرائع اپنے کے کہ یہ محدود ہے۔

سیف چشتیائی: صفحہ ۱۲۳ اشاعت چہارم

نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت صفحہ ۱۵

سیدنا حافظ الحدیث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو تمام انبیاء کرام ۔علیہم السلام۔ کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا آپ تمام انبیاء کرام۔علیہم السلام۔ کے نبی ہیں اور سب کی طرف رسول ہیں

قَدْ صَرَّحَ السُّبْکِیُّ فِیْ تَاْلِیْفٍ لَہٗ بِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرْسِلَ اِلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ آدَمَ فَمَنْ بَعْدَہٗ وَاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیٌّ عَلَیْہِمْ وَرَسُوْلٌ اِلٰی جَمِیْعِہِمْ .

امام سبکی علیہ الرحمۃ نے اپنی تالیف میں تصریح فرمائی ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ حضرت آدم اور ان کے بعد والے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف مرسل ہیں اور آپ ان کے نبی ہیں اور ان سب کی طرف رسول ہیں۔

الحاوی للفتاوی جلد۲/صفحہ۱۴۵

نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت صفحہ۴۸

سیدنا عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تخلیق میں سب انبیاء کرام سے پہلے ہیں اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم -علیہ السلام- پانی اور مٹی کے درمیان تھے

کشف الغمۃ سے علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا ہے:

خُصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهُ اَوَّلُ النَّبِيِّيْنَ خَلْقًا وَبِتَقْدِيْمِ نُبُوَّتِهٖ وَكَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ .

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی خصوصیت مبارکہ ہے کہ آپ تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ کی نبوت مبارکہ کو تقدم حاصل ہے جبکہ سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

جواھر البحار جلد۲ صفحہ۵۵

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اجسام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا فرمایا اور حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا ارشاد میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا وجود نہ بنا تھا، آپ کا اشارہ اپنی روحِ مبارکہ کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں آپ کی روحِ مبارکہ کو اس منصبِ نبوت کیلئے تیار فرمایا اور روحِ مبارکہ کو منصبِ نبوت سے سرفراز بھی فرما دیا

قَالَ : فَإِنْ قُلْتَ : أُرِيْدُ اَنْ اَفْهَمَ ذَالِكَ الْقَدْرَ الزَّائِدَ فَإِنَّ النُّبُوَّةَ وَصْفٌ لَا بُدَّ اَنْ يَكُوْنَ الْمَوْصُوفُ بِهِ مَوْجُوداً وَاِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ بُلُوْغِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً أَيْضاً فَكَيْفَ يُوْصَفُ بِهِ قَبْلَ وُجُوْدِهِ وَقَبْلَ ارْسَالِهِ وَاِنْ صَحَّ ذَالِكَ فَغَيْرُهُ كَذَالِكَ . قُلْتُ : اِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْأَرْوَاحَ

قَبْلَ الْأَجْسَادِ ، فَقَدْ تَكُوْنُ الْإِشَارَةُ بِقَوْلِهِ : ـ كُنْتُ نَبِيًّا ـ اِلَى رُوْحِهِ الشَّرِيْفَةِ ، أَوْ اِلَى حَقِيْقَةٍ مِنَ الْحَقَائِقِ ، وَالْحَقَائِقُ تَقْصِرُ عَقُوْلُنَا عَنْ مَعْرِفَتِهَا ، وَاِنَّمَا يَعْلَمُهَا خَالِقُهَا وَمَنْ أَمَدَّهُ اللّٰهُ بِنُوْرِ اِلٰهِيٍّ ، ثُمَّ اِنَّ تِلْكَ الْحَقَائِقَ يُؤْتِي اللّٰهُ كُلَّ حَقِيْقَةٍ مِنْهَا مَا يَشَاءُ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ يَشَاءُ ، فَحَقِيْقَةُ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَدْ تَكُوْنُ مِنْ حِيْنَ خَلْقِ آدَمَ آتَاهَا اللّٰهُ ذَالِكَ الْوَصْفَ ، بِأَنْ يَكُوْنَ خَلْقَهَا مُتَهَيِّئَةً لِذَالِكَ ، وَأَفَاضَهُ عَلَيْهَا مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ ، فَصَارَ نَبِيًّا ، وَكَتَبَ اسْمَهُ عَلَى الْعَرْشِ ، وَأَخْبَرَ عَنْهُ بِالرِّسَالَةِ لِيَعْلَمَ مَلَائِكَتُهُ وَغَيْرُهُمْ كَرَامَتَهُ عِنْدَهُ ، فَحَقِيْقَتُهُ مَوْجُوْدَةٌ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ وَاِنْ تَأَخَّرَ جَسَدُهُ الشَّرِيْفُ الْمُتَّصِفُ بِهَا .

حضرت شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب اگر تم یہ اعتراض کرو کہ میں اس خصوصی قدر و منزلت کو سمجھنا چاہتا ہوں تو اس کی تفہیم یہ ہے کہ نبوت ایک وصف ہے ضروری ہے کہ اس وصفِ نبوت سے متصف موصوف موجود ہو جبکہ نبوت کا بیان ولادت کے چالیس سال بعد ہوا ہے تو پھر اس سے ماقبل یا بعثت سے پہلے کے زمانہ کو اس کے ساتھ کیسے متصف کر سکتے ہیں اور اگر یہ بات آپ کیلئے صحیح و درست ہے تو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے بھی یہ بات صحیح و درست ہو گی؟ اس اعتراض کا جواب میں یہ دیتا ہوں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۴۲، ۴۳
الخصائص الکبری للسیوطی صفحہ ۵

اللہ تعالیٰ نے ارواح کو جسموں سے پہلے پیدا فرمایا تو آپ کے ارشاد گرامی: کُنْتُ نَبِیّاً میں اسی روح شریف یا حقائق میں سے ایک حقیقت کی طرف اشارہ ہوگا اور ہماری عقلیں حقائق کی معرفت سے قاصر ہیں۔ان حقائق کو ان کا خالق جانتا ہے اور وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے نور کے ذریعے مدد دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ان حقائق کو جس وقت چاہے جو چاہے عطا فرماتا ہے تو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہی یہ وصف -وصف نبوت- عطا فرمایا کہ اس نے اس حقیقت کو قبول نبوت کیلئے تیار کیا اور اسی وقت آپ کو عطا فرمایا پس آپ نبی ہو گئے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کا اسم گرامی عرش پر لکھا اور آپ کی رسالت کی خبر دی تا کہ فرشتوں اور ان کے علاوہ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا کتنا بڑا اعزاز ہے۔لہذا آپ کی حقیقت اس وصف کے ساتھ اس وقت موجود تھی اگر چہ آپ کا وہ جسم اقدس جو اس صفت سے متصف ہے متاخر ہے۔

عارفِ شہیر سیدنا عبدالعزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام اشیاء سے پہلے جب حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نور پاک کو تخلیق فرمایا گیا تو اسی وقت آپ کو معرفت ربانیہ حاصل ہو چکی تھی

اِنَّ الْمَعْرِفَةَ حَصَلَتْ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - حِيْنَ كَانَ الْحَبِيْبُ مَعَ الْحَبِيْبِ وَلَا ثَالِثَ مَعَهُمَا فَهُوَ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - اَوَّلُ الْمَخْلُوْقَاتِ .

جب آپ بحیثیت حبیب اپنے حبیب - اللہ تعالیٰ - کے پاس تھے اور تیسری کوئی مخلوق وہاں موجود نہ تھی اس وقت سے آپ کو معرفت ربانیہ حاصل ہے اور آپ ہی اول الخلق ہیں۔

توضیحات بجواب تحقیقات صفحہ ۳۴

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بچپن سے ہی منصب نبوت پر فائز تھے جیسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں ہی نبی بنادیا گیا تھا

اَقُوْلُ هٰذَا مشْكِلٌ بِعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ نَبِيًّا مِنْ اَوَّلِ عُمْرِهِ اِلَّا اَنَّهُ يَجِبُ اَنْ يُقَالَ اَلْأَغْلَبُ اَنَّهُ مَا جَاءَهُ الْوَحْيُ اِلَّا بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ ، وَهٰكَذَا كَانَ الْاَمْرُ فِيْ حَقِّ رَسُوْلِنَا صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

چالیس سال کی عمر سے پہلے نبی کے مبعوث نہ ہونے پر متکلمین کا قول قابل تسلیم نہیں اس پر اشکال ہے بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو بچپن میں ہی نبی بنایا تھا مگر یہ کہنا لازم ہے کہ غالبا ان کے پاس وحی چالیس سال کے بعد آئی تھی ، ہمارے رسول-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے حق میں معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

تفسیر کبیر

سیدنا عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہما-کا عقیدہ
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں ہی انجیل کو پڑھ لیا تھا اور اسے حفظ کر لیا تھا

سیدنا عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہما-سے اس حدیث کی تخریج کی ہے کہ:

اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامَ دَرَسَ الْاِنْجِیْلَ وَاَحْکَمَهُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَذَالِكَ قَوْلُهُ آتَانِیَ الْکِتَابَ .

بے شک عیسیٰ علیہ السلام نے شکم مادر میں انجیل کو پڑھ اور حفظ کر لیا تھا آپ کے قول آتانی الکتاب سے اشارہ اسی کی طرف ہے۔

-☆-

اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی یہ عظمت وشان ہے تو جو ہستی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بلکہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم-کی نبی ہے اس کی جلالت شان اور عظمت کا عالم کیا ہوگا۔

بحر العلوم سیدنا ملا علی قاری۔رحمۃ اللہ علیہ۔کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا شقِ صدر اور اس کا معالجہ معجزہ ہے اور آپ کے نبی ہونے کی دلیل ہے

لِاَنَّ تَصَوُّرَ حَيَاتِهٖ بَعْدَ شَقِّ الْبَطْنِ وَمُعَالَجَاتِه مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَةِ وَعَلَامَةِ النُّبُوَّةِ.

شکم مبارک کے شق کیئے جانے کے بعد آپ کی زندگی کا تصور۔زندہ رہنا۔اور علاج کیا جانا معجزہ ہے اور آپ کے نبی ہونے کی دلیل اور علامت ہے۔

مرقات المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح/رقم الحدیث (۵۸۵۲) جلد۹ صفحہ۳۷۴۳

شیخ جلیل نورالدین علی بن زین الدین المعروف با بن الجزار کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح پاک کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے رسول بنایا اور وہ سب آپ پر ایمان لائے

وَالْمُرَادُ اَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا بِالْفِعْلِ فَاِنَّهُ تَعَالٰى لَمَّا اَطْلَعَ عَلٰى عَالَمِ الْاَرْوَاحِ فِيْ عَالَمِ الذَّرِّ وَقَالَ لَهُمْ : اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَاَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبَهُ مَوَاهِبَ شَرِيْفَةً تَلِيْقُ بِذَاتِهِ وَاَرْسَلَ رُوْحَهُ اِلَى اَرْوَاحِ الْاَنْبِيَاءِ فَاٰمَنُوْا بِهَا .

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عالم ذر نسمات آدم پر عالم ارواح میں تجلی

فرمائی اور ان سے دریافت کیا:

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب سے پہلے جس نے بلی۔ ہاں کیوں نہیں۔ کہا وہ حضور سیدنا نبی کریم محمد مصطفیٰ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان کو عظیم اور بزرگ تحفے اور ہدایا عطا فرما دیئے جو ان کی ذت والا، صفات کے شایان شان تھے، آپ کی روح کو انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے نبی اور رسول بنا دیا تو وہ سب آپ پر ایمان لے آئے۔

سیدنا علی ددہ بوسنوی خلیفہ سیدنا مصلح الدین خلوئی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کمالات کا مبدا ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے جوہر شریف کو پیدا فرمایا کائنات میں جس کو جو نعمت ملی یا ملے گی وہ سب حقیقتِ محمدیہ۔فداہ ابی وامی علیہ الصلاۃ والتسلیم کے واسطہ سے ہے

قَالَ اَهْلُ التَّحْقِيْقِ : لَا شَكَّ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْدَأُ كُلِّ كَمَالٍ وَمَنْشَأُ خَيْرِ خِصَالٍ وَلَهُ السَّبْقُ وَالتَّقَدُّمُ وَالْفَتْحُ وَالْخَتْمُ ظَاهِراً وَبَاطِناً فِى جَمِيْعِ الْفَضَائِلِ وَالْكَمَالَاتِ كَمَا وَرَدَ : اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ جَوْهَرَهُ ـ يَعْنِي عُنْصَرُهُ الشَّرِيْفُ مُقَدَّمٌ عَلٰى عَوَالِمِ الْعُنْصَرِيَّةِ رُتْبَةً وَظُهُوْرًا وَرُوْحُهُ الْاَعْظَمُ مُقَدَّمٌ عَلٰى عَوَالِمِ الْاَرْوَاحِ رُتْبَةً وَظُهُوْراً

وَكَذَالِكَ نُوْرُهُ مُقَدَّمٌ فِي الْأَنْوَارِ وَعَقْلُهُ فِي الْعُقُوْلِ وَكَمَالُهُ الْمُعَبَّرُ عَنْهُ بِالْقَلَمِ فِي الْكَمَالَاتِ فَكَمَا اَنَّ خُطُوْطَ الْعِلْمِ بِوَاسِطَةِ الْأَقْلَامِ تَصْدُرُ الْأَشْيَاءُ بِوَاسِطَةِ الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ مُعْطٍ .

اھل تحقیق علماء عظام رحمہم اللہ نے فرمایا:

لاریب حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ہر کمال کا مبداء اور خیر خصال کا منشاً ہے اور آپ ہی کیلئے سبق و تقدم، فتح و ختم، ظاہرا اور باطناً تمام فضائل و کمالات میں ہے جیسے حدیث پاک میں وراد ہوا: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ جَوْهَرَهُ۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کے جوہر کو پیدا فرمایا۔یعنی آپ کا عنصر شریف مرتبہ وظہور کے اعتبار سے تمام عوالم عنصریہ سے مقدم ہے اور آپ کی روح اعظم عالم ارواح میں سب پر مقدم ہے مرتبہ اور ظہور کے اعتبار سے ایسے ہی آپ کا نور تمام انوار میں مقدم ہے۔آپ کی عقل تمام عقلوں میں اور آپ کا کمال جسے قلم سے تعبیر کیا گیا ہے تمام کمالات میں مقدم ہے۔پس جیسے علم کے خطوط اقلام کے واسطہ سے ہیں ایسے ہی تمام اشیاء کا صدور حقیقت محمدیہ کے واسطہ سے ہے جیسے کہ آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔نے اپنے ارشاد مبارک سے اشارہ فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ مُعْطٍ .

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۴ صفحہ۲۰۷

سیدنا علی دده بوسنوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

عالمِ امر عالمِ خلق سے مقدم ہے اور ارواح عالمِ امر سے ہیں اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے روحِ اعظم روحِ محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو پیدا فرمایا

قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی :

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ . سورہ الاعراف:۵۴ وَاتَّفَقُوْا : اَنَّ عَالَمِ الْاَمْرِ مُقَدَّمٌ عَلٰی عَالَمِ الْخَلْقِ فَعَالَمُ الْاَرْوَاحِ مِنْ عَالَمِ الْاَمْرِ وَقَالَ : اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنَ الْاَرْوَاحِ الْقُدْسِيَّةِ الرُّوْحَ الْاَعْظَمَ الْمُحَمَّدِيَّ كَمَا اَشَارَ لِذَالِكَ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ : اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحِیْ.

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۴ صفحہ۲۲۶

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ . سن لیجئے! اسی کیلئے ہے خلق اور امر اور اس پر علماء کرام رحمہم اللہ نے اتفاق فرمایا کہ عالمِ امر عالمِ خلق سے مقدم ہے۔پس عالم الارواح عالمِ امر سے ہے اور ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارواح قدسیہ میں سے سب سے پہلے روح اعظم روح محمدی علیہ السلام کو سب سے پہلے پیدا فرمایا جیسے اس جانب حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے اپنے اس ارشاد سے اشارہ فرمایا:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحِیْ .

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا۔

عارف باللہ سیدنا امیر عبدالقادر جزائری حسنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ درحقیقت حقیقتِ محمدیہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہی ہر سراج منیر حساً اور معنًی کو منور کرنے والی ہے وہ نبی، فرشتہ، ولی، شمس، قمر اور ستارہ سے کوئی بھی ہو

فَكَذَا الْحَقِيْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ هِيَ الْمُنِيْرَةُ لِكُلِّ سِرَاجٍ مُنِيْرٍ حِسّاً وَمَعْنىً مِنْ نَبِيٍ وَمَلَكٍ وَوَلِيٍّ وَشَمْسٍ وَقَمَرٍ وَنَجْمٍ .

پس ایسے ہی حقیقتِ محمدیہ علیہ الصلاۃ والسلام ہے جو ہر سراج منیر کو منور کرنے والی ہے وہ سراج منیر حسا ہو یا معنی نبی علیہ السلام ہو یا فرشتہ یا ولی شمس وقمر ہو یا ستارہ۔

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار   جلد ۳   صفحہ ۳۰۳

محبوب سبحانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو جو نبوت سیدنا آدم۔علیہ السلام۔سے پہلے حاصل تھی اس کا تعلق حقیقت احمدیہ سے ہے اور جو نبوت وجود عنصری سے تعلق رکھتی ہے وہ دونوں حقیقتوں ۔حقیقتِ احمدیہ اور حقیقتِ محمدیہ۔کے اعتبار سے ہے

ونبوتے کہ پیش از خلق حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام آں سرور را حاصل بودہ واز اں مرتبہ خبر دادہ وگفتہ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین باعتبار حقیقت احمدی بودہ است کہ بعالم امر تعلق دارد وبہمیں اعتبار حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کہ کلمۃ اللہ بودہ اند وبعالم امر بیشتر مناسبت داشتہ بشارت قدوم آں سرور را علیہ وعلیٰ الہ الصلوات والتسلیمات باسم احمد دادہ وفرمودہ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد ونبوتے کہ بنشأۃ

عنصری تعلق دارد نہ باعتبار حقیقت محمدی است بلکہ باعتبار حقیقتین است۔

اور جو نبوت حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے پیدا کئے جانے سے پہلے حضور سرور کونین۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو حاصل ہوئی ہے اور آپ نے اس مرتبہ کی خبر دی اور فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ .

وہ نبوت باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جو۔حقیقت احمدی۔عالم امر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور اسی اعتبار سے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے جو کہ کلمۃ اللہ ہیں اور عالم امر کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتے ہیں حضور سرور کونین علیہ وعلیٰ الہ الصلوات التسلیمات کی آمد کی بشارت اسم احمد کے ساتھ دی اور فرمایا:

وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهُ اَحْمَدُ .

اور خوشخبری دینے والا اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا اسم گرامی احمد ہے۔

اور جو نبوت نشأۃ عنصری کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، نہ صرف باعتبار حقیقت محمدی کے ہے بلکہ باعتبار دونوں حقیقتوں کے ہے۔

مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۲۰۹ صفحہ ۳۳۱

شیخ ابو محمد عبدالجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کے ظہور کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسے آپ نے آخر زمانہ میں جسدِ عنصری کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی

قَوْلُهُ عِنْدَ قَوْلِ ابْنِ حَجَرٍ۔ فَنَبِيُّنَا۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ هُوَ الْمَقْصُوْدُ مِنَ الْخَلْقِ وَوَاسِطَةُ عِقْدِهِمْ۔ اَىْ اَعْظَمُهُمْ وَأَنْفَسُهُمْ وَأَعْلَاهُمْ ، إِذِ الْعَقْدُ هُوَ الْقَلَادَةُ مِنَ الْجَوْهَرِ، أَيْ مَنْ لَهُمْ سِيَادَةٌ مِنَ الْخَلْقِ بِمَنْزِلَةِ قَلَادَةٍ مِنْ جَوْهَرٍ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسِطَتُهَا اَىْ دُرَّتُهَا الْيَتِيْمَةُ الَّتِىْ لَا شَبِيْهَ لَهَا فِى حُسْنِهَا ، فَقَدْ عُقِدَتْ

لَهُ النُّبُوَّةُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَ دَعَا الْخَلِيْقَةَ عِنْدَ خَلْقِ الْاَرْوَاحِ وَبَدْءِ الْاَنْوَارِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ،كَمَا دَعَاهُمْ آخِراً فِيْ خَلْقَةِ جَسَدِهٖ آخِرَ الزَّمَانِ. وَمِنْ هٰذَا الْمَعْنِيْ قَوْلُهُ تَعَالٰى :

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ . سورہ آل عمران:۸۱ الآيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى : لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهُ . آل عمران:۸۱ اِلٰى آخِرِ الْمَعْنٰى ، فَقَدْ آمَنَ الْكُلُّ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ اَبُو الْاَرْوَاحِ وَيَعْسُوْبُهَا .

شیخ ابومحمد عبدالجلیل قصری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے وقت فرمایا:

پس ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہی مقصود خلائق ہیں اور ان کے عقد-ہار- کا واسطہ ہیں یعنی ان میں سے سب سے عظیم، سب سے قیمتی اور سب سے بلند وبالا ہیں کیونکہ عقد موتی کے ہار کو کہتے ہیں یعنی جسے بھی مخلوق میں سیادت وسرداری ملی وہ ہیرے کے ہار کی طرح ہے اور حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اس کا واسطہ یعنی اسکا درۃ یتیمہ -بے نظیر موتی- ہیں کہ جس کے حسن وجمال کی کوئی مثال ہی نہیں۔

بے شک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو ہر شی کے وجود سے پہلے نبوت دی گئی ارواح کی تخلیق کے وقت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انوار کے

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۱۶

ظہور کی ابتداء کے وقت آپ نے مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دی۔ جس طرح آپ نے آخر زمانے میں جسد عنصری کے تخلیق ہونے پر مخلوق کو دعوت دی ہے اور اسی مفہوم کو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی بھی واضح کرتا ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ سے آخر تک

پس تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح طیبات آپ پر ایمان لے آئیں پس آپ ابوالارواح اور یعسوب الارواح ہوئے۔

عارف باللہ سیدنا محی الدین ابن عربی، سیدنا تقی الدین سبکی اور سیدنا احمد عابدین۔رحمۃ اللہ علیہم۔کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔رسولان عظام کے بھی رسول ہیں صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور حضرات رسولان عظام علیہم السلام آپ کے نائب وخلیفہ ہونے کے اعتبار سے احکامِ الٰہیہ مخلوق تک پہنچانے والے ہیں

وَقَدْ تَكَلَّمَ تَقِيُّ الدِّيْنُ السُّبْكِيُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَقَرَّرَهُ بِرِسَالَةٍ مَخْصُوْصَةٍ ، وَيُؤَيِّدُ ذَالِكَ مَا قَدَّمْنَاهُ عَنِ الْعَارِفِ سَيِّدِيْ مُحْيِي الدِّيْنِ بْنِ الْعَرَبِيِّ ، وَكَيْفَ لَا ، وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ الرُّسُلِ ، الدَّاعِيْنَ الْخَلْقَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، الْقَائِمِيْنَ بِالنِّيَابَةِ عَنْهُ بِتَبْلِيْغِ الْاَحْكَامِ

الَّتِيْ شَرَعَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ ؟

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مفہوم پر کلام فرمایا ہے اور اپنے مخصوص رسالہ میں اسے ثبت فرمایا ہے اور اس کی تائید عارف باللہ سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ ارشاد مبارک ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے۔ایسا کیوں نہیں ہوسکتا جبکہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔رسولوں کے بھی رسول ہیں جو رسول مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے والے اور آپ کی نیابت میں قائم رہنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر جو اس نے لوگوں کیلئے مشروع فرمائے۔

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۳ صفحہ۴۱۶

درحقیقت حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہی داعی الی اللہ ہیں اور دیگر تمام انبیاء ورسل علیہم السلام آپ کی تبعیت میں مخلوق کو حق کی طرف بلانے والے ہیں، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے خلفاء ہیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی رسالت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق بشمول انبیاء کرام علیہم السلام کے عام ہے، ہر نبی علیہ السلام کو جو معجزہ نصیب ہوا وہ درحقیقت آپ کے نور سے ہی انہیں ملا ہے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- فضل وکرم کے سورج ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اس سورج کے سیارے ہیں

فَكَانَ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاعِياً بِالإِصَالَةِ ، وَجَمِيْعُ

الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ يَدْعُوْنَ الْخَلْقَ اِلَى الْحَقِّ عَنْ تَبْعِيَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا خُلَفَاءَهُ فِي الدَّعْوَةِ ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخَذَ الْمِيْثَاقَ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُمْ مِنْ اَتْبَاعِهِ ، فَرِسَالَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَّةٌ لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَاُمَمِهِمْ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وحِيْنَئِذٍ يَدْخُلُوْنَ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

وَاُرْسِلْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً . وَلِأَجْلِ ذَالِكَ يَكُوْنُ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِمَامُ الْبَوْصِيْرِيُّ فِي الْبُرْدَةِ :

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

اَيْ كُلُّ مُعْجِزَةٍ ظَهَرَتْ عَلٰى يَدِ رَسُوْلٍ مِنَ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنَّهَا ظَهَرَتْ بِوَاسِطَةِ نُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاقْتِبَاسِهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ ، فَهُوَ شَمْسُ فَضْلٍ وَهُمْ كَوَاكِبُهَا .

پس اصل میں داعی الی اللہ حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں اور تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم آپ کی اتباع میں مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں۔ پس تمام انبیاء کرام علیہم السلام دعوۃ میں آپ کے خلفاء ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد و پیمان لیا ہے کہ وہ حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے متبع ہیں۔ پس حضور- فداہ

ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کی رسالت تمام مخلوق، انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کو سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر یوم القیامۃ تک عام ہے۔پس اس وقت وہ داخل ہو جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وَاُرْسِلْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً ۔-مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے-کے ارشاد گرامی میں۔سیدنا امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ میں فرمایا:

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِھَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِہٖ بِھِمٖ

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا

یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمٖ

وہ تمام معجزات کو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام لیکر تشریف لائے وہ انہیں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے نور مبارک سے ملے ہیں کیونکہ آپ فضل وکرم کے سورج ہیں اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سیارے ہیں جو لوگوں میں تاریکیوں کے وقت اسی سورج کا نور بکھیرتے ہیں۔

یعنی ہر وہ معجزہ جو رسولان عظام علیہم السلام میں سے کسی رسول علیہ السلام کے ہاتھوں ظاہر ہوا تو درحقیقت وہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے نور پاک کے واسطہ سے ظاہر ہوا کیونکہ حضرات رسولان کرام علیہم السلام آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے نور سے فیض لیتے ہیں۔پس حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-فضل وکرم کا سورج ہیں اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام اس سورج کے سیارے ہیں۔

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۱۶

سیدنا شہاب الدین احمد رملی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا رسول بنایا گیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ ؑ سے متعلق عہد و پیمان لیا تھا

صَرَّحَ السُّبْکِیُّ فِیْ تَأْلِیْفٍ لَهُ بِاَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرْسِلَ اِلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ فَاسْتَدَلَّ عَلَیْهِ بِقَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : كُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ . وَقَوْلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ كَافَّةً. قال : وَلِهٰذَا اَخَذَ اللّٰهُ الْمَوَاثِیْقَ عَلَی الْأَنْبِیَاءِ كَمَا قَالَ تَعَالٰی : وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ

جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ o

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک تالیف میں صراحت فرمائی ہے کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف رسول بنایا گیا ہے اور آپ نے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے ارشادِ گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ . -میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے- سے استدلال فرمایا ہے اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے اس قول مبارک:

بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً . -مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے- سے بھی استدلال فرمایا ہے آپ -یعنی سیدنا سبکی رحمۃ اللہ علیہ- نے ارشاد فرمایا:

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لئے تھے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۴ صفحہ ۱۶۹

سورہ آل عمران:۸۱

ءَ اَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ o

اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔-اس کے بعد-فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اٹھالیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا-اللہ نے-فرمایا تو گواہ رہنا اور میں-بھی-تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

سیدنا شہاب الدین احمد رملی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ سیدنا آدم-علیہ السلام-کی تخلیق کے وقت حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-مرتبہ نبوت پر فائز تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لیا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان سے متقدم ہیں اور وہ ان کے نبی اور رسول ہیں

قَالَ السُّبْکِیُّ :

عَرَفْنَا بِالْخَبَرِ الصَّحِیْحِ حُصُوْلَ الْکَمَالِ مِنْ خَلْقِ آدَمَ لِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ اَعْطَاهُ النُّبُوَّةَ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ ، ثُمَّ أَخَذَ الْمَوَاثِیْقَ عَلَی الْأَنْبِیَاءِ لِیَعْلَمُوْا أَنَّهُ الْمُتَقَدِّمُ

عَلَيْهِمْ ، وَأَنَّهُ نَبِيُّهُمْ وَرَسُوْلُهُمْ ، وَفِيْ أَخْذِ الْمَوَاثِيْقِ وَهِيَ فِيْ مَعْنَى الْاِسْتِحْلَافِ ، وَلِذَالِكَ دَخَلَتْ لَامُ الْقَسَمِ فِيْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ، لَطِيْفَةٌ أُخْرٰى وَهِيَ كَأَنَّ اَيْمَانُ الْبَيْعَةِ الَّتِيْ تُؤْخَذُ أُخِذَتْ مِنْ هُنَا ، فَانْظُرْ هٰذَا التَّعْظِيْمَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَبِّهٖ ، فَالنَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ- نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ ، وَلِهٰذَا ظَهَرَ فِي الْآخِرَةِ جَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِهٖ ، وَفِي الدُّنْيَا كَذَالِكَ كَانَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ صَلّٰى بِهِمْ .

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہم حدیث صحیح سے پہچان گئے کہ ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ہی ان کے رب تعالیٰ کی طرف کمال حاصل ہو چکا تھا یہ کہ انہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرما دی تھی پھر تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لئے تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان سے متقدم ہیں اور وہ ان کے نبی اور رسول ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اور عہد و پیمان لینا یہ دراصل ان سے حلف لینا ہے اسی وجہ سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ میں لام قسم داخل ہوا۔

ایک اور نکتہ:

وہ یہ ہے کہ گویا بیعت پر حلف لینا یہیں سے اخذ کیا گیا ہے-پس اب دیکھئے حضور

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۴ صفحہ۱۶۹

سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیلئے اس تعظیم وتکریم کو ان کے رب تعالیٰ کی جانب سے پس حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نبی الانبیاء۔تمام نبیوں کے نبی۔ ہیں۔اسی وجہ سے قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ظاہر ہوں گے اور ایسے ہی دنیا معراج کی رات ہوا کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کروائی۔

-☆-

سیدنا شیخ المحدثین جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
سیدنا سلیمان بن سیدنا داود- علیہما السلام- کی انگوٹھی کا نقش
لا الہ اللہ محمد رسول اللہ تھا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ
نبیوں کے نبی اور ان کی طرف رسول ہیں- فداہ ابی وامی صلی
اللہ علیہ والہ وسلم- اور آپ فرشتوں کے بھی رسول ہیں

قَالَ الْجَلَالُ وَيَدُلَّ لِكَوْنِهٖ مُرْسَلاً اِلَى الْاَنْبِيَاءِ اَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِذَا تَقَرَّرَ اَنَّهُ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ، وَرَسُوْلُ اِلَيْهِمْ وَاَنَّهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَزِمَ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلاً اِلَى الْمَلَائِكَةِ وَاَنْ تَكُوْنَ مِنْ اَتْبَاعِهٖ .

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۴ صفحہ ۱۷۰

سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف رسول بنائے جانے پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ سیدنا سلیمان بن سیدنا داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ نبی الانبیاء۔تمام نبیوں کے نبی۔ ہیں اور ان کی طرف رسول ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں تو یہ بات لازم آتی کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔فرشتوں کی طرف بھی رسول ہوں اور فرشتے بھی آپ کے متبع ہوں۔

شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ کی نبوت تمام انبیاء کرام کی نبوتوں سے متقدم ہے

بَابُ خَصُوْصِيَّةِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - بِكَوْنِهٖ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِى الْخَلْقِ وَتَقَدُّمِ نُبُوَّتِهٖ وَاَخْذِ الْمِيْثَاقِ عَلَيْهِ.

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - کی خصوصیت کا باب:
سب نبیوں سے پہلے آپ کے پیدا کئے جانے اور آپ کی نبوت کے - سب انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت سے - پہلے ہونے اور آپ کیلئے - حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے - عہد و پیمان لینے کے ساتھ۔

الخصائص الکبری جلد ۱ صفحہ ۳

عاشقِ مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
سیدنا شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِهَا فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِہٖ بِھِمٖ

وہ تمام معجزات جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام لیکر تشریف لائے وہ انہیں حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور مبارک سے ملے ہیں۔

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ کَوَاکِبُهَا

یُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمٖ

آنحضرت۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔بزرگی کے آفتاب ہیں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب سے نور لینے والے سیارے ہیں۔سیارے لوگوں کو اس سورج کی روشنی تاریکی میں دیکھایا کرتے ہیں۔۔

قصیدہ بردہ شریف

عارف باللہ سید محمد نیک عالم شاہ-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام-علیہم السلام-کو جو معجزات مبارکہ ملے یا حضرات اولیاء کرام کو جو کرامات نصیب ہوئیں وہ سب حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے نورِ پاک کی ان پر بخشش وعطا کے طفیل ہے

جو جو ملے خوارق نبیاں یا ولیاں نوں بھائی
اوہ سبھ بخشش اوہناں اُتّے اوسے نور اُتم دی

شمس منور سرور عالم اوہ سبھ تارے اس دے
ظاہر کردے نور نبی دا اندر رات ظلم دی

قصیدہ طیبہ پنجابی

عارف کامل سیدنا مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات ملے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ کے نور پاک سے ملے ہیں

ہر چہ آوردند مجموع رسل از معجزات
آں ز نور مصطفیٰ آمد بایشاں لاجرم

تمام انبیاء کرام علیہم السلام جو بھی معجزات لے کر آئے وہ سب نورِ مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ سے لے کر آئے۔

قصیدہ مبارکہ فارسی

او بود خورشید فضل و دیگراں سیارگاں

روشنی سیارگاں ظاہر کنند اندر ظلم

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-فضل وکرم کے آفتاب عالمتاب ہیں اور دیگر انبیاء کرام-علیہم السلام- سیارے ہیں اور تاریکی میں سیارے آفتاب کی روشنی کو ظاہر کرتے ہیں۔

-☆-

سیدنا علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نورِ محمدی کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام-علیہم السلام- سے پہلے ہیں اور تمام رسولان کرام کو جو معجزات ملے وہ سب حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے نور پاک سے ملے ہیں

لَا يُقَالُ : كَيْفَ تَكُوْنُ الْمُعْجِزَاتُ الَّتِیْ اُتِیَ بِهَا الرُّسُلُ الْكِرَامُ لِاُمَمِهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ مَعَ اَنَّهُمْ مُتَقَدِّمُوْنَ عَلَيْهِ فِی الْوُجُوْدِ ؟ لِأَنَّا نَقُوْلُ : هُوَ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ مُتَقَدِّمٌ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ حَيْثُ النُّوْرِ الْمُحَمَّدِیِّ .

البردۃ بشرح الباجوری صفحہ ۹۶

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ:

وہ معجزات مبارکہ رسولان کرام علیہم السلام کو ان کی امتوں کیلئے دیئے گئے وہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نورِ پاک کے فیض سے کیسے قوع پذیر ہوئے جبکہ حضرات رسولان کرام علیہم السلام وجود میں آپ سے متقدم ہیں کیونکہ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نور محمدی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے متقدم ہیں۔

شارح بردہ علامہ خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جتنے معجزات مبارکہ ملے وہ سب ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک کی وجہ سے ملے ہیں

بِاَنْ يُّقَالَ نَبِيُّنَا خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ لِاَنَّ نَبِيَّنَا عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمْ وَكُلُّ مَنْ شَأْنُهٗ كَذَالِكَ فَهُوَ خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ .

یہ عقیدہ رکھا جائے گا کہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-جو ہمارے نبی ہیں وہ خیر الانبیاء کلھم -تمام انبیاء کرام-علیہم السلام سے بہتر وافضل ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ ہمارے نبی-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے نور پاک سے انہیں ملے جس کی یہ شان ہو وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و برتر ہے۔

شرح الخربوتی علی البردۃ صفحہ ۹۹

شارح بردہ سیدنا خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے وہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور اصلی کے فیض سے ملے ہیں اور حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- درحقیقت آپ کے نائب وخلیفہ ہیں

حَاصِلُ مَعْنَى الْبَيْتِ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اُتِىَ الرُّسُلُ وَالْاَنْبِيَاءُ مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ وَحَصَلَتْ تِلْكَ الْاٰيَاتُ الظَّاهِرَةُ وَالْمُعْجَزَاتُ الْبَاهِرَةُ مِنْ اَثَرِ نُوْرِهِ الْاَصْلِيِّ فَمُعْجَزَاتُ السَّابِقِيْنَ مُعْجِزَةٌ لَهٗ كَمَا اَنَّ كَرَامَاتِ اللَّاحِقِيْنَ كَرَامَةٌ لَهٗ فَالسَّابِقُوْنَ وَاللَّاحِقُوْنَ اِنَّمَا هُمْ فِى الْحَقِيْقَةِ لَهٗ نَائِبُوْنَ .

شرح الخربوتی علی البردۃ صفحہ۹۹،۱۰۰

اس شعر کا حاصل یہ ہے کہ:

تمام رسولان کرام اور انبیاء عظام علیہم السلام کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ سب آیات ظاہرہ اور معجزات باہرہ انہیں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے اصلی نور کے فیض سے ملے اور حاصل ہوئے پس انبیاء سابقین علیہم السلام کے معجزات درحقیقت حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا ہی معجزہ ہیں جسے بعد میں آنے والے اولیاء کرام کی کرامات آپ ہی کی کرامت ومعجزہ ہیں پس سابقین انبیاء کرام اور لاحقین اولیاء کرام سب درحقیقت حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے نائب ہیں۔

شارح بردہ سیدنا علامہ عمر بن احمد خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے نور پاک سے ملے ہیں کیونکہ دونوں جہاں میں جو کچھ ہے وہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے نور پاک سے ہے

فَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عُلِمَ اَنَّ كُلَّ اٰيٍ وَصَلَ اِلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ فَهُوَ مِنْ نُوْرِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِاَنَّ كُلَّ مَا فِى الْكَوْنَيْنِ مِنْ نُوْرِهٖ.

حدیث سیدنا جابر۔رضی اللہ عنہ۔کو ذکر فرمانے کے بعد سیدنا خربوتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شرح الخربوتی علی البردۃ صفحہ ۱۰۰

پس اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام تک جو بھی معجزات مبارکہ پہنچے پس وہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے نور پاک سے ہیں کیونکہ دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے نور پاک سے ہے۔

قائد المحدثین فی عصرہ سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا ایک اسم گرامی سیدنا فاتح علیہ الصلاۃ والسلام ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے رسول تھے

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا نام فاتح ہونا درست ہے کیونکہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے رسولوں کا آغاز کیا یعنی پیدائش میں آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- سب سے پہلے رسول تھے یا آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- شفاعت کرنے والوں میں سب سے پہلے ہوں گے۔

ان معانی کا قرینہ یہ ہے کہ یہ اسم دوسرے اسم خاتم کے ساتھ ملا ہوا -حدیث

اسماء النبی -صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم صفحہ ۴۱۰

میں-وارد ہے تو ان کے معانی بھی اسمائے مبارکہ اول اور آخر کی مانند ہوں گے۔

میں کہتا ہوں یہ تمام صفات سرکارِ دو عالم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی ذات پاک میں مجتمع ہیں۔

-☆-

مفسرِ قرآن اور محدثِ ذی شان سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ابتداء میں ہی نبی الانبیاء ہوئے جیسے شب معراج آپ امام الانبیاء ہوئے اور آپ قیامت کے دن شفیع الانبیاء ہوں گے

قَدْ وَرَدَ اَنَّهٗ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰى ، وَذَالِكَ لِظُهُوْرِ نُوْرِهٖ اَوَّلاً بَلْ وَلَا كَانَ وَجُوْدُ مَوْجُوْدٍ لَوْ لَا اَوَانُ هٰذَا فِى عَالَمِ الْاَرْوَاحِ قَبْلَ ظُهُوْرِ الْأَشْبَاحِ كَمَا يُشِيْرُ اِلَيْهِ قَوْلُهٗ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ : كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ، فَهُوَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ فِىْ عَالَمِ الْاِبْتِدَاءِ كَمَا صَارَ اِمَامَ الْأَنْبِيَاءِ فِىْ لَيْلَةِ الْإِسْرَاءِ وَيَكُوْنُ شَفِيْعَ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ اللِّقَاءِ حِيْنَ اجْتِمَاعُهُمْ تَحْتَ اللِّوَاءِ رَزَقَنَا

اللّٰهُ ذَالِكَ الْإِيْوَاء .

یقیناً یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے سب سے پہلے -اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں- بَلٰی کہا ایسا اولاً آپ کے نور پاک کے ظہور کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وقت کسی موجود-مخلوق- کا وجود تک نہ تھا ایسا عالم ارواح میں اجسام کے ظہور سے پہلے ہوا جیسے اسی جانب حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے پس آپ عالم ابتداء میں نبیوں کے نبی ہیں جیسے آپ لیلۃ المعراج میں امام الانبیاء ہوئے اور آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- قیامت کے دن شفیع الانبیاء ہوں گے جب ان کا لواء الحمد کے نیچے اجتماع ہوگا۔

تفسیر ملا علی القاری المسمی انوار القرآن واسرار العرفان جلد ۱ صفحہ ۳۰۳، ۳۰۴

سیدنا عبد الوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو دو مرتبہ علم عطا فرمایا گیا، ایک مرتبہ آدم علیہ الصلاۃ السلام کی تخلیق سے پہلے اور دوسری مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور سے پہلے

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کنت نبیا وآدم بین الماء والطین کے تحت فرمایا:

فَكُلُّ نَبِيٍّ تَقَدَّمَ فِيْ زَمَنِ ظُهُوْرِهٖ فَهُوَ نَائِبٌ عَنْهُ فِيْ بَعْثِهٖ بِتِلْكَ الشَّرِيْعَةِ وَيُوَيِّدُ ذَالِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ وَضَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَدَهٗ بَيْنَ ثَدَيَيَّ اَىْ كَمَا يَلِيْقُ بِجَلَالِهٖ فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اِذِالْمُرَادُ بِالْاَوَّلِيْنَ هُمُ الْاَنْبِيَاءُ الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْهُ فِى الظُّهُوْرِ عِنْدَ غَيْبَةِ جِسْمِهٖ الشَّرِيْفِ وَاَيْضَاحُ ذَالِكَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِىَ الْعِلْمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَرَّةً قَبْلَ ظُهُوْرِ

رِسَالَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَیْہِ اَوَّلاً مِنْ غَیْرِ جِبْرِیْلَ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْہِ بِہٖ جِبْرِیْلُ مَرَّۃً اُخْرٰی وَلِذَالِکَ قَالَ تَعَالٰی لَہٗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ : طٰہٰ اَیْ لَا تَعْجَلْ بِتِلَاوَۃِ مَا عِنْدَکَ مِنْہُ قَبْلَ اَنْ تَسْمَعَہٗ مِنْ جِبْرِیْلَ بَلِ اسْمَعْہُ مِنْ جِبْرِیْلَ وَاَنْتَ مُنْصِتٌ اِلَیْہِ کَاَنَّکَ مَا سَمِعْتَہٗ قَطُّ .

آپ کے زمانہ ظہور سے قبل ہر نبی اس شریعت میں جس کیلئے اس کو مبعوث کیا گیا تھا آپ کا نائب تھا اس بات کی تائید آپ کے اس قول سے ہوتی ہے جو حدیث کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ اپنی جلالت شان کے لائق میرے سینے پر رکھا مجھے اولین اور آخرین کے علوم کا علم ہو گیا۔ میں واقع ہوا ہے کیونکہ اولین سے مراد وہ انبیائے کرام ہیں جو آپ کے جسم شریف کے ظہور سے قبل آپ کی غیوبت میں پہلے ہو گزرے ہیں اس کی توضیح یہ ہے کہ آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو دو مرتبہ علم سے نوازا گیا ایک مرتبہ تخلیق آدم سے قبل اور ایک مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور سے قبل جیسے پہلے جبریل علیہ السلام کی وساطت کے بغیر آپ پر قرآن کو اتارا گیا پھر دوسری مرتبہ بواسطہ جبریل اتارا گیا اور اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہوا وحی مکمل ہونے سے پہلے آپ قرآن کی تلاوت میں عجلت سے کام نہ لیں یعنی جو قرآن آپکے پاس پہلے سے موجود ہے اس کو جبریل سے سننے سے قبل اس کی تلاوت میں جلدی نہ کریں بلکہ جبریل کی زبانی اس کو سنیں اور خود چپ رہیں گویا کہ آپ نے اسے سماعت ہی نہیں کیا۔

الیواقیت والجواہر

سیدنا شیخ ابوعثمان فرغانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حقیقت احمدیہ علیہ الصلاۃ والسلام ہی تمام انبیاء کی اصل ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام آپکی حقیقت کے اجزاوتفاصیل کی طرح ہیں حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو کافۃ للناس کیلئے رسول بنا کر بھیجا گیا تو کافۃ للناس میں تمام انبیاء ورسل، ان کی امتیں اور تمام متقدمین ومتاخرین داخل ہیں

وَلَمْ يَكُنْ دَاعِياً حَقِيْقَةً مِنَ الْاِبْتِدَاءِ اِلَى الْاِنْتِهَاءِ اِلَّا هٰذِهِ الْحَقِيْقَةُ الْاَحْمَدِيَّةُ الَّتِىْ هِىَ اَصْلُ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَهُمْ كَالْاَجْزَاءِ وَالتَّفَاصِيْلِ لِحَقِيْقَتِهٖ فَكَانَ دَعْوَتُهُمْ مِنْ حَيْثُ جُزْئِيَّتِهِمْ عَنْ خِلَافَةٍ مِنْ كُلِّهِمْ لِبَعْضِ اَجْزَائِهٖ وَكَانَتْ دَعْوَتُهٗ دَعْوَةُ الْكُلِّ لِجَمِيْعِ اَجْزَائِهٖ

اِلٰی کُلِّیَّتِهٖ ، وَالْاِشَارَةُ اِلٰی ذَالِکَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی :

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ . وَالْاَنْبِیَاءُ وَالرُّسُلُ وَجَمِیْعُ اُمَمِهِمْ وَجَمِیْعُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ دَاخِلُوْنَ فِی کَآفَّةِ النَّاسِ وَکَانَ هُوَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَاعِیًا بِالْاِصَالَةِ وَجَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ یَدْعُوْنَ الْخَلْقَ اِلَی الْحَقِ عَنْ تَبْعِیَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانُوْا خُلَفَاءَهٗ وَنُوَّابَهٗ فِی الدَّعْوَةِ وَفِی الْبُرْدَةِ :

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِهَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ کَوَاکِبُهَا

یُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

ابتداء سے لے کر انتہا تک داعی حقیقی، حقیقت احمد یہ ہے جو تمام انبیاء کرام کی اصل ہے اور انبیاء کرام اس حقیقت کے اجزاء اور تفاصیل -حصے- ہیں ۔ انبیاء کرام کی دعوت اجزاء ہونے کے لحاظ سے بعض اجزاء کی دعوت ہے جبکہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی دعوت سب انبیاء کی دعوت ہے کیونکہ یہ دعوت کل ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ . میں اسی عموم کی طرف اشارہ ہے۔انبیاء ورسل علیہم السلام اوران کی تمام امتیں اور تمام متقدمین اور متاخرین کافۃ الناس میں داخل ہیں۔ نبی مکرم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اپنے دونوں ادوار میں اصل اور مستقل نبی اور رسول ہونے کے لحاظ سے دعوت دینے والے تھے۔ دوسرے انبیاء ورسل علیہم السلام

حق کی طرف مخلوق کو دعوت دیتے تھے تو آپ کے نائب اور خلیفہ ہونیکی حیثیت سے اور آپ کی اتباع میں اسی لئے الداعی کا لقب صرف اور صرف آپ کے ہی شایان شان ہے۔

قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمٖ
فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

رسل کرام جتنے بھی معجزات لائے ہیں وہ سب آپ کے نور کی کرنیں ہیں بے شک آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- بزرگی کے آفتاب ہیں انبیاء کرام اس کے ستارے ہیں جو اندھیروں میں سورج کے انوار لوگوں پر بکھیرتے ہیں۔

-☆-

سید العشاق سیدنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے وجود مسعود کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی مختلف معجزات اور آپ کے وجود کا نور ظاہر ہو چکا تھا

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَلْمُرَادُ بِالنُّوْرِ الثَّانِيِّ هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى مَثَلُ نُوْرِهِ اَىْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَثَلُ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَانَ مُسْتَوْدَعًا فِى الْاَصْلَابِ كَمِشْكَاةٍ صِفَتُهَا كَذَا وَ اَرَادَ بِالْمِصْبَاحِ قَلْبُهُ وَبِالزُّجَاجَةِ صَدْرُهُ اَىْ كَاَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ لِمَا فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْحِكْمَةُ يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ اَىْ مِنْ نُوْرِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَظْهَرًا

وَنَسْلاً وَدَعْوَةً فَضَرَبَ الْمَثَلَ بِالشَّجَرَةِ الْمُبَارَكَةِ وَقَوْلُهُ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ اَىْ تَكَادُ نَبُوَّةُ مُحَمَّدٍ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ لِلنَّاسِ قَبْلَ كَلَامِهِ وَظَهَرَتْ اَنْوَاعُ مُعْجِزَاةِ دَعْوَتِهِ وَنُوْرُ وَجُوْدِهِ قَبْلَ وَجُوْدِهِ .

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دوسرے نور سے مراد اس مقام پر حضور سیدنا محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان مثل نورہ سے مراد نور محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہے پھر کہا نور محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی مثال جب اصلاب اور پشتوں میں ودیعت رکھا گیا تھا مشکوۃ کی طرح تھا جس کی شان یہ ہے مصباح سے مراد دِل اور زجاجہ سے مراد آپ کا سینہ اقدس ہے گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے کیونکہ سینہ اور دل اقدس ایمان اور حکمت سے لبریز ہے۔ جس دل کو شجرہ مبارکہ یعنی ابراہیم علیہ السلام کے نور سے روشن اور درخشاں کیا گیا ہے یہ نور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نور کا مظہر، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نسل اور دعا ہے جس کی شجرہ مبارکہ سے مثال دی گئی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیءُ سے مراد یہ ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت اس قدر درخشاں اور بلندی پر ہے کہ آپ کے اعلان نبوت سے قبل لوگوں کے سامنے ظاہر ہونیکی قوت رکھتی ہے اور آپ کے گوناگوں معجزات کی حالت یہ ہے کہ دعویٰ نبوت سے پہلے ہی ظاہر ہونے کی کیفیت میں ہیں اور آپ کے وجود کا نور آپ کی موجودگی سے قبل ظاہر ہو جانے کی طاقت رکھتا ہے۔

شفاء شریف جواہر البحار

سیدنا ابن حجر ھیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو رسالت عامہ سے سرفراز فرمایا گیا ہے، حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

فَتَكُوْنُ رِسَالَتُهُ عَامَّةً لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ ، فَهُوَ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ ، وَلِذَا كَانُوا كُلُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

پس حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی رسالت مبارکہ عام ہے تمام مخلوق کیلئے پس آپ نبی الانبیاء ۔تمام نبیوں کے نبی۔ ہیں اور اسی وجہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام قیامت کے دن آپ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء الحمد کے نیچے ہوں گے۔

المنح المکیۃ فی شرح الھمزیۃ صفحہ ۹۴

مفسرِ قرآن شارح بخاری ومسلم علامہ غلام رسول سعیدی زیدہ مجدہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمام ممکنات کیلئے فیضِ الٰہی کا واسطہ ہیں اسی لئے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا نورِ مبارک اول المخلوقات ہے

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ آپ تمام ممکنات پر ان کی صلاحیت کے اعتبار سے فیض الٰہی کیلئے واسطہ ہیں اسی لئے آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا نور اول المخلوقات ہے اور حدیث میں ہے:

اے جابر! سب سے پہلے اللہ نے تمہارے نبی کے نور کو پیدا کیا اور حدیث میں ہے کہ:

اللہ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

تبیان القرآن جلد ۷ صفحہ ۶۸۴

تمام مفسرین علیہم الرحمۃ والرضوان کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-
ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان،
اولیاء کرام ہوں یا انبیاء عظام-علیہم الصلاۃ والسلام-

اسی طرح مفسرین کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں خواہ فرشتوں کا عالم ہو، جنات کا عالم ہو، انسانوں کا عالم ہو اور خواہ انسانوں میں سے کافر ہوں، مسلمان ہوں، اولیاء ہوں یا انبیاء علیہم السلام ہوں آپ سب کیلئے رحمت ہیں اور خواہ حیوانوں کا عالم ہو، نباتات کا عالم ہو یا جمادات کا عالم ہو آپ ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں۔

تبیان القرآن جلد ۷ صفحہ ۶۸۴

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تمام انبیاء کرام-علیہم السلام-اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کیلئے رحمت ہیں

اور ابن القیم نے مفتاح السعادۃ میں لکھا ہے کہ:

اگر نبی نہ ہوتے تو جہان میں کوئی چیز کسی کو نفع نہ دیتی، نہ کوئی نیک عمل ہوتا، نہ روزی حاصل کرنے کا کوئی جائز طریقہ ہوتا اور نہ کسی حکومت کا قیام ہوتا اور تمام لوگ جانوروں اور درندوں کی طرح ہوتے، ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے۔ سو دنیا میں جو بھی خیر اور نیکی ہے وہ آثار نبوت سے ہے اور جو شر اور برائی ہے وہ آثار نبوت کے مٹ جانے یا چھپ جانے کی وجہ سے ہے۔ پس یہ عالم ایک جسم ہے اور نبوت اس کی روح ہے۔

تبیان القرآن جلد ۷ صفحہ ۶۸۴

ابتداءآفرینش سے لیکر قیامت تک جس کو بھی جونعمت ملتی ہے وہ آپ کی تقسیم سے ملتی ہے

مکلّف ہو یا غیر مکلّف انسان ہو، جن ہو یا فرشتہ ہو، حیوان ہو یا شجر ہو آپ سب کیلئے رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ہے اور آپ رحمۃ لعالمین ہیں جس جس چیز کیلئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے اس اس چیز کیلئے آپ رحمت ہیں وجود عین جود ہے اور ہر چیز کو وجود آپ کے واسطہ سے ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو عطا کرنے والا ہے اور آپ ہر چیز کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم صرف اس لئے نہیں تھی کہ آپ کے فرزند ارجمند کا نام قاسم تھا بلکہ ابوالقاسم کا معنی ہے سب سے زیادہ تقسیم کرنے والے اور ابتداء آفرینش عالم سے لے کر قیامت تک جس کو بھی جونعمت ملتی ہے وہ آپ کی تقسیم سے ملتی ہے۔ تمام دینی اور دنیاوی امور میں آپ ابتداء آفرینش عالم سے تقسیم کرنے والے ہیں۔

تبیان القرآن جلد ۷ صفحہ ۶۸۴

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خیر الخلق ہیں اور آپ کے کمال سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں اور آپ کے مرتبہ سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو منصب نبوت عطا فرما دیا تھا اور انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان لیا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ان سے مقدم ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول ہیں

وَالنَّبِیُّ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرَ الْخَلْقِ فَلَا کَمَالَ لِمَخْلُوْقٍ اَعْظَمُ مِنْ کَمَالِہٖ وَلَا مَحَلَّ أَشْرَفُ مِنْ مَحَلِّہٖ فَعَرَفْنَا بِالْخَبَرِ الصَّحِیْحِ حُصُوْلَ ذَالِکَ الْکَمَالِ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ لِنَبِیِّنَا - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - مِنْ رَبِّہٖ سُبْحَانَہٗ وَاَنَّہٗ أَعْطَاہُ النُّبُوَّۃَ مِنْ ذَالِکَ الْوَقْتِ ثُمَّ

اَخَذَ لَہُ الْمَوَاثِیْقَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ لِیَعْلَمُوْا اَنَّہُ الْمُقَدَّمُ عَلَیْھِمْ وَاَنَّہُ نَبِیُّھُمْ وَرَسُوْلُھُمْ وَفِی اَخْذِ الْمَوَاثِیْقِ وَھِیَ فِی مَعْنَی الاِسْتِخْلَافِ وَلِذَالِکَ دَخَلَتْ لَامُ الْقَسَمِ فِیْ۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہ ۔ الْآیَة. وَھِیَ کَأَنَّھَا اَیْمَانُ الْبَیْعَةِ الَّتِی تُؤْخَذُ لِلْخُلَفَاءِ وَلَعَلَّ اَیْمَانُ الْخُلَفَاءِ اُخِذَتْ مِنْ ھُنَا .

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی شان یہ ہے کہ آپ خیر الخلق ہیں لہٰذا کسی مخلوق کا کمال آپ کے کمال سے برتر نہیں اور نہ کسی کا مقام آپ کے مقام سے اعلیٰ تر۔

یہ بات ہم نے صحیح حدیث کے ذریعے جانی کہ یہ کمال آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے حاصل تھا جسے حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عطا فرمایا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لئے تاکہ وہ سب جان لیں کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ان پر مقدم ہیں اور آپ ان کے بھی نبی اور رسول ہیں اور اللہ عزوجل نے جو عہد اور میثاق لیا ہے اس میں آپ ہی کا خلیفہ بنانا بیان کیا گیا ہے اور اس کا مقصود آپ ہی کی ذات ہے اسی بناء پر آیہ کریمہ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہ الْآیَة میں لام قسم کیلئے آیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے جو عہد و پیمان لیا گیا گویا وہ اس بیعت کی مانند ہے جو خلفاء کے نائبوں سے بوقت استقرار خلافت لی جاتی ہے اور عین ممکن ہے کہ نائبین سے جو حلف لیا جاتا ہے اس کی اصل یہی ہو۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ ۶

جامع المعقول علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اپنی روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے

وَنَبِيُّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَبِيًّا فِيْ نَشْأَتِهِ الرُّوْحَانِيَّةِ لِلْاَرْوَاحِ وَمُتَوَسِّطًا فِيْ تَعْيِيْنِ حِصَصِ كَمَالَاتِهِمُ الرُّوْحَانِيَّةِ الَّتِيْ بِحَسْبِهَا يَظْهَرُ كَمَالَاتُهُمُ الْجِسْمَانِيَّةِ كَمَا يُرْوٰى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ.

اور ہمارے نبی۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اپنی روحانی حالت میں ارواح کیلئے نبی تھے اور روحانی کمالات کے حصص کے تعین میں آپ ہی واسطہ اور وسیلہ تھے جو کمالات ان سے عالم اجسام میں ظاہر ہوئے جیسے کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے مروی ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور مسعود کو پیدا فرمایا۔

حاشیہ شرح المواقف جلد ۸ صفحہ ۲۵۰

محدثِ کبیر سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-عالم ارواح میں صرف علم الٰہی میں نبی نہیں تھے بلکہ آپ اس عالم میں بھی حقیقۃً وصفِ نبوت سے سرفراز تھے

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ، كُنَّا نَظُنُّ أَنَهُ بِالْعِلْمِ فَبَانَ أَنَّهُ زَائِدٌ عَلٰى ذَالِكَ مَا شَرَحْنَاهُ .

حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا ارشاد گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

الخصائص الکبری للسیوطی صفحہ ٦

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

اس کا مطلب پہلے ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ صرف علم الٰہی میں نبی تھے پھر ہم پر ظاہر ہوا کہ معاملہ اس سے زائد ہے جس کی ہم نے تشریح کر دی ہے یعنی حضور۔فداہ ابی وامّی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔صرف علم الٰہی میں نبی نہیں تھے بلکہ آپ اس وقت، عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے۔

سبحان اللہ! حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم۔کا کیا مقام رفیع ہے کہ آپ لباس اولین میں بھی ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مقدسہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے حقائق سے سبقت و بازی لے گئی جیسے آپ آخر میں ظاہر و باھر ہوئے آپ کے سر انور پر رحمۃً للعالمینی کا تاج چمکتا ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام جلنے سے اور موسیٰ علیہ السلام غرق ہونے سے آپ ہی کی برکت ورحمت سے بچ گئے

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوفٌ رَّحِيْمٌ O سورہ توبہ:۱۲۸

فَيَا سَعَادَةَ اَهْلِ هٰذَا الْمَقَامِ الْأَنِيْقِ ، وَلَقَدْ ظَهَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِبَاسِ الْأَوَّلِيْنَ ، وَسَبَقَتْ حَقِيْقَتُهُ حَقَائِقَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ،

كَمَا هُوَ ظَاهِرٌ بِالآخِرِيْنَ ، فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ، وَلِهٰذَا نَجَا بِهٖ إِبْرَاهِيْمُ مِنَ الْحَرِيْقِ ، وَمُوْسٰى مِنَ الْغَرِيْقِ .

یقیناً تمہارے پاس تشریف لائے تمہیں میں سے عظیم الشان رسول۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمہارا مشقت میں پڑ جانا ان پر گراں گزرتا ہے وہ تمہارے۔بھلائی و نجات کے۔حریص ہیں اور مومنوں پر رؤوف ورحیم ہیں۔

سبحان اللہ! اس مقام انیق ورفیع پر فائز ذات اقدس۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کیلئے کیا سعادت وخوش بختی ہے! یقیناً حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اولین کے لباس میں ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مبارکہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کی حقیقتوں سے سبقت لے گئی جیسے آپ آخرین میں ظاہر ہوئے تو حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں اسی لئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام آپ ہی کی برکت سے۔نار نمرود میں۔جل جانے سے بچ گئے اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام غرق ہونے سے محفوظ رہے۔

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۳ صفحہ۳۲۳

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے فیض سے تمام انبیاء کرام، مرسلین عظام اور ملائکہ مقربین کو ظاہر و پیدا فرمایا

اِذْ هُوَ مِنْ فَيْضِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَزَ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ، وَعَزَّ جَمَالُهُ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، وَالْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ .

رب تعالیٰ جل جلالہ وعز جمالہ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے فیض سے تمام انبیاء ومرسلین اور ملائکہ مقربین کو ظاہر و پیدا فرمایا۔

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۳۷۲

تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے خلفاء ہیں ان میں سے ہر ایک حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے دریائے نور میں تیرنے والا اور آپ کے سمندر رحمت سے مدد لینے والا ہے اور حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام دوائر خیرات، رسالات ونبوات، حقائق عیانیہ اور اسرار توحید کے جامع ہیں

وَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صُوْرَةُ تَفْصِيْلِهِ وَخُلَفَاؤُهُ، وَمَظَاهِرُ تَعَيُّنَاتِهِ ؟ فَمَا مِنْهُمْ اِلَّا وَهُوَ سَابِحٌ فِيْ نُوْرِهِ، وَمُسْتَمِدٌّ مِنْ بَحْرِهِ كُلٌّ عَلٰى حَسْبِ مَقَامِهِ كُلَّ خَيْرٍ وَبَرْكَةٍ، وَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْتَدَّ الْوَجُوْدُ كُلُّهُ كَمَا امْتَدَّتِ الشَّجَرَةُ مِنَ الْبَزْرَةِ، فَهُوَ - صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ اَصْلُ الْوُجُوْدِ وَاَقْرَبُ مَوْجُوْدٍ وَیَعْسُوْبُ الْاَرْوَاحِ ، وَھُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّوْحُ الْاَعْظَم ، وَآدَمُ الْاَکْبَرُ ذُوالْکَلِمَۃِ الْجَامِعَۃِ وَالرِّسَالَۃِ الْمُحِیْطَۃِ ، وَھُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَامِعُ لِلْخَلْقِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْجَامِعُ لِدَوَائِرِ الْخَیْرَاتِ وَالرِّسَالَاتِ وَالنُّبُوَّاتِ وَالْحَقَائِقِ الْعَیَانِیَۃِ ، وَاَسْرَارِ التَّوْحِیْدِ الرَّبَّانِیَّۃِ .

اور وہ حضرات انبیاء کرام علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام آپ کی صورت مبارکہ کی تفصیل اورآپ کے خلفاء ہیں اورآپ کے تعینات کے مظاہر ہیں۔ان میں سے ہر ایک آپ کے دریائے نور میں تیرنے والا ہےاورآپ کے سمندر سے مدد لینے والا ہے ہر ایک ایک اپنے مقام ومرتبہ کے موافق ، اور آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- سے ساری موجودات کا وجود ظاہر ہوا جیسے بیج سے درخت ظاہر ہوتا ہے۔

پس حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- وجود کا اصل اور موجود میں سب سے زیادہ مقرب اور یعسوب الارواح ہیں اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- روح اعظم ،آدم اکبر،الکلمۃ الجامعہ اور ایسی رسالت والے ہیں جو تمام عالمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام مخلوق کے جامع اورآپ خیرات ورسالات اور نبوات کے دوائر کے جامع ہیں اور حقائق عیانیہ اور اسرار توحید ربانیہ کے منبع ہیں۔

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۰۵

سیدنا شیخ ابراہیم کورانی اور سیدنا شیخ عارف قشاشی رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت مبارکہ لوح وقلم وغیرھما کی تخلیق سے پہلے کی ہے یعنی اس زمانہ مبارکہ سے ہے جب آپ کی روح پاک مقام قربِ الٰہی جل جلالہ پر فائز تھی

قَالَ الشَّیْخُ اِبْرَاهِیْمُ الْکُوْرَانِیُّ :

وَاَمَّا عَلٰی مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ شَیْخُنَا یَعْنِي الْعَارِفَ الْقَشَاشِيَّ مِنْ اَنَّ نُبُوَّتَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ سَابِقَةً عَلٰی خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَمَا بَعْدَهُمَا ، فَلَعَلَّ الْمُرَادَ الزَّمَنُ الْمُتَقَدِّمُ عَلٰی حِیْنَ اِقَامَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقَامِ الْقُرْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۱۵

سیدنا شیخ ابراہیم کورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہمارے شیخ یعنی عارف قشاشی رحمۃ اللہ علیہ کا مذھب یہ ہے کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نبوت مبارکہ لوح وقلم اور مابعد کی تخلیق سے پہلے کی ہے شاید اس سے مراد وہ متقدم زمانہ ہے جب آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔قربِ الٰہی جل جلالہ کے مقام ومرتبہ پر فائز تھے واللہ اعلم۔

حافظ الحدیث سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت و رسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اوران کی امتیں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی ہی امت ہیں

فَتَكُوْنُ نُبُوَّتُهُ وَرِسَالَتُهُ عَامَّةٌ لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنْ زَمَنِ آدَمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَتَكُوْنُ الْاَنْبِيَاءُ وَاُمَمُهُمْ مِنْ اُمَّتِهٖ ، قَدْ جَاءَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ ، فَتَكُوْنُ الْاِشَارَةُ بِقَوْلِهٖ : كُنْتُ نَبِيًّا اِلٰى رُوْحِهِ الشَّرِيْفَةِ اَوْ اِلٰى حَقِيْقَتِهٖ ، فَعَرَفْنَا بِالْخَبْرِ الصَّحِيْحِ حَصُوْلَ ذَالِكَ الْكَمَالِ مِنْ قَبْلِ آدَمَ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَبِّهٖ سُبْحَانَهُ وَاَنَّهُ اَعْطَاهُ النُّبُوَّةَ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ هُوَ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ .

پس حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی نبوت ورسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر یوم القیامۃ تک تمام مخلوق کو شامل ہے۔حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اوران کی امتیں آپ ہی کی امت ہیں۔حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارواح کو اجسام سے پہلے پیدا فرمایا ہے تو حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا ارشادگرامی:

کنت نبیا آپ کی روح شریفہ اور حقیقۃ مقدسہ کی طرف اشارہ ہے۔پس ہمیں صحیح حدیث سے معلوم ہوگیا کہ ہمارے نبی-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو یہ کمال -کمال نبوت ورسالت- ان کے ربّ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے حاصل ہو چکا تھا اور اللہ جل جلالہ نے آپ کو اس وقت ہی نبوت عطا فرما دی تھی۔پس نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-تمام نبیوں کے نبی ہیں۔

الخصائص کبری،۱/۴،۵

شارح بردہ علامہ بیجوری -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
گزشتہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نائب وخلیفہ ہیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- گزشتہ امتوں کے بھی رسول ہیں

وَظَاهِرُ هٰذَا الْبَيْتِ : اَنَّهٗ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - مُرْسَلٌ لِلْاُمَمِ السَّابِقَةِ، لٰكِنْ بِوَاسِطَةِ الرُّسُلِ، فَهُمْ نُوَّابٌ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِهٰذَاقَالَ الشَّيْخُ السُّبْكِيُّ وَمَنْ تَبِعَهٗ اَخْذًامِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا

مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○

قصیدہ مبارکہ کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-گزشتہ امتوں کے بھی رسول ہیں لیکن رسولان کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے واسطہ سے ہیں وہ رسول حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے نائب وخلیفہ ہیں اور یہی مفہوم بیان فرمایا ہے علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اوران کے تبعین نے اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○

اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔-اس کے بعد-فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور اٹھالیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا-اللہ نے-فرمایا تو گواہ رہنا اور میں-بھی-تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

البردۃ بشرح الباجوری صفحہ ۹۶

تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نور سے ہی فیض حاصل کیا ہے کیونکہ آپ کا نور پاک تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے متقدم ہے

وَلِذَا شَبَّهَهٗ بِالشَّمْسِ الظَّاهِرِ نُوْرُهَا ظُهُوْراً تَامّاً ، مُزِيْلاً لِجَمِيْعِ الظُّلَمِ بِالْكُلِّيَّةِ . وَلَمَّا لَمْ يَبْقَ مَعَ الشَّمْسِ عِنْدَ ظُهُوْرِهَا اَثْرُ الشَّيْءِ مِنَ الْكَوَاكِبِ ، كَذَالِكَ آيَاتُهٗ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ - وَشَرِيْعَتُهٗ ؛ لَمَّا بَدَتْ نَسَخَتْ سَائِرَ الشَّرَائِعِ . لَا يُقَالُ هُوَ مُتَأَخِّرُ الْوُجُوْدِ عَنْهُمْ وَأَنْوَارُ كُلٍ مِنْهُمْ مُتَقَدِّمٌ عَلَيْهِ ، فَكَيْفَ يَسْتَمِدُّ اَنْوَارُهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ ؟ لِأَنَّا نَقُوْلُ نُوْرُهٗ مُتَقَدِّمٌ وَاِنْ تَأَخَّرَ وُجُوْدُ ذَاتِهٖ .

اور اسی لئے حضرت علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ

الذخر والعدۃ فی شرح البردۃ صفحہ ٦٠

علیہ والہ وسلم - کو سورج سے تشبیہہ دی ہے جس کا نور مکمل طور پر ظاہر و باہر ہے اور ظلمات کو کلیتہً زائل کرنے والا ہے اور جب سورج کے ظہور کے ساتھ کواکب و سیارگان کا کچھ بھی اثر باقی نہیں رہتا ایسے حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے معجزات مبارکہ اور شریعت مطہرہ ہے جب آپ کی شریعت مطہرہ ظاہر ہوئی تو تمام پہلی شریعتیں منسوخ ہوگئیں ایسا نہیں کہا جائے گا کہ آپ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا وجود مبارک ان سے متاخر ہے اور ان میں سے ہر ایک کے انوار متقدم ہیں تو کیسے ان کے نور نے آپ کے نور پاک سے مدد واعانت حاصل کی کیونکہ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نور پاک ان سے متقدم ہے اگرچہ آپ کا وجودِ ذات ان سے متاخر ہے۔

صاحبِ تفسیر کبیر سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبِ مرقاۃ سیدنا ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اپنی ولادت کے دن سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ حدیث پاک کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ عالم ارواح میں بھی وصف نبوت سے متصف تھے

فِیْهِ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّ نُبُوَّتَهُ لَمْ تَكُنْ مُنْحَصِرَةٌ فِیْمَا بَعْدَ الْاَرْبَعِیْنَ كَمَا قَالَهُ جَمَاعَةٌ بَلْ اِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّهُ مِنْ یَوْمِ وِلَادَتِهٖ مُتَّصِفٌ بِنَعْتِ النُّبُوَّةِ بَلْ یَدُلُّ حَدِیْثُ كُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ عَلٰی اَنَّهُ مُتَّصِفٌ بِوَصْفِ النُّبُوَّةِ فِیْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ .

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں یہ دلیل موجود ہے کہ چالیس سال کے بعد آپ کی نبوت منحصر نہیں۔یعنی یہ درست نہیں کہ۔چالیس سال کے بعد آپ کو نبی بنایا گیا جیسا کہ ایک جماعت کا قول ہے بلکہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ روز ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف ہیں بلکہ حدیث کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ دلالت کرتی ہے کہ آپ عالم ارواح میں بھی وصف نبوت سے متصف تھے۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو بچپن میں ہی بے لباس ہو کر چلنے سے منع کر دیا گیا

امام بیہقی نے سیدنا عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- کی روایت سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ:

جب قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی تو دو دو آدمیوں پر مشتمل افراد کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے ساتھی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عباس کا بیان ہے کہ:

لوگوں نے اپنے ازار اتارے ہوئے تھے، ازار پتھر کے نیچے رکھ کر لا رہے تھے۔ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے بھی اپنا ازار اتار کر کندھے پر رکھا ہوا تھا اور آپ میرے آگے آگے جا رہے تھے۔ اچانک آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- گر پڑے اور منہ کے بل گرے، میں نے اپنا پتھر پھینک دیا اور دوڑتا ہوا آپ

کے پاس آیا آپ ٹکٹکی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی:

کیا ہوا؟ آپ اٹھے اور ازار باندھا اور فرمایا:

اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَمْشِیَ عُرْیَانًا .

مجھے بے لباس ہو کر چلنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

صحیحین میں واقعہ عبد الرزاق کی زبانی بیان ہوا ہے:

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کو بچپن میں ازار اتار کر چلنے سے منع کیا گیا۔

سوال یہ ہے کہ یہ کس نے منع کیا؟ جواب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا یہ بھی آپ کے پیدائشی طور پر نبی ہونے کی دلیل ہے ہمارے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہوتے ہی نہیں بلکہ عالم ارواح سے ہی منصبِ نبوت پر سرفراز فرمایا ہے۔

البدایہ والنہایہ: جلد۲، صفحہ ۲۶۷

علامہ عبدالحی لکھنوی کا عقیدہ

حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے چاند جھولے میں کلام کرتا تھا اور آپ جب شکم مادر میں تھے لوحِ محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز سن لیتے تھے

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا اور آپ ان دنوں چہل روزہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

مادرِ مشفقہ نے میرا ہاتھ مضبوط باندھ دیا تھا اس کی اذیت سے مجھے رونا آتا تھا اور چاند منع کرتا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

آپ ان دنوں چہل روزہ تھے یہ حال کیوں کر معلوم ہوا فرمایا:

لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا، بلفظہ

مجموعۃ الفتاوی: جلد ۲ صفحہ ۹۷ مطبوعہ یوسفی واقع لکھنو

سیدنا امام العشاق قاضی عیاض مالکی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی ولادت باسعادت کے وقت معجزات وخوارق کا ظہور آپ کی نبوت ورسالت پر دلالت کرتا ہے

ـ وَمِنْ ذَالِكَ ـ اَیْ مِمَّا یَدُلُّ عَلٰی نُبُوَّتِهٖ وَرِسَالَتِهٖ ـ مَا ظَهَرَ مِنَ الْاٰیَاتِ ـ اَیْ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ ـ عِنْدَ مَوْلِدِهٖ ـ اَیْ قُرْبَ وِلَادَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ـ وَمَا حَکَتْهُ ـ اَیْ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبٍ اَنَّهَا اتیت فَقِیْلَ لَهَا قَدْ حَمَلْتِ بِسَیِّدِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَاِذَا خَرَجَ فَقُوْلِیْ اُعِیْذُهُ بواحد مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ ـ وَکَوْنُهُ رَافِعًا رَاْسَهُ ـ اَیْ لِلدُّعَاءِ ـ عِنْدَ مَا وَضَعَتْهُ شَاخِصًا بِبَصَرِهٖ اِلَی السَّمَاءِ ـ کَمَا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ مُرْسَلاً ـ وَمَا رَاَتْهُ

۔اَیْ اُمُّہٗ ۔ مِنَ النُّوْرِ الَّذِیْ خَرَجَ مَعَہٗ عِنْدَ وِلَادَتِہٖ ۔ حَتّٰی رُؤِیَتْ قُصُوْرُ بُصْرٰی کَمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ عَنِ الْعِرْبَاضِ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ ۔وَمَا رَاَتْہُ اِذْ ذَاکَ ۔ اَیْ وَقْتَ وِلَادَتِہٖ ۔ اُمُّ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ ۔ اَیِ الثَّقَفِیِّ ۔ مِنْ تَدَلِّی النُّجُوْمِ ۔ اَیْ تَنَزُّلِھَا وَدُنُوِّھَا تَبَرُّکًا بِحَضْرَتِہٖ ۔ وَظُھُوْرُ النُّوْرِ ۔ اَیِ الَّذِیْ سَطَعَ مِنْہُ بِاَشِعَّتِہٖ ۔ عِنْدَ وِلَادَتِہٖ حَتّٰی مَا تَنْظُرُ ۔ اَیْ اُمُّ عُثْمَانَ ۔ اِلَّا النُّوْرَ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا النُّوْرَ کَمَا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَالطِّبْرَانِیُّ عَنِ ابْنِھَا عَنْھَا ۔

آپ کی نبوت اور رسالت پر دلائل میں سے وہ خوارق عادات بھی ہیں جن کا ظہور قرب ولادت باسعادت کے وقت ہوا ان میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو آمنہ بنت وھب نے روایت کیا ہے کہ:

اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن	جلد ۸	صفحہ ۳۸۳	مختصراً
الموسوعۃ القرآنیۃ	جلد ۱	صفحہ ۲۴	مختصراً
الحاوی فی تفسیر القرآن الکریم کاملا	جلد ۲۵	صفحہ ۶۶	مختصراً
تتمۃ اضواء البیان للشیخ عطیۃ محمد سالم	جلد ۲	صفحہ ۶	مختصراً
شعب الایمان للبیہقی	جلد ۲	صفحہ ۵۱۴	مختصراً
سیرۃ ابن اسحاق	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲	مختصراً
دلائل النبوۃ للبیہقی موافقا للمطبوع	جلد ۱	صفحہ ۸۲	مختصراً
دلائل النبوۃ للبیہقی موافقا للمطبوع	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱	مختصراً
مرقات المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح	جلد ۹	صفحہ ۳۶۸۵ / بالفاظ مختلفۃ	

آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس امت کے سردار سے حاملہ ہیں جب دنیا میں آئے تو یہ کہنا کہ ہر حاسد کے شر سے میں اس کو اللہ وحدہ کی پناہ میں دیتی ہوں اور جو آپ کی ولادت باسعادت کے وقت حاضر تھے انہوں نے عجیب قسم کے واقعات بیان کیے ہیں کہ ولادت باسعادت جب ہو چکی تو آپ اپنا سر مبارک اوپر اٹھائے ٹکٹکی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے جیسا کہ امام بیہقی نے امام زھری سے حدیث مرسل روایت کی ہے:

آپ کی والدہ ماجدہ نے ولادت کے وقت دیکھا کہ آپ کے ہمراہ ایک ایسا نور نکلا ہے جس کی روشنی میں بصریٰ کے محلات دیکھ لئے جیسا کہ امام احمد اور محدث بیھقی نے عرباض بن ساریہ اور ابوامامہ سے روایت کیا ہے:

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ نے بوقت ولادت دیکھا کہ ستارے قریب آگئے ہیں یعنی آپ کے دربار اقدس سے حصول تبرک کیلئے قریب ہو گئے ہیں اور ایک ایسا نور چمکا جس کی چمک سے ام عثمان کو ہر طرف نور ہی نور دکھائی دینے لگا۔ایک روایت میں ہے کہ:

اس نور نے ہر شیء کو منور کر دیا ہے جیسا کہ محدث بیہقی اور طبرانی نے حضرت عثمان سے ان کی والدہ کی زبانی روایت کیا ہے۔

-☆-

سندالمحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور فخرالمفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے یوم ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اس وقت بھی وصفِ نبوت سے متصف تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام رُوح وجسم کے درمیان تھے

قَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

اَلْحَقُّ اَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الرِّسَالَةِ مَا كَانَ عَلٰى شَرْعِ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ مِنَ الْحَنْفِيَّةِ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اُمَّةَ نَبِيٍّ قَطُّ لٰكِنَّهُ كَانَ فِي مَقَامِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ وَكَانَ يَعْمَلُ بِمَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ ظَهَرَ عَلَيْهِ فِي مَقَامِ نُبُوَّتِهِ بِالْوَحْيِ الْخَفِيِّ

وَالْكُشُوْفِ الصَّادِقَةِ مِنْ شَرِيْعَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرِهَا كَذَا نَقَلَهُ الْقَوْنَوِيُّ فِيْ شَرْحِ عُمْدَةِ النَّسَفِيِّ وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ نُبُوَّتَهُ لَمْ تَكُنْ مُنْحَصِرَةً فِيْمَا بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ كَمَا قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهُ مِنْ يَوْمِ وِلَادَتِهِ مُتَّصِفٌ بِنَعْتِ نُبُوَّتِهٖ بَلْ يَدُلُّ حَدِيْثُ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ عَلٰى اَنَّهُ مُتَّصِفٌ بِوَصْفِ النُّبُوَّةِ فِي عَالَمِ الْاَرْوَاحِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَشْبَاحِ وَهٰذَا وَصْفٌ خَاصٌّ لَهُ لَا اَنَّهُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى خَلْقِهِ النُّبُوَّةِ وَاسْتِعْدَادِ لِلرِّسَالَةِ .

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حق بات یہ ہے کہ محمد -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- رسالت سے قبل کسی نبی کی شریعت پر نہ تھے، محققین حنفیہ کے نزدیک یہی مذہب مختار ہے اس لئے کہ آپ کبھی بھی کسی نبی کے امتی نہیں تھے لیکن آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- رسالت سے قبل مقام نبوت میں تھے مقام نبوت پر فائز ہونے کی وجہ سے وحی اور انکشافات صادقہ کے ذریعے جو حق بات شریعت ابراہیمی سے یا کسی اور نبی کی شریعت سے آپ کے سامنے ظاہر ہوتی اس پر عمل فرماتے، شرح عمدۃ النسفی میں امام قونوی نے یہی نقل فرمایا ہے اور اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ آپ کی نبوت چالیس سال کے بعد میں منحصر نہیں جیسا کہ ایک جماعت کا قول ہے بلکہ اس میں اشارہ ہے کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- یوم

شرح الفقہ الاکبر للعلامۃ علی القاری = ۱۸۰/
مطبع دار البشائر الاسلامیۃ

ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف ہیں بلکہ حدیث كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ دلالت کرتی ہے آپ عالم ارواح سے ہی وصف نبوت کے ساتھ متصف چلے آرہے ہیں جبکہ اجساد موجود نہ تھے اور عالم ارواح سے نزول وحی تک وصف نبوت سے متصف چلے آنا یہ آپ کا ہی خاصہ ہے اس حدیث کا یہ معنی نہیں کہ آپ کو نبی بنایا جائے گا اور رسالت کی استعداد بھی آپ کی حقیقت مقدسہ میں ودیعت رکھی گئی ہے۔

عارف باللہ سیدنا عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- تمام انبیاء کرام -علیہم الصلاۃ والسلام- اور اولیاء عظام -علیہم الرحمۃ والرضوان- کی امداد فرمانے والے ہیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے انوار رسالت بعثت مبارکہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جاری وساری ہیں

اِنَّ مُسْتَمَدَّ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مِنْ رُوْحِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ هُوَ قُطْبُ الْاَقْطَابِ فَهُوَ مُمِدٌّ لِجَمِيْعِ النَّاسِ اَوَّلاً وَآخِراً فَهُوَ مُمِدٌّ كُلِّ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ سَابِقٍ عَلٰى ظُهُوْرِهٖ حَالَ كَوْنِهٖ فِى الْغَيْبِ وَمُمِدٌّ اَيْضًا لِكُلِّ وَلِيٍّ لَا حِقٍ بِهٖ فَيُوْصِلُهٗ بِذَالِكَ الْاِمْدَادِ اِلٰى مَرْتَبَةِ كَمَالِهٖ فِىْ حَالِ كَوْنِهٖ مَوْجُوْداً فِى عَالِمِ الشَّهَادَةِ وَفِىْ حَالِ

كَوْنِهٖ مُنْتَقِلاً اِلَى الْغَيْبِ الَّذِىْ هُوَ الْبَرْزَخُ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ فَاِنَّ اَنْوَارَ رِسَالَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُنْقَطِعَةٌ عَنِ الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَالْمُتَأَخِّرِيْنَ .

بے شک تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے مدد لینے کا مقام حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی روح مبارکہ ہے کیونکہ آپ ہی قطب الاقطاب ہیں۔ پس آپ ہی تمام اولین وآخرین انسانوں کی مدد فرمانے والے ہیں۔ پس آپ ہر نبی علیہم السلام اور ہر ولی علیہم الرحمۃ والرضوان جو آپ کے ظہور سے قبل جبکہ آپ عالم غیب میں تھے مدد واعانت فرمانے والے ہیں اور اسی طرح آپ ہر اس ولی کی مدد فرمانے والے ہیں جو آپ کے بعد آنے والا ہے پس یہی امداد اسے اس کے مرتبہ کمال تک پہنچاتی ہے جبکہ آپ عالم شھادۃ میں موجود اور آپ کے عالم غیب میں منتقل ہونے کی حالت میں بھی جو عالم برزخ اور دارِ آخرت ہے کیونکہ آپ کے انوار رسالت ونبوت جاری وساری ہے متقدمین ومتاخرین کے تمام عالم میں۔

-☆-

الیواقیت والجواہر للشعرانی = ۳۳۹/

عارف باللہ سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کو تمام انبیاء کرام -علیہم الصلاۃ والسلام- سے پہلے نبوت عطا فرما دی گئی

فَاِنْ قُلْتَ : فَلِمَ قَالَ : كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَلَمْ يَقُلْ : كُنْتُ اِنْسَانًا اَوْ كُنْتُ مَوْجُوْدًا .

اگر تم یہ کہو کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے كُنْتُ نَبِيًّا کیوں فرمایا: كُنْتُ اِنْسَانًا یا كُنْتُ مَوْجُوْدًا کیوں نہیں فرمایا؟

فَالْجَوَابُ : اِنَّمَا خَصَّ النُّبُوَّةَ بِالذِّكْرِ دُوْنَ غَيْرِهَا اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهُ اُعْطِيَ النُّبُوَّةَ قَبْلَ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النُّبُوَّةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ الشَّرْعِ

الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر 2/338

الْمُقَدَّرِ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ تَعَالٰى .

اس کا جواب ارشاد یہ ہے کہ:

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔نے انسانا یا موجودا کی بجائے نبوۃ کا ذکر خاص فرمایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے نبوت عطا فرمادی گئی کیونکہ نبوت شریعت کی معرفت کے بغیر نہیں ہوتی جو شریعت اللہ کے ہاں اس نبوت کیلئے مقدر ہو چکی ہے۔

سیدنا عبد الوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ باطن میں اول النبیین اور ظاہر میں سب سے آخر النبیین ہیں جو آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے تشریف لانے والے انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے نائب ہیں

فَاِنْ قُلْتَ : فَمَا الدَّلِيْلُ عَلٰی كَوْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مُمِدُّ الْاَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ فِی الظُّهُوْرِ عَلَيْهِ مِنَ الْقُرْآنِ ؟

فَالْجَوَابُ : مِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰی ذَالِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی : اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ . الانعام:۹۰ اَیْ اِنَّ هُدَاهُمْ هُوَ هُدَاكَ الَّذِیْ سَرَی اِلَيْهِمْ مِنْكَ فِی الْبَاطِنِ فَاِذَا اهْتَدَيْتَ فَبِهُدَاهُمْ فَاِنَّمَا ذَالِكَ اهْتِدَاءٌ بِهُدَاكَ اِذَا الْاَوَّلِيَّةُ لَكَ بَاطِنًا وَالآخِرِيَّةُ لَك ظَاهِراً وَلَوْ اَنَّ الْمُرَادَ

بِهُدَاهُمْ غَيْرُ مَا قَرَّرْنَاهُ لَقَالَ تَعَالَى لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِهِمُ اقْتَدِوَ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ ، فَكُلُّ نَبِيٍّ تَقَدَّمَ عَلٰى زَمَنِ ظُهُوْرِهٖ فَهُوَ نَائِبٌ عَنْهُ فِيْ بِعْثَتِهٖ بِتِلْكَ الشَّرِيْعَةَ وَيُؤَيِّدُ ذَالِكَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ وَضَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَدَهٗ بَيْنَ ثَدَيَيَّ اَيْ كَمَا يَلِيْقُ بِجَلَالِهٖ فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ ، اِذِ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِيْنَ وَهُمُ الْاَنْبِيَاءُ الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْهُ فِي الظُّهُوْرِ عِنْدَ غَيْبَةِ جِسْمِهِ الشَّرِيْفِ وَاِيْضَاحُ ذَالِكَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيَ الْعِلْمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَمَرَّةً بَعْدَ ظُهُوْرِ رِسَالَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اگر تم یہ کہو کہ اس بات پر قرآن کریم سے کیا دلیل ہے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اپنے ظہور سے قبل حضرات انبیاء کرام کی مدد واعانت فرمانے والے تھے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس پر دلیل اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد ہے:

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ . حضرات انبیاء کرام وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی پس آپ ان کو ملنے والی ہدایت کی پیروی کیجئے یعنی ان کی ہدایت آپ ہی کی ہدایت ہے جو درحقیقت آپ ہی سے ان کے طرف باطن میں گئی ہے۔ پس جب آپ ان کی ھدایت کی پیروی کریں گے تو دراصل یہ آپ کا اپنی ہی ھدایت پر

الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر ۲/۳۳۹

چلنا ہے کیونکہ باطناً آپ کو اولیت حاصل ہے اور ظاھراً آپ کو آخریت حاصل ہے جو ہم نے وضاحت کی ہے۔ اگر اس کے علاوہ مراد ہوتی تو اللہ تعالیٰ آپ سے ارشاد فرماتا:

فَبِهُمِ اقْتَدِه -ان کی پیروی کیجئے- اور پہلے حدیث کنت نبیا الخ گزر چکی ہے پس جو ہر نبی علیہ السلام جو آپ کے زمانہ ظہور سے پہلے ہوا ہے وہ آپ ہی کا نائب ہے اور آپ کی اس شریعت مطہرہ کے ساتھ بعثت پر حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی یہ حدیث پاک تائید کرتی ہے:

وَضَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَدَه بَيْنَ ثَدَيَّ اَيْ كَمَا يَلِيْقِ بِجَلَالِهٖ فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست مبارک جیسے اس کی شان کے لائق ہے میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو مجھے اولین وآخرین کا علم حاصل ہو گیا۔

اولین سے مراد حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ہیں جو آپ سے پہلے تشریف لا چکے جبکہ آپ کا جسم شریف غیب تھا اور اس کی وضاحت حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے اس ارشاد مبارک سے بھی ہوتی ہے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو دو مرتبہ علم عطا فرمایا گیا۔ ایک مرتبہ تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے اور دوسری مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور کے بعد-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-۔

عارف ربانی سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام تک تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام حضور سید العالمین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نائب ہیں

اِنَّمَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ لِاَنَّ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نُوَّابٌ لَهُ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلٰى آخِرِ الرُّسُلِ وَهُوَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ .

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تمام اولاد آدم کے سردار ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام، سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر -حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے- آخری رسول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک سب آپ ہی کے نائب وخلیفہ ہیں۔

الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ۲/۳۴۲

سیدنا عبد الوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے
انوار رسالت جاری وساری ہیں متقدین اور متاخرین سب کیلئے

فَاِنَّ اَنْوَارَ رِسَالَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ مُنْقَطِعَۃٍ عَنِ الْعَالِمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَالْمُتَأَخِّرِیْنَ .

حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے انوار وتجلیات رسالت سارے جہاں میں جاری وساری ہیں اور متقدمین۔حضرات انبیاء کرام علیہم السلام۔اور متاخرین۔حضرات اولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان۔برابر مستفید ہو رہے ہیں۔

الیواقیت والجواھر للعارف الشعرانی ۲/۳۳۹

عارف باللہ سیدنا عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہر نبی اور ہر ولی کیلئے اپنے ظہور قدسی سے پہلے عالم الغیب میں مدد واعانت فرمانے والے ہیں

فَهُوَ مُمِدٌّ لِجَمِيْعِ النَّاسِ اَوَّلاً وَآخِراً فَهُوَ مُمِدٌّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ سَابِقٍ عَلٰى ظُهُوْرِهٖ حَالَ كَوْنِهٖ فِي الْغَيْبِ .

پس حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اولین وآخرین سب لوگوں کی مدد واعانت فرمانے والے ہیں پس آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہر اس نبی علیہ السلام اور ولی علیہ الرحمۃ والرضوان کیلئے جو آپ کے عالم الغیب میں ہونے کی حالت میں آپ کے ظہور قدسی سے پہلے آنے والے ہیں کی مدد واعانت فرمانے والے ہیں۔

الیواقیت والجواھر للعارف الشعرانی ۳۳۹/۲

سیدنا سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔
عالم ارواح ونور میں بالفعل منصب رسالت پر فائز تھے

اِنَّهُ نَبِیٌّ فِی عَالِمِ الْاَرْوَاحِ وَالنُّوْرِ وَاُرْسِلَ اِلَیْهَا بِالْفِعْلِ وَدَعَاهَا وَدَلَّهَا ثُمَّ نُبِّیَ وَاُرْسِلَ ثَانِیاً فِی عَالِمِ الْاَجْسَادِ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً مِنْ عُمْرِهٖ فَامْتَازَ عَنِ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ بِاَنَّهٗ نَبِیٌّ مَرَّتَیْنِ وَاُرْسِلَ مَرَّتَیْنِ الْاُوْلٰی فِی عَالِمِ الْاَرْوَاحِ لِلْاَرْوَاحِ وَثَانِیَةً فِیْ عَالِمِ الْاَجْسَادِ لِلْاَجْسَادِ فَقَدْ دَعَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدَلَّ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ كُلٍّ مِنَ الْحَالَتَیْنِ كَمَا تَقَدَّمَ وَالْاِشَارَةُ اِلٰی ذَالِكَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی : وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ وَالْاَنْبِیَاءُ وَالرُّسُلُ وَجَمِیْعُ اُمَمِهِمْ وَجَمِیْعُ

اَلْمُتَقَدِّمِیْنَ وَالْمُتَأَخِّرِیْنَ دَاخِلُوْنَ فِی كَآفَّةِ النَّاسِ وَكَانَ هُوَ دَاعِیًا بِالْاِصَالَةِ وَجَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ یَدْعُوْنَ الْخَلْقَ اِلَی الْحَقِّ عَنْ تَبْعِیَّتِهٖ وَكَانُوْا خُلَفَاءَهٗ وَنُوَّابَهٗ فِی الدَّعْوَةِ۔

بے شک حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-عالم ارواح ونور میں نبی تھے اور آپ کو اس عالم کی طرف بالفعل رسول بنایا گیا اور آپ نے اس عالم کے مکینوں کو اللہ کی طرف بلایا بھی اور ان کی اس جانب راہ نمائی بھی فرمائی پھر آپ کو عالم اجسام میں اپنی عمر مبارک کے چالیس سال بعد دوسری مرتبہ نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا گیا پس آپ تمام انبیاء ورسل سے مُمتاز ہو گئے اس وجہ سے کہ آپ دو مرتبہ نبی ہوئے اور دو مرتبہ رسالت سے سرفراز فرمایا گیا ۔ پہلی مرتبہ عالم ارواح میں روحوں کیلئے اور دوسری مرتبہ عالم اجسام میں جسموں کیلئے پسحضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی فرمائی ان دونوں حالتوں میں اور اسی جانب اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِلنَّاسِ ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے رسول بنایا ہے پس تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام اور ان کی امتیں اور تمام متقدمین ومتاخرین کافتہ الناس میں داخل ہیں اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-ہی درحقیقت داعی الی اللہ ہیں باقی تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ السلام آپ کی نیابت میں مخلوق کو حق کی طرف بلاتے رہے پس وہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے خلفاء اور نائب ہیں دعوت الی اللہ میں۔

جواھر البحار جلد۲

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور عارف صادق سیدنا عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اس وقت بھی نبی الانبیاء تھے جب انبیاء کرام علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے میثاق لیا اور ہر نبی آپ کے ظہور کے زمانہ سے پہلے آنے والے وہ آپ ہی کے نائب ہیں

وَقَالَ الشَّيْخُ فِی الْبَابِ السَّابِعِ وَالثَّلاثِیْنَ وَثَلاثُمِائَةَ فِی حَدِیْثِ : لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیّاً مَا وَسِعَهُ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ اِعْلَمْ اَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ لِلْعَهْدِ الَّذِیْ اُخِذَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِیَادَتِهٖ عَلَیْهِمْ وَنُبُوَّتِهٖ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی : وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَةٍ . الایة فَعَمَّتْ رِسَالَتُهُ وَشَرِیْعَتُهُ کُلَّ النَّاسِ فَلَمْ

یَخُصَّ نَبِیٌّ بِشَیْءٍ اِلَّا اَنْ کَانَ ذَالِكَ الشَّیْءُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِصَالَةِ انتهی فَکُلُّ نَبِیٍّ تَقَدَّمَ عَلٰی زَمِنِ ظُهُوْرِهٖ فَهُوَ نَائِبٌ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِعْثَتِهٖ بِتِلْكَ الشَّرِیْعَةِ .

ذکرہ الشیخ تقی الدین السبکی نقلہ عنہ الجلال الدین السیوطی فی اول الخصائص

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الفتوحات المکیہ کے باب تین سوسینتیس-۳۳۷-حدیث پاک لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ -اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنی اس دنیاوی زندگی کے ساتھ بقید حیات ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع وپیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا- کے تحت فرماتے ہیں:

جان لیجئے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نبی الانبیاء ہیں اس عہد وپیمان کی وجہ سے جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ان پر آپ کی سیادت ونبوت کالیا گیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی میں:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَةٍ . آل عمران

تو حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی رسالت وشریعت ہر انسان کو شامل ہوئی پس جس بھی نبی علیہ السلام کو کوئی چیز-معجزہ وآیت-عطا کی گئی تو درحقیقت وہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی ہی ہے۔پس تمام انبیاء کرام آپ کے ظہور قدسی سے پہلے تشریف لانے والے وہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے ہی نائب وخلیفہ ہیں اس شریعت میں جسے وہ لے کر مبعوث ہوئے۔

الیواقیت والجواھر

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی -رحمۃ اللہ علیہ- اور عارف صادق سیدنا عبدالوھاب شعرانی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نائب وخلیفہ ہیں حضرات انبیاء کرام کی شریعتیں درحقیقت آپ ہی کی شریعت ہے

وَقَالَ فِی الْبَابِ الْعَاشِرِ مِنَ الْفُتُوْحَاتِ فِیْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ ، اِنَّمَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سَيِّدُ وُلْدِ آدَم لِاَنَّ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نُوَّابٌ لَهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلٰى آخِرِ الرُّسُلِ وَهُوَ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا اَبَانَ عَنْ ذَالِكَ الْحَدِيْثُ:

لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ ، وَصَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَالِكَ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ مَوْجُوْدًا بِجِسْمِهٖ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلٰى زَمَانِ وَجُوْدِهٖ لَكَانَ جَمِيْعُ بَنِيْ آدَمَ تَحْتَ شَرِيْعَتِهٖ حِسًّا وَهٰذَا لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً اِلَّا هُوَ خَاصَّةً ، فَجَمِيْعُ شَرَائِعِ الْاَنْبِيَاءِ هِيَ بِالْحَقِيْقَةِ شَرْعُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ میں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے ارشاد مبارک اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ کے تحت فرمایا:

حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-تمام اولاد آدم کے سردار وپیشوا ہیں کیونکہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام آپ کے نائب وخلیفہ ہیں جیسے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے اس حدیث میں خود وضاحت فرمادی:

لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ .

اگر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس دنیاوی زندگی میں زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع وپیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے اس بابت بالکل حق وسچ فرمایا کیونکہ اگر آپ اپنے وجود مسعود کے ساتھ آدم علیہ السلام سے

الیواقیت والجواھر

لیکر اپنے وجود کے زمانہ تک موجود ہوتے تو تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام حِسّاً آپ کی شریعت کے تحت ہوتے ۔اس سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی نبی علیہ السلام تمام لوگوں کیلئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ مخصوص لوگوں کیلئے مبعوث ہوا ۔پس درحقیقت تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شریعتیں حقیقت میں حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ہی شریعت ہیں۔

-☆-

عارف باللہ سیدنا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جسم عنصری سے پہلے بھی نبی تھے

اَیْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَجَرَتْ عَلَیْہِ اَحْکَامُ النُّبُوَّۃِ مِنْ ذَالِکَ الْحِیْنِ بِخِلَافِ الْاَنْبِیَاءِ السَّابِقِیْنَ ، فَاِنَّ الْاَحْکَامَ جَرَتْ عَلَیْھِمْ بَعْدَ الْبِعْثَۃِ کَمَا قَالَ مَوْلَانَا الْجَامِیُّ اِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ نَبِیاً قَبْلَ النَّشْأَۃِ الْعُنْصَرِیَّۃِ.

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔اس وقت ۔جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق نہ ہوئی تھی ۔نبی تھے اور اس وقت ہی آپ پر نبوت کے احکام جاری ہوئے بخلاف انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام کے کہ ان پر ان کی بعثت کے بعد نبوت کے احکام جاری ہوئے جیسے عارف باللہ سیدنا مولانا جامی قدس سرہ نے فرمایا کہ:

حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔جسم عنصری سے پہلے ہی نبی تھے۔

العرف الشذی ابواب المناقب ۵/۵۲۴

سند المحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ کسی نبی کے امتی نہیں تھے بلکہ وحی خفی کے سچے کشوف کے ذریعے آپ عمل کرتے تھے خواہ وہ شریعت ابراہیمی کے موافق ہو جائے یا کسی اور شریعت کے

لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ اُمَّۃُ نَبِیٍّ قَطُّ لٰکِنَّہٗ کَانَ فِی مَقَامِ النَّبُوَّۃِ قَبْلَ الرِّسَالَۃِ وَکَانَ یَعْمَلُ بِمَا ھُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ ظَھَرَ عَلَیْہِ فِی مَقَامِ نَبُوَّتِہٖ بِالْوَحْیِ الْخَفِیِّ وَالْکُشُوْفِ الصَّادِقَۃِ مِنْ شَرِیْعَۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَغَیْرِھَا .

حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اعلان نبوت سے پہلے - کبھی بھی کسی

شرح فقہ اکبر: مطبع سعیدی کراچی

نبی کے امتی نہیں ہوئے بلکہ آپ رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ پر آپ کے احکام نبوت میں جو حق ظاہر ہوتا وحی خفی کے ذریعے یا مکاشفات صادقہ کے ذریعے وہ شریعت ابراہیمی کے مطابق ہوتا یا کسی اور کی شریعت کے مطابق اس پر عمل کرتے۔

سند المحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-ولادت کے دن سے ہی وصفِ نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اجسام سے پہلے عالم ارواح میں بھی وصفِ نبوت سے متصف تھے

وَفِيْهِ دَلَالَةٌ اَنَّ نَبُوَّتَهُ لَمْ تَكُنْ مُنْحَصِرَةٌ فِيْمَا بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ كَمَا قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهُ مِنْ يَوْمِ وِلَادَتِهٖ مُتَّصِفٌ بِنَعْتِ نَبُوَّتِهٖ بَلْ يَدُلُّ حَدِيْثُ كُنْتُ نَبِيّاً وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ عَلٰى اَنَّهُ مُتَّصِفٌ بِوَصْفِ النُّبُوَّةِ فِيْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَشْبَاحِ .

اور اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی

شرح فقہ اکبر: مطبع سعیدی کراچی

نبوت مبارکہ چالیس سال کے بعد میں منحصر نہیں جیسے ایک جماعت نے کہا بلکہ اشارہ ہے کہ حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اپنے یوم ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ حدیث پاک:

كُنْتُ نَبِيّاً وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ دلالت کرتی ہے کہ آپ اجسام کی تخلیق سے پہلے عالم ارواح میں وصف نبوت سے متصف تھے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اعلان نبوت سے پہلے اھل جاھلیت کا کوئی کام کرنا چاہتے تو اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتا

رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ عَنِ النَّبِیِّ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اَنَّهُ قَالَ :

مَا هَمَمْتُ بِشَیْءٍ مِمَّا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ غَيْرَ مَرَّتَيْنِ كُلَّ ذَالِكَ يَحُوْلُ اللّٰهُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ مَا اُرِيْدُ مِنْ ذَالِكَ ثُمَّ مَا هَمَمْتُ بَعْدَهُمَا بِسُوْءٍ حَتّٰی اَكْرَمَنِیَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ .

سیدنا علی ۔رضی اللہ عنہ۔حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تفسیر الرازی مفاتیح الغیب او التفسیر الکبیر جلد ۳۱ صفحہ ۱۹۹

سے روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے کبھی بھی ان کاموں میں سے کسی ایک کام کا ارادہ نہیں کیا تھا جو اھل جاہلیت کرتے تھے سوائے دو دفعہ کے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ میرے اور ان افعال کے درمیان حائل ہو گیا جن کا میں ارادہ رکھتا تھا اس کے بعد میں نے کبھی کسی غیر مناسب امر کا ارادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رسالت سے نوازا۔

-☆-

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کی روح مبارکہ کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارکہ کو نبوت کی خلعت شریفہ سے سرفراز کیا گیا اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کیلئے عالم ارواح میں ہی وصف نبوت ثابت ہو گیا تھا

وَلَيْسَ الْمَعْنٰى اَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا قِيْلَ لِاَنَّهُ لَا يَخْتَصُّ بِهٖ بَلْ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ رُوْحَهُ قَبْلَ سَائِرِ الْاَرْوَاحِ وَخَلَعَ عَلَيْهَا خِلْعَةَ التَّشْرِيْفِ بِالنُّبُوَّةِ اَیْ : ثَبَتَ لَهَا ذَالِكَ الْوَصْفُ دُوْنَ غَيْرِهَا فِيْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ اِعْلَامًا لِلْمَلَاءِ الْاَعْلٰى بِهٖ وَاِذَا كَانَتِ النُّبُوَّةُ صِفَةَ رُوْحِهٖ عُلِمَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ نَبِيٌّ رَسُوْلٌ .

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ کا یہ معنیٰ نہیں کہ آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-علم الٰہی میں نبی تھے جیسا کہ کہا گیا ہے کیونکہ اس معنی کے اعتبار سے آپ کی کوئی خصوصیت نہیں رہتی بلکہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح اقدس کو تمام ارواح سے پہلے پیدا فرمایا اور نبوت دے کو خلعتِ شرف وتکریم سے نوازا یعنی عالم ارواح میں یہ وصف نبوت آپ کی روح کے علاوہ کسی کو عطا ہوا اور نہ ثابت ہے۔ملاء الاعلیٰ -فرشتوں-کو بتانے کیلئے آپ کو یہ وصف نبوت دیا گیا جب نبوت آپ کی روح اقدس کی صفت ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-بعد از وفات بھی نبی ہیں آپ جس طرح عالم ارواح میں نبی تھے۔

نسیم الریاض فی شرح الشفا جلد۳ صفحہ۹

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ نبی مطلق ہیں اور باقی تمام انبیاء آپ کے خلفاء اور نائب ہیں آپ ابوالانبیاء بھی ہیں اور آپ آخرالانبیاء بھی ہیں

علامہ شہاب الدین الخفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فَـاِنَّـهُ صَـلَّـى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّـمَ النَّبِيُّ الْمُطْلَقُ ، وَسَائِرُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خُلَفَائُهُ وَالشَّرَائِعُ شَرِيْعَتُهُ ظَهَرَتْ عَلٰى لِسَانِ كُلِّ نَبِيٍّ بِقُوَّةِ اسْتِعْدَادِ اَهْلِ زَمَانِهٖ ، فَهُوَ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَبُوالْاَنْبِيَاءِ وَآخِرُهُمْ .

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۳ صفحہ۴۱۴

بے شک حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-النبی المطلق ہیں یعنی آپ کی نبوت کسی دور اور کسی زمانے اور کسی مدت کیلئے مختص، محصور، محدود اور مقصور نہیں ہے۔آپ کی نبوت تمام ادوار، تمام زمانیات اور مکانیات میں موجود جاری اور ساری رہی ہے، دیگر تمام انبیاء آپ کے خلفاء اور نائبین ہیں اور تمام شرائع آپ کی ہی شریعت ہے جس کا ظہور اہل زمان کی استعداد اور قابلیت کے مطابق ہر نبی کی زبان سے ہوا پس حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ابوالانبیاء، سب نبیوں کے باپ، ان کے وجود عنصری سے پہلے نبوت سے سرفراز تھے اور آپ آخر الانبیاء بھی ہیں۔

عارف کامل سیدنا عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس نور محمدی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے انوار پیدا فرمائے

اِنَّ النُّوْرَ نُوْرَ ان النُّوْرُ الْحَقُّ وَهُوَ الْغَيْبُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ النُّوْرُ الْقَدِيْمُ الْمُنَزَّهُ عَنِ الْكَيْفِيَّةِ وَهُوَ الْمُشَارُ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثَلُ نُوْرِهٖ اَىْ نُوْرٍ مُحَمَّدِيٍّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمِشْكَاةٍ . الآيَةَ ، لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ نُوْرِهٖ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ كَمَا تَقَدَّمَ اِلٰى اَنْ قَالَ فَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةِ وَغَيْرُهُ مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ كَمَا اَنَّهُ نُوْرُ الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةِ وَغَيْرُهُ مِنْ حَيْثُ

الصُّوْرَةِ اِذِالْعَالَمُ بِجَمِيْعِ اَجْزَائِهٖ مَوْجُوْدٌ مِنَ الْعَدْمِ لِتَجَلِّى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ وَيَتَجَدَّدُ لَهُ الْوَجُوْدُ كُلَّ لَمْحَةٍ بِالتَّجَلِّى وَهُوَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهَبَ هٰذَا النُّوْرَ الْاَعْظَمَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَلَا يُوْجَدُ اِلَّا بِوَاسِطَةِ نُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَبَضَ مِنْ هٰذَا النُّوْرِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ هُوَ تَجَلِّى اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْعَالَمِ اَنْوَارَ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَجَمِيْعَ الْمَلَائِكَة وَالْاَوْلِيَاء وَالْمُؤْمِنِيْنَ .

بے شک دو نور ہیں ایک نور حق-اللہ تعالیٰ کا نور-یہ غیب مطلق ہے یہ نور قدیم ہے جو کیفیت سے پاک ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان سے اشارہ فرمایا:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے اور دوسرا نور ہمارے نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا نور ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان کے ذریعے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے مثل نورہ، حضور سدنا محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے نور کی مثال مشکاۃ جیسی ہے کیونکہ یہی وہ نور ہے جس کو اللہ نے سب سے پہلے اپنے نور سے پید فرمایا، پھر اس نور سے ہر شی پیدا فرمائی، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ پس رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-اپنی حقیقت کے اعتبار سے کائنات کا عین ہیں اور صورت مبارکہ کے لحاظ سے غیر ہیں اس لئے کہ جہاں اپنے تمام اجزاء کے ساتھ عدم سے وجود میں اس وقت آیا جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ-فداہ ابی

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۱۱

وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وجود کیلئے تجلی فرمائی اور اس تجلی کی بدولت وجود کائنات ہر لمحہ تبدیل ہونے لگا، وہ تجلی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نور اعظم -تجلی- رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کہ ہبہ فرمایا اور اسی نور اعظم -تجلی- کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ پس ہر شی آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور سے معرض وجود میں آئی ہے، پھر اس نور اعظم جو جہاں میں اللہ کی تجلی تھی تمام انبیاء اور رسولوں، تمام ملائکہ -فرشتے- ، تمام اولیاء اور تمام مؤمنین کے انوار اس سے قبض فرمائے -صلوات اللہ علیہم-۔

سیدنا احمد بن محمد بن سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نور مبارک کو پیدا فرمایا پھر اس سے انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار کو پیدا فرمایا اور اس نور محمدی کی کمالات اور نبوت کے فیضان سے تکمیل فرمائی پھر حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو حکم دیا کہ آپ انبیاء کرام کے انوار کو دیکھیں تو آپ کا نور ان پر چھا گیا جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت گویائی دی اور ان سے فرمایا: یہ محمد بن عبداللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو تمہیں نبی بنا دیا جائے گا پس سب انبیاء کرام آپ پر ایمان لے آئے

رُوِیَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمَّا خَلَقَ نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجَ مِنْهُ اَنْوَارَ الْاَنْبِیَاءِ وَكَمَّلَهُ بِاِفَاضَةِ الْكَمَالَاتِ وَالنُّبُوَّةِ

فَاَمَرَهُ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اَنْوَارِ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ اَخْرَجُوْا مِنْ نُوْرِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ مَا اَنْطَقَهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالُوْا یَا رَبَّنَا مَنْ هٰذَا الَّذِیْ غَشِیَنَا نُوْرُهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : هٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اِنْ اَنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِهٖ جَعَلْتُکُمْ نَبِیًّا قَالُوْا آمَنَّا بِهٖ وَبِنُبُوَّتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُمْ : اَشْهَدُ عَلَیْکُمْ قَالُوا : نَعَمْ فَذَالِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ ، الآیة .

روایت کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا نور پیدا فرمایا اور اس نور سے انبیاء کرام کے نور کو تخریج فرمایا اور اسی نور کی نبوت اور کمالات کے فیضان سے تکمیل فرمائی تو اللہ نے نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور کو حکم دیا کہ وہ انبیاء کے انوار کو ملاحظہ کرے جو اس کے نور سے نکالے گئے ہیں۔نور محمدی انبیاء کے انوار پر چھا گیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے انوار کو قوت گویائی عطا فرمائی تو انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! یہ ذات کون ہے جس کا نور ہم پر چھا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ محمد بن عبداللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لائے تو میں تمہیں نبی بناؤں گا اس پر وہ بول اٹھے ہم اس کی ذات اور اس کی نبوت پر ایمان لائے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں اس پر تمہارا گواہ ہوں انہوں نے کہا: ہاں یہی وہ میثاق ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ آیہ کریمہ میں فرمایا ہے۔

جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد۴ صفحہ ۲۴۳

شیخ المحققین سیدنا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت اور آپ کے کمالات عالم ارواح میں ظاہر تھے اور ارواح انبیاء کرام-علیہم السلام- آپ سے استفادہ کرتی تھیں اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے خود فرمایا: میں اس وقت بھی خارج میں نبی تھا جبکہ دیگر انبیاء کرام-علیہم السلام- صرف علم الٰہی میں نبی تھے خارج میں نہ تھے

شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جوابش آنکہ میگویند کہ نبوت آنحضرت وکمالات وے صلی اللہ علیہ وسلم در عالم ارواح ظاہر کردہ بودند، وارواح انبیاء ازاں استفادہ کردند چنانکہ فرمود کنت نبیا الحدیث ونبوت انبیاء دیگر در علم الٰہی بودند نہ در خارج۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت ایک سوال کا جواب ہے اس کے جواب میں اکابرین ملت فرماتے ہیں کہ آنحضرت۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کی نبوت اور دیگر کمالات عالم ارواح میں ظاہر کر دیئے گئے تھے اور انبیاء کرام کی روحیں آپ کی روح اقدس سے استفادہ کرتی تھیں جیسا کہ آپ کا ارشاد گرامی ہے: کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد اور دوسرے انبیاء کرام کی نبوت علم الٰہی میں تھی خارج اور ظاہر میں نہ تھی۔

مدارج النبوت: جلد ا صفحہ ۴۷

سیدنا تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سید العالمین ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی بعثت مبارکہ اولین وآخرین تمام انسانوں کیلئے ہے

آپ کے فرمان: بُعِثْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً
کے بارے میں ہمارا یہ گمان تھا کہ اس سے مراد آپ کے زمانہ اقدس سے لے کر قیامت تک کی بعثت ہے لیکن بعد میں پتہ چلا:
فَبَانَ اَنَّہُ لِجَمِیْعِ النَّاسِ اَوَّلِھِمْ وَآخِرِھِمْ ، کہ یہ بعثت اولین، آخرین تمام انسانیت کو شامل ہے۔

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام موجودات قدیمہ وجدیدہ کی اصل وحقیقت ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا مظہر ہیں

وے صلی اللہ علیہ وسلم برزخ کلی است قائم در حقائق وجود قدیم وحدیث پس اور است حقیقت ہر یک از جہتیں ذاتا وصفاتا زیرا کہ مخلوق است از نور ذات، جامع اسماء وصفات، آثار وافعال

آپ برزخ بھی ہیں جو موجودات کے وجود میں قائم، موجودات قدیم ہوں یا جدید، ہر چیز کی حقیقت آپ ہی ہیں، ذات کا معاملہ ہو یا صفات کا آپ اللہ تعالیٰ کے نور ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی اور اوصاف جلیلہ کے حقیقتاً اور حکماً جامع ہیں۔

مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۶۲۲

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا ارشاد گرامی میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ :قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا؟قَالَ: وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: -اس وقت سے- جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۲

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح

یہ کہنا کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا نبی ہونا عالم ارواح میں علمِ الٰہی میں تھا ایسے تو سارے انبیاء علیہم السلام علمِ الٰہی میں نبی تھے بلکہ درحقیقت عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کیلئے وصف نبوت ثابت ولازم ہو چکا تھا ورنہ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ کہنے میں کیا خصوصیت ہے

وَيَتَبَيَّنُ بِذَالِكَ مَعْنَى قَوْلُهُ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-:
كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ وَأَنَّ مَنْ فَسَّرَهُ بِعِلْمِ اللّٰهِ بِأَنَّهُ سَيَصِيْرُ نَبِيًّا لَمْ يَصِلْ اِلَى هَذَا الْمَعْنٰى لِأَنَّ عِلْمَ اللّٰهِ مُحِيْطٌ بِجَمِيْعِ الْأَشْيَاءِ وَوَصْفُ النَّبِيِّ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-بِالنُّبُوَّةِ فِي ذَالِكَ الْوَقْتِ يَنْبَغِي اَنْ يُفْهَمَ مِنْهُ اَنَّهُ اَمْرٌ ثَابِتٌ لَهُ فِي ذَالِكَ الْوَقْتِ وَلِهٰذَا

رَأَىٰ آدَمُ اسْمَهُ مَكْتُوْبًا عَلَى الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ، فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُوْنَ ذَالِكَ مَعْنىً ثَابِتًا فِي ذَالِكَ الْوَقْتِ وَلَوْ كَانَ الْمُرَادُ بِذَالِكَ مُجَرَّدُ الْعِلْمِ بِمَا سَيَصِيْرُ فِي الْمُسْتَقْبِلِ لَمْ يَكُنْ لَهُ خُصُوْصِيَّةٌ بِأَنَّهُ نَبِيٌّ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ لِأَنَّ جَمِيْعَ الْأَنْبِيَاءِ يَعْلَمُ اللّٰهُ نُبُوَّتَهُمْ فِي ذَالِكَ الْوَقْتِ وَقَبْلَهُ فَلَا بُدَّ مِنْ خُصُوصِيَّةٍ لِلنَّبِيِّ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لِأَجْلِهَا أَخْبَرَ بِهٰذَا الْخَبَرَ اعْلَاماً لِأُمَّتِهٖ لِيَعْرَفُوْا قَدْرَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَحْصُلُ لَهُمُ الْخَيْرُ بِذَالِكَ .

اور یہی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے عیاں ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَم بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح وجسم خاکی کے درمیان تھے۔

اور اگر کوئی اس کی یہ تفسیر کرے کہ اللہ عزوجل جانتا ہے کہ آپ مستقبل میں نبی ہوں گے تو یہ تفسیر مناسب نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اسے حقیقت ثابتہ تک رسائی نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ علم الٰہی تمام اشیاء کو محیط ہے اور حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ نے اپنی نبوت کی جو حقیقت بیان فرمائی اس کا مفہوم یہ متعین ہوتا ہے کہ آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کی نبوت اس وقت۔عالم ارواح۔میں بھی تھی۔

الخصائص الکبریٰ للسیوطی صفحہ۴

المواھب للدنیۃ جلد ا صفحہ ۴۳

یہی وجہ تو ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولتے ہی سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا اسم مبارک عرش الٰہی پر محمد رسول اللہ لکھا دیکھا۔ لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی نبوت تکمیل وتخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے تھی۔

اور اگر صرف علم الٰہی میں آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا نبی ہونا مانا جائے یعنی یہ کہ آپ آئندہ ایک وقت مقررہ پر نبی ہوں گے تو یہ معنی مراد لینے سے رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی کوئی خصوصیت ثابت نہیں ہوتی حالانکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا ہے:

میں نبی تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے اس لئے کہ علم الٰہی میں تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوتیں اس وقت بھی تھیں اور اس سے پہلے بھی تھیں اس میں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- ہی کی کیا تخصیص ہے؟ حالانکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے اس کا تذکرہ اسی لئے فرمایا کہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی امت کو پتہ چل جائے کہ اللہ رب العزت نے آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو کس قدر مرتبہ اعلیٰ سے نوازا ہے اور آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی نبوت تمام نبیوں کی آفرینش سے بھی پہلے موجود اور متعین تھی۔

علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت ورسالت تمام مخلوق کیلئے عام ہے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے لیکر قیامت تک حضور سیدنا نبی کریم- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں

قَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّيْنِ السُّبْكِيُّ :

فِيْ هٰذِهِ الآيَةِ الشَّرِيْفَةِ مِنَ التَّنْوِيْهِ بِالنَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَتَعْظِيْمِ قَدْرِهِ الْعَلِيِّ مَا لَا يَخْفٰى ، وَفِيْهِ مَعَ ذَالِكَ : اَنَّهُ عَلٰى تَقْدِيْرِ مَجِيْئِهِ فِيْ زَمَانِهِمْ يَكُوْنُ مُرْسَلاً اِلَيْهِمْ ، فَتَكُوْنُ رِسَالَتُهُ وَنُبُوَّتُهُ عَامَّةً لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ ، مِنْ زَمَنِ آدَمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَتَكُوْنُ الْأَنْبِيَاءُ

وَأُمَمُهُم كُلُّهُمْ مِنْ أُمَّتِهِ ، وَيَكُوْنُ قَوْلُهُ : وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً لَا يَخْتَصُّ بِهِ النَّاسُ مِنْ زَمَانِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، بَلْ يَتَنَاوَلُ مَنْ قَبْلَهُمْ أَيْضًا ، وَيَتَبَيَّنُ بِذَالِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ . ثُمَّ قَالَ : فَإِذَا عُرِفَ هٰذَا فَالنَّبِيُّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ ، وَلِهٰذَا ظَهَرَ فِي الآخِرَةِ جَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِهِ ، وَفِي الدُّنْيَا كَذَالِكَ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ صَلّٰى بِهِمْ ، وَلَوِ اتَّفَقَ مَجِيْئُهُ فِيْ زَمَنِ آدَمَ وَنُوْحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى ـ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ـ وَجَبَ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى أُمَمِهِمُ الإِيْمَانُ بِهِ وَنُصْرَتُهُ ، وَبِذَالِكَ أَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ عَلَيْهِمْ .

حضرت شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اس آیت شریفہ میں حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی شان کی بلندی اور آپ کے بلند مرتبہ کی تعظیم کو جس انداز میں بیان کیا گیا وہ پوشیدہ نہیں ہے اور اس میں یہ بات بھی ہے کہ اگر فرض کریں نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کے زمانے میں تشریف لاتے تو آپ ان کی طرف بھیجے ہوئے ہوتے۔پس آپ کی رسالت ونبوت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب کیلئے عام ہے اور تمام انبیاء کرام اور ان کی امتیں آپ کی امت میں شامل ہیں اور سرکار دوعالم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا ارشاد گرامی:

المواہب اللدنیۃ جلد۱ صفحہ۴۵

وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ كَافَّةً . مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔

صرف ان لوگوں سے خاص نہیں جو آپ کے زمانہ مبارکہ سے قیامت تک ہوں گے بلکہ پہلے والوں کو بھی شامل ہے اور اس سے حدیث کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

میں نبی تھا اور ابھی حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اس کے بعد حضرت شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تمام نبیوں کے نبی ہیں یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ اسی طرح دنیا میں شب معراج آپ نے سب کی امامت فرمائی اور اگر ایسا ہو جاتا کہ آپ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام میں سے کسی کے دور میں تشریف لاتے تو ان پر اور ان کی امتوں پر لازم ہوتا کہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی بات کا وعدہ لیا ہے۔

سیدنا احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کو وہ کمالات بھی عطا فرمائے جو کسی اور نبی کو عطا نہ فرمائے آپ کو جوامع الکلم سے سرفراز کیا گیا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم ۔علیہ السلام۔ روح اور جسم کے درمیان تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام ۔علیہم السلام۔ کو نبوت اپنے اپنے زمانہ نبوت میں اور رسالت اپنے اپنے زمانہ رسالت میں ملی

اِعْلَمْ نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبِیْ وَقَلْبَكَ ، وَقَدَّسَ سِرِّیْ وَسِرَّكَ ، أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ خَصَّ نَبِیَّنَا ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ بِأَشْیَاءَ لَمْ یُعْطِهَا لِنَبِیٍّ قَبْلَهُ ، وَمَا خَصَّ نَبِیٌّ بِشَیْءٍ اِلَّا وَكَانَ لِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ مِثْلَهُ ، فَإِنَّهُ أُوْتِیَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَكَانَ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ

وَالْجَسَدِ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ حَالِ نُبُوَّتِهٖ وَزَمَانِ رِسَالَتِهٖ .

اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے دل کو روشن کردے، میرے اور تیرے دل کو پاک کر دے جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو۔بعض امور کے ساتھ خاص کیا اور وہ باتیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اور جس نبی کو جو کچھ دیا گیا ہمارے آقا۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کو بھی اس کی مثل دیا گیا آپ کو جوامع الکلم سے نوازا گیا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے جب کہ دیگر انبیاء کرام۔علیہم السلام۔اپنی اپنی نبوت اور اپنے اپنے زمانہ رسالت کے زمانہ میں ہی نبی ورسول ہوئے۔

اَلمواھبُ اللَّدُنِّیَّۃ	جلد۲	صفحہ۳۰۱
جواھر البحار فی فضائل النبی المختار	جلد۴	صفحہ۱۶۲

اللہ تعالیٰ نے جب اس عالم آب وگل میں حضور سیدنا نبی کریم
-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کو نبوت -نبوت مبعوثہ الی الخلق-
سے مشرف فرمانے کا ارادہ فرمایا تو آپ جس بھی درخت یا پتھر کے
پاس سے گزرتے وہ السلام علیک یارسول اللہ کہتا

ابی نجرات رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمَّا اَرَادَ كَرَامَةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنُّبُوَّةِ كَانَ لَا يَمُرُّ بِشَجَرٍ وَلَا حَجَرٍ اِلَّا قَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَخَلْفِهٖ فَلَا يُرٰى اَحَدٌ .

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کو وصف

نبوت -نبوت مبعوثہ الی الخلق - سے مکرم فرمانے کا ارادہ فرمایا تو آپ جس پتھر اور جس درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ کو السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر پکارتا، آپ دائیں، بائیں اور پس پشت التفات فرماتے مگر کوئی دکھائی نہ دیتا۔

-☆-

سیدنا ابو سرحان مسعود بن محمد جموع فاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

علماء وعرفاء تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم اور جملہ عباد اللہ الصالحین حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی روح پاک سے علم وحکمت، معارف ربانیہ اور اسرار ملکوتیہ حاصل کرتے رہے اور ہر قسم کا علم وحکمت حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے سمندر کا ایک قطرہ ونقطہ ہے

فَـاَرْوَاحُ الْـعُـلَـمَـاءِ ، وَقُـلُـوْبُ الْـعَـارِفِـيْـنَ ، وَسَـائِـرِ الـنَّـبِيِّـيْـنَ وَالْـمُـرْسَلِيْنَ ، وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ تَتَلَقّٰى مِنْ رُوْحِهٖ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ الْعِلْمَ وَالْحِكْمَةَ ، وَالْمَعَارِفَ الرَّبَّانِيَّةَ ، وَالْاَسْرَارَ الْمَلْكُوْتِيَّةَ ، فَكُلُّ عِلْمٍ وَحِكْمَةٍ نُقْطَةٌ مِنْ بَحْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْلَمُ حَقِيْقَتَهٗ غَيْرُ رَبِّهٖ ، لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

يَا اَبَا بَكْرٍ ! وَالَّذِىْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِيْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّىْ .

پس علماء کی ارواح اور عارفین کے قلوب اور تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور عباد اللہ الصالحین کے قلوب و ارواح حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح پاک سے علم وحکمت معارف ربانیہ اور اسرار ملکوتیہ حاصل کرتے رہے۔ پس ہر علم وحکمت حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے سمندر کا ایک قطرہ ہے جن کی حقیقت ان کے رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کیونکہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا ارشاد گرامی ہے:

يَا اَبَا بَكْرٍ ! وَالَّذِىْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِيْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّىْ .

اے ابوبکر! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری حقیقت کو میرے رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

-☆-

نفائس الدرر من اخبار سید البشر صفحہ ۶۵

سیدنا عارف باللہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ مکرم سیدنا ابوعبداللہ سلطان رحمۃ اللہ علیہ خواب میں زیارتِ مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ سے مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں فرشتوں، جملہ انبیاء ومرسلین اور تمام مخلوق کی مدد واعانت کرنے والا ہوں، میں ہی اصل الموجودات ہوں، میں ہی مبداء ومنتہیٰ ہوں اور تمام غایات کی غایت مجھ تک ہی ہے اور مخلوق میں سے کوئی بھی مجھ سے آگے نہیں بڑھ سکتا

وَنَقَلَ سَيِّدِیْ عَبْدُالنُّوْرِ ، عَنْ شَيْخِهٖ اَبِي الْعَبَّاسِ الْجَامِيِّ ، عَنْ شَيْخِهٖ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلْطَانِ اَنَّهٗ قَالَ :

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فِی النَّوْمِ فَقُلْتُ لَهٗ : يَا سَيِّدِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنْتَ مَدَدُ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ،

فَقَالَ لِيْ : اَنَا مَدَدُ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَسَائِرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ ، وَاَنَا اَصْلُ الْمَوْجُوْدَاتِ ، وَالْمَبْدَاُ وَالْمُنْتَهٰى وَاِلَيَّ غَايَةُ الْغَايَاتِ ، وَلَا يَعْتَدَانِيْ اَحَدٌ . انتهى .

عارف باللہ سیدنا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ اپنے شیخ سیدنا ابوعبداللہ بن سلطان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

میں نے حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ سلم - کوخواب میں دیکھا تو میں نے آپ سے عرض کی:

یاسیدی ! یارسول اللہ ! آپ ہی فرشتوں اور رسولان کرام علیہم السلام کے مددگار ہیں تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

میں فرشتوں ، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کی مدد و اعانت کرنے والا ہوں اور میں اصل الموجودات ہوں اور ہر مخلوق کی ابتداء و انتہا ہوں اور مخلوق کی تمام غایتوں کی غایت مجھ تک ہے اور مجھ سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

نفائس الدُّرر من اخبار سید البشر صفحہ ۶۷

سیدنا ابوسرحان مسعود فاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو باطن میں
اولیت حاصل ہے اور ظاہر میں آخریت

وَ دَلِيْلُ كَوْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مُمِدّاً لِلْاَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ مِنَ الْقُرْآنِ كَمَا قَالَهُ الشَّيْخُ سَيِّدِى عَبْدُالْوَهَّاب الشَّعْرَانِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَنَفَعَنَا بِبَرَكَاتِهٖ قَوْلُهُ تَعَالٰى : اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ . الانعام:۹۰ اَىْ اِنَّ هُدَاهُمْ هُوَ هُدَاكَ الَّذِىْ سَرَى اِلَيْهِمْ مِنْكَ فِى الْبَاطِنِ فَاِذَا اهْتَدَيْتَ فَبِهُدَاهُمْ فَاِنَّمَا ذَالِكَ اهْتَدَاءٌ بِهُدَاكَ اِذَا الْاَوَّلِيَّةُ لَكَ بَاطِناً وَالآخِرِيَّةُ لَك ظَاهِراً .

نفائس الدرر من اخبار سید البشر صفحہ ۶۸

اوراس بات پر قرآن کریم سے دلیل ہے کہ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اپنے ظہور سے قبل حضرات انبیاء کرام کی مدد واعانت فرمانے والے تھے ؟ جیسے ہمارے شیخ سیدی عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ونفعنا برکاتہ نے فرمایا:

اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد ہے:

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ . حضرات انبیاء کرام وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی پس آپ ان کو ملنے والی ہدایت کی پیروی کیجئے یعنی ان کی ہدایت آپ ہی کی ہدایت ہے جو درحقیقت آپ ہی سے ان کی طرف باطن میں گئی ہے۔ پس جب آپ ان کی ھدایت کی پیروی کریں گے تو دراصل یہ آپ کا اپنی ہی ھدایت پر چلنا ہے کیونکہ باطنا آپ کواولیت حاصل ہے اور ظاہراً آپ کوآخریت حاصل ہے۔

اولیاء کرام اور علماء عظام رحمھم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے ہر قسم کی علمی و عملی مدد ملتی ہے حضرات انبیاء کرام رسولان عظام علیھم الصلاۃ والسلام آپ کے نائب کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے پس آپ ہی اول وآخر اور ظاہر و باطن ہیں

وَبِالْجُمْلَةِ قَدِ اتَّفَقَتْ كَلِمَةُ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَالْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَلٰى اَنَّ الْمَدَدَ الْعِلْمِيَّ وَالْعَمَلِيَّ كُلَّهٗ مِنْهُ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَهُوَ الرَّسُوْلُ الْمُطْلَقُ عَلٰى كُلِّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ قَبْلَهٗ ، فَعَلٰى حَسْبِ النِّيَابَةِ عَنْهُ فَكَانَتْ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ وَوَجُوْدِ شَخْصِهٖ نُبُوَّةٌ وَبَعْدَهٗ وِلَايَةٌ ، فَهُوَ الظَّاهِرُ بِهِمْ ، وَالْبَاطِنُ فِيْهِمْ ، وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ

وَالْبَاطِنُ .

المختصر اولیاء اللہ اور علماء باللہ رحمھم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علمی و عملی ہر قسم کی مدد حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے ہی ہے۔ پس آپ رسول مطلق ہیں تمام انبیاء کرام علیھم السلام اور رسولان عظام علیھم الصلاۃ والسلام کے جو آپ سے پہلے آپ کے نائب کے طور پر گزر چکے ہیں۔ پس آپ کی بعثت مبارکہ اور آپ کی شخصیت کے وجود سے پہلے نبوت تھی اور بعد میں ولایت پس حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ان کے ساتھ ظاہر ہیں اور ان میں باطن ہیں اور آپ ہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہیں۔

-☆-

المواھب اللدنیۃ ۴/۲۵۳-۲۵۴

نفائس الدُّرر من اخبار سید البشر صفحہ ۶۴

سید المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- کی ذات اقدس واطہر زمانہ ماضی میں عزیز وتوجہ کا مرکز رہی اور باذن اللہ لوگوں کی حاجات پوری کرتی رہی تو وہ یقیناً بعد میں آنے والوں سے افضل و برتر ہے اس وجہ سے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- نے فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

اِنَّ مَنْ كَانَ فِی الزَّمَانِ الْمَاضِي اَبَداً عَزِيْزاً مَرَّ عَلَى الْجَانِبِ مَقْضِیَّ الْحَاجَةِ اَشْرَفُ مِمَّنْ سَيَصِيْرُ كَذَالِكَ وَلِهٰذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

تفسیر الرازی مفاتیح الغیب جلد ۳۲ صفحہ ۱۱۵

بے شک جو ذات زمانہ ماضی سے ہی ہمیشہ عزیز اور توجہ خاص کا مرکز، حاجت برآری کا محور ہو وہ بعد میں آنے والوں سے اشرف اور اعلیٰ ہو گی۔ اسی عظمت اور افضلیت کے اظہار میں رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے فرمایا:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے۔

-☆-

امتِ مصطفیٰ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہوگا جہنم میں جائے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِیْ ۔ اَوْ قَالَ : اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُاللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَى النَّارِ .

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶۷)	جلد۲	صفحہ۴۵۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۱۸۴۸)	جلد۱	صفحہ۳۸۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عمر- رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت -یا فرمایا: امت محمدیہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہوا اسے آگ میں پھینکا گیا۔

-☆-

جامع الاصول رقم الحديث (٦٧٦١) جلد ۹ صفحہ ۱۶۰

حضرت سیدنا محدث کبیر جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث کئے گئے اور جب آپ کا وجود عنصری نہ تھا تو یہی انبیاء کرام آپ کے نائب کے طور پر تشریف لاتے رہے اور ہر نبی آپ ہی کی شریعت کا ایک حصہ لے کر تشریف لایا اور اس سے تجاوز نہ کیا

مسلم شریف اور دیگر کتب احادیث میں ہے اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اِذْ هُوَ مَبْعُوْثٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ ، فَكَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ نُوَّابَهُ مُدَّةَ غَيْبَةِ

جِسْمِهِ الشَّرِيْفِ وَكَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ بِطَائِفَةٍ مِنْ شَرْعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَعَدَّاهَا .

آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی بعثت شریفہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والی سب مخلوق کی طرف ہوئی ہے۔آپ کے جسم شریف کی غیبت اور عدم موجودگی میں تمام انبیاء آپ کے نائبین تھے ہر نبی آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی شریعت کا ایک حصہ لے کر مبعوث ہوا وہ اس سے آگے نہ بڑھ سکا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی پیدائش کے وقت مشرق ومغرب کے درمیان تمام زمین روشن ومنور ہوگئی

وَقَوْلُ الشِّفَاءِ اُمُّ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَمَّا سَقَطَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَدِىْ وَاسْتَهَلَّ قَائِلاً يَقُوْلُ : رَحِمَكَ اللّٰهُ وَاَضَاءَ لِىْ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى قُصُوْرِ الرُّوْمِ ، اَىْ بِاَرْضِ الشَّامِ . شفاء شریف

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ محترمہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جب آپ میرے ہاتھوں پر تشریف لائے آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-نے بآواز بلند چھینک ماری اور فرمایا: الحمد للہ تو میں نے سنا کہنے والے کو اس نے کہا: رحمک اللہ اور میرے لئے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام زمین روشن ہوگئی یہاں تک کہ میں نے ملک شام میں واقع روم کے محلات دیکھ لئے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام واقعات کو خوارق عادات تحریر فرمایا ہے جس سے یہ امر بہ دلائل اور خوارق عادات سے ثابت اور مبرہن ہے کہ آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پیدائشی،فطری اور تخلیقی طور پر نبی تھے۔پیدا ہوتے ہی دعا کیلئے سر اقدس کا رفع اور آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا آپ کی والدہ محترمہ کا آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے ہمراہ نکلنے والے نور کی روشنی میں شام کے محلات کو دیکھ لینا اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا ہر طرف نور ہی نور دیکھنا اور ہر شے کا منور ہونا امور عادیہ سے نہیں بلکہ خوارق عادات ہیں جو آپ کی نبوت کیلئے دلائل حسیہ ہیں جن کا انکار اور جن سے مفر ممکن نہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کیا آپ کو شعور ہے کہ آپ کے بطن میں اس امت کے سردار اور اس کے نبی۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ہیں

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الوفا میں نقل فرمایا ہے کہ:

اِنَّ اُمَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَتْ حِیْنَ دَنَتْ وِلَادَتُھَا اَتَاھَا آتٍ فَقَالَ قُوْلِیْ اُعِیْذُہٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ بَعْدَ اَنْ رَاَتْ حِیْنَ بِہٖ اَنْ اتیا اتاھا وَقَالَ :

هَلْ شَعُرْتِ اَنَّكِ حَمَلْتِ بِسَیِّدِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَنَبِیِّھَا .

مرقات شرح مشکاۃ

حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا جب وقت قریب آیا تو ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ:

یہ کہو: میں اس ذات مقدس کو ہر حاسد کی شر سے محفوظ رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتی ہوں لیکن یہ واقعہ حمل کے بعد اور قرب ولادت کا ہے حمل کے دوران آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا ان کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو شعور ہے کہ بلاشبہ آپ اس امت کے سردار اور اس کے نبی سے حاملہ ہیں۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود عینی میں ظاہر ہو چکی تھی

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ نُوْرِیْ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِاَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ : یُسَبِّحُ ذَالِكَ النُّوْرُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِیْحِهٖ وَهٰذَا یُؤَیِّدُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ لِلْمَلَائِكَةِ كَغَیْرِهِمْ فَهٰذَا صَرِیْحٌ فِیْ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَتْ نُبُوَّتُهٗ فِی الْوُجُوْدِ الْعَیْنِیْ قَبْلَ نُبُوَّةِ آدَمَ وَغَیْرِهٖ وَاَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَعْرِفْ نَبِیًّا قَبْلَهٗ .

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو آدم علیہ السلام کے پیدا فرمانے سے چودہ ہزار سال پہلے پیدا فرمایا اور ایک روایت میں:

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۳ صفحہ ۴۱۴

وہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا اور ملائکہ اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور یہ بات اس کی تائید کرتی ہے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ملائکہ -فرشتوں- کیلئے رسول تھے جیسے آپ ملائکہ کے علادہ --جن وانس-- کے رسول ہیں اور یہ صریح ہے اس بات میں کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم- علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود عینی میں ظاہر و باہر تھی اور ملائکہ کو آپ سے پہلے کسی نبی کا عرفان نہ تھا۔

سیدنا علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضرات انبیاء کرام۔علیہم الصلاۃ والسلام۔کے معجزات
آپ کے نور سے ہیں

وَكُلُّ اٰيٍ آتى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

اَیْ : وَكُلُّ الْمُعْجِزَاتِ الَّتِیْ اَتٰی بِهَا الرُّسُلُ الْكِرَامُ لِاُمَمِهِمْ فَلَمْ تَتَّصِلْ بِهِمْ اِلَّا مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَوْ مِنْ نُوْرِهِ الَّذِیْ هُوَ اَصْلُ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا ، فَالسَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ مِنْ نُوْرِهٖ ، وَالْجَنَّةُ مِنْ نُوْرِهٖ ، وَمُعْجِزَاتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نُوْرِهٖ .

ہر وہ معجزہ جو حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا وہ درحقیقت حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کے نور پاک سے ہی انہیں نصیب ہوا ہے۔

البردۃ بشرح الباجوری صفحہ ۹۶

یعنی ہر وہ معجزات مبارکہ جو حضرات انبیاء کرام-علیہم الصلاۃ والسلام- سے ان کی امتوں کیلئے ان کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا تو درحقیقت وہ انہیں حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے معجزات مبارکہ سے ہی نصیب ہوئے ہیں یا وہ معجزات ان کو حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک سے جو تمام اشیاء کی اصل ھے سے ملے ہیں۔ پس تمام آسمان اور زمین آپ کے نور سے ہیں، جنت آپ کے نور سے پیدا شدہ ہے اور حضرات انبیاء کرام-علیہم الصلاۃ والسلام- کے معجزات مبارکہ بھی آپ کے نور پاک سے ہیں۔

عارف صادق سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی روح پاک سے حضرات انبیاء کرام۔علیہم الصلاۃ والسلام۔واولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح مبارکہ مدد وفیض لینے والی ہیں

قَالَ سَیِّدِی عَلِیُّ الْخَوَّاصُ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاَفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِهٖ:
اَرْوَاحُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ مُسْتَمِدَّةٌ مِنْ رُوْحِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ انتھی۔

سیدی علی خواص رحمہ اللہ وافاض علینا من برکاتہ نے ارشاد فرمایا:

عزاہ الیہ الحلبی فی سیرتہ:۱/۲۴۰

نفائس الدرر من اخبار سید البشر صفحہ ۶۴

انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ارواح مقدسہ حضور سیدالعالمین محمد رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی روح پاک سے فیض ومدد لینے والی ہیں۔

-☆-

اجماعِ امت

میں عالم تو نہیں لیکن علماء کرام سے سنا ہے کہ کسی بھی دور کے علماء اھل سنت کا کسی مسئلہ پر اجماع حجت شرعیہ ہے۔ میں نے جب سے اس عالم آب وگل میں آنکھ کھولی ہے مجھے ہر طرف حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی عالم ارواح والی نبوت کے چرچے ہی نظر آئے۔ میرا تعلق علماء کے گھرانے سے ہے بلکہ ہمارا خاندان ایک علمی خاندان ہے، میں نے اپنے جتنے بھی بزرگ دیکھے وہ سب علم کے کوہِ گراں تھے اور دنیا ان کے علم کی معترف ومعتقد تھی۔

بچپن میں علماء کرام کے مواعظ سننے کا شوق تھا فیصل آباد کے گلی کوچوں میں علماء کی محافل وعظ وارشاد سجتی تھیں۔ میں ایک پرانی سائیکل پر بیٹھ کر ان کے ارشادات عالیہ سنا کرتا تھا۔ میں نے جس درسگاہ سے علم کے موتی چننے کی کوشش کی وہ علم کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے لیکن آج سے چند سال پہلے تک میں نے کسی ایک عالم، کسی ایک وعظ، کسی مدرس

یا خطیب سے بھی یہ نہیں سنا کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- عالم ارواح میں نبی نہیں تھے بلکہ سب کے سب بشمول موجودہ دور کے علماء کے مختلف آیات کریمہ اور احادیث مقدسہ سے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی وجود سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے نبوت کا بیان خوب جھوم جھوم کر کیا کرتے تھے۔

کیا علماء کرام کا میری زندگی کے پچاس سالوں تک عالم ارواح والی نبوت پر اجماع اس نبوت مصطفیٰ -فداہ ابی وامی علیہ اطیب التحیۃ والثنا- کے حق و سچ ہونے کی دلیل نہیں۔

ھم روزانہ ہر نماز میں پانچوں وقت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تلاوت کرتے ہیں اور منعم علیھم کون ہیں اس کا ذکر بھی باری تعالیٰ جل شانہ نے فرمادیا ہے۔ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام واکرام فرمایا اور نبی، صدیق، شھید اور صالح ہیں۔ نبوت کا دروازہ تو بند ہو چکا لیکن صدیق وشھید وصالح تو ہر دور میں موجود رہے ہیں اور تا قیام قیامت رھیں گے تو میں اپنی دانست میں کہتا ہوں کہ ان پچاس سالوں میں صدیقوں، شھیدوں اور صالحین کا جس بات پر اجماع رہا ہو کیا وہ صراط مستقیم نہیں ہے حاشا وکلا انہیں پاکیزہ لوگوں کا راستہ، طریقہ، ایمان وعمل ہی صراطِ مستقیم ہے پھر حضور سیدنا نبی کریمن -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا ارشاد گرامی:

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَى الضَّلَالِ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

کیا عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی

نبوت مبارکہ کے حق و سچ ہونے کی دلیل نہیں؟

وَمَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْراً ٥

کیا عالم ارواح والی نبوت مسلمانوں کے ایمان وایقان کا حصہ نہیں ہے؟

میں نے اپنی ناقص رائے کے مطابق اس دور کے اجماع کی بات کی ہے ہوسکتا ہے کہ کسی کا نظریہ ایسا نہ ہوتو کیا علماء کرام، علماء ربانیین، نائبین مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے جم غفیر کے مقابلہ میں کسی ایک آدھ کی رائے زنی وزن رکھتی ہے؟

اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اٰمِيْنَ بِجَاهِ مَنِ اتَّخَذْتَهٗ حَبِيْباً فِى الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَنْ شَرَّفْتَهٗ بِالنُّبُوَّةِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ فِدَاهُ اَبِىْ وَاُمِّىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ .

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اول النبیین بھی ہیں اور آخر النبیین بھی ہیں

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اول النبیین اور آخر النبیین میں تضاد وتناقض ہے اگر اول النبیین مانیں گے تو آخر النبیین کا انکار لازم آئے گا اگر آخر النبیین مانیں گے تو اول النبیین کا انکار ضروری ہے اس لئے ہم ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے اول النبیین ماننے سے انکاری ہیں۔

کیا اول النبیین ماننے اور آخر النبیین ماننے میں تناقض ہے اس کا صحیح اور علمی جواب تو کوئی عالم اور منطقی ہی دے سکتا ہے شاید تناقض کی کچھ شرائط بھی ہوں گی، شاید زمان ومکان کا اتحاد بھی ہو بہر حال اس کا علمی جواب تو علماء کے ہاں سے دستیاب ہو گا۔

میں بے علم و بے ہنر، بے مایہ وتہی دامن صرف ایک سادہ سی مثال دیکر اپنے جیسے عوام کیلئے وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ

مثلاً ہمارے ہی ایک بزرگوں نے فیصل آباد میں ایک عظیم درسگاہ کی بنیاد رکھی ہو اس میں اول المدرسین وہ خود بنے انہوں نے اپنے شاگردوں کی ایک جماعت تیار کر لی انہوں نے انگلینڈ یا ہالینڈ میں ایک درسگاہ بنائی جس سے تدریس کا کام شروع ہو گیا۔ آخر میں انہوں نے سوچا ھماری کیا خوش قسمتی ہو گی کہ ہمارے استاد محترم ہمارے پاس ہی تشریف لے آئیں۔ انہوں نے اپنے استاد محترم سے وہاں شرف بخشنے کا تقاضا شروع کر دیا آخر استاد محترم نے ان کی درخواست کو قبول کر لیا اور آخر میں وہ وہاں -انگلینڈ یا ہالینڈ میں- منتقل ہو گئے اب وہاں کی درسگاہ کے یہی استاد محترم آخر المدرسین بنے حالانکہ فیصل آباد کی درسگاہ کے یہ اول المدرسین تھے تو کیا اس کو تناقض و تضاد کہیں گے؟ حالانکہ ہر ذی شعور یہ سمجھتا ہے کہ ایسا ممکن ہے اور ایسا ہونے میں کوئی قباحت نہیں تو وہی استاد محترم فیصل آباد کی درسگاہ کے اعتبار سے اول المدرسین ہوئے اور انگلینڈ یا ہالینڈ کی درسگاہ کے اعتبار سے آخر المدرسین ہوئے۔

ہمارے آقا و مولیٰ فخر الانبیاء والمرسلین -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے بھی ایسے ہی فرمایا عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام کے مربی و محسن ہوئے اور ان تک فیضان نبوت پہنچایا جس بنا پر آپ اول النبیین تھے۔ آپ ہی کے شاگرد آپ ہی کے تیار کردہ انبیاء عالم دنیا میں آئے اس دنیا کو رونق بخشی پھر اللہ ذوالجلال نے کرم فرمایا کہ سب سے آخر میں پھر انہیں کے مربی و محسن حضور سید العالمین محمد رسول اللہ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو مبعوث فرمایا تو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- آخر النبیین و خاتم النبیین بن کر تشریف لائے۔

عالم ارواح میں حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اول النبیین بنے اور عالم اجسام میں آخر النبیین بنے اس میں کیا تعارض وتناقض ہے؟ یہ تو ہمارے آقا و مولیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عظمت ورفعت شان ہے جو ان کو ان کے پروردگار جل جلالہٗ نے عطا فرمائی ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ — کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - خاتم النبیین بھی ہیں، ختم نبوت پر ہمارا ایمان غیر متزلزل ہے۔ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے آخری نبی ہونے پر ہر مومن کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ اب سنئے! اس بارے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کیا فرماتے ہیں؟

یونہی محمد رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال باطل جاننا فرض اجل وجزو ایقان ہے - وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے - ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی

کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے۔

فتاوی رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۳۰

ہر مومن کا یہی ایمان وایقان ہے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے دنیا میں تشریف لانے، آپ کی بعثت مبارکہ کے بعد جو کسی بھی طریقہ سے آپ کی ختم نبوت کا منکر ہو یا شک کرے یا ضعیف سا احتمال خفیف بھی رکھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، ملعون اور مخلد فی النار اور جو اس کے اس عقیدہ باطلہ پر مطلع ہو کر بھی اس میں ذرہ سا شک کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ مخلد فی النار ہے، ملعون ہے، العیاذ باللہ من ذالک۔

لیکن ان حضرات کو کیا کہا جائے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی عالم ارواح کی نبوت پر ایمان لانے والوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے رہے ہیں اسے انکی سادگی، بھولپن یا عدم توجہی کہا جا سکتا ہے۔

میری اس عرضداشت کو دوبارہ سنئے:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اول النبیین اور آخر النبیین میں تضاد وتناقض ہے اگر اول النبیین مانیں گے تو آخر النبیین کا انکار لازم آئے گا اگر آخر النبیین مانیں گے تو اول النبیین کا انکار ضروری ہے اس لئے ہم ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے اول النبیین ماننے سے انکاری ہیں۔

انہوں نے سوچا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ گئے اور کیا لکھ گئے ہیں اور ان کے اس ارشاد کی زد میں کون کون آ رہا ہے۔

فقیہ عصر یادگارِ اسلاف سیدی وابی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ جن کی گزشتہ ساری زندگی عشقِ رسول-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ-کا درس دیتے اور لوگوں کو درود شریف کی مے پلاتے گزر گئی، کیا وہ ان کے بھی ختم نبوت پر ایمان میں شک کرتے ہیں؟

محدثِ اعظم پاکستان جنہیں ہمارے بزرگ بڑی محبت سے ہمارے آقائے نعمت جیسے پیارے کلمات سے یاد کرتے ہیں جنہوں نے ساری زندگی حدیث پاک کا درس دیا اور جن کے جنازے پر انوار کی بارش ہوئی جس کے دیکھنے والے ابھی تک کئی لوگ بقید حیات ہیں کیا وہ انہیں ختم نبوت کا منکر اور دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں؟

امام اھل سنت، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ جن کے علم وفضل کی دھوم عرب وعجم میں پھیلی، قافلہ تجدید واحیاء دین کے چودھویں صدی کا چمکتا سہرہ ان کے گلے کی زینت بنا کیا وہ بھی مرتد ٹھہرے؟

برکۃ مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ- فی الھند شیخ المحققین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کے خدمت حدیث پاک کے چرچے دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچے کیا ان پر بھی ارتداد کا فتویٰ لگے گا؟

محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا مجدد ومنور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ جن کے روحانی فیوض وبرکات کی دھوم آج تک مچی ہوئی ہے اور جن کے سرانور پر ہزار سالہ تجدید کا تاج پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہے کیا وہ بھی اسلام سے خارج ہیں؟

محدثِ کبیر، عشقِ رسول-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- میں ڈوبا ہوا وجود

سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کے خداداد علوم کتابوں میں نہ سما سکے اور جنہیں جاگتے ہوئے تہتر مرتبہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا دیدار نصیب ہوا کیا یہ بھی مخلد فی النیر ان ٹھہرے؟ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

میں کس کس ہستی کا ذکر کروں ان کے صرف نام مبارک لکھنے کیلئے دفتر درکار ہیں۔

اے نیلی چھت والے اللہ! اے عرشِ عظیم کے مالک! اے ساری کائنات کو پیدا کرنے والے! تجھے تیری عزت وجلال کا واسطہ، تجھے تیرے ہی فضل وکرم کا واسطہ!

اے اللہ! ایسے لوگوں کو واپس صراطِ مستقیم پر لے آ، ہمارے پاس تو ہمت نہیں کہ ان کے سامنے بول بھی سکیں تو ہی دلوں کو پھیرنے والا ہے اپنے محبوب کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی چادر رحمت کا واسطہ، ان کے رخ زیبا سے نکلنے والے نور کا واسطہ، ان کی دستار مبارک کے ہر پیچ کا واسطہ، اپنی امت کی خاطر ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کا واسطہ! ان چوکیدارانِ عظمت وشانِ مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو واپس غلامی مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-میں لے آ۔ ان کی آنکھوں سے پردے سرکا دے اور انہیں دوبارہ مصطفیٰ کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی عالم ارواح کی نبوت کے چرچے کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِجَاهِ مَنِ اتَّخَذْتَهُ حَبِیْباً فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ وَبِجَاهِ مَنْ شَرَّفْتَهُ بِالنُّبُوَّةِ وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ فِدَاهُ اَبِیْ وَاُمِّیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ .

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْب ثَبِّتْ قُلُوْبنَا عَلٰى طَاعَتِكَ .

حضرات علماء اهل سنت زید فضلهم ومجدهم کی خدمت اقدس میں ادنیٰ سی گزارش

حضرات علماء کرام! یہ عاجز وحقیر آپ حضرات کی خدمت اقدس میں ایک گزارش کرنے کی جسارت کر رہا ہے اگر کوئی گستاخی کا پہلو نکلے تو للہ معاف فرمایئے گا۔

یہ آپ حضرات کی سعادت ہے کہ آپ کو منبر رسول۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔اور مصلیٰ رسول۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ملا ہے آپ محراب ومنبر کے وارث ہیں یہ مت سمجھئے گا کہ یہ آپ کا ذاتی کمال ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ لجپال نبی۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی کرم نوازی ہے کہ آپ کو اپنا محراب ومنبر عطا فرما دیا۔اب آپ ذمہ دار ہیں، آپ کو اس عظیم الشان منصب پر بٹھایا گیا ہے، آپ کو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔نے اپنی عظمت وشان کا چوکیدار بنایا ہے۔چوکیدار کا فرض ہے کہ وہ مالک کی ہر ہر چیز کی نگرانی ورکھوالی کرے۔دن دہاڑے

سورج کی روشنی میں حضور نبی رحمت-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی عالم ارواح کی نبوت کو چوری کرنے کی کوشش ہورھی ہے آپ خاموش تماشائی بنے ہیں آپ کے فرض کا تقاضا ہے کہ آپ مالک کی اس چیز کی حفاظت اوراس کا دفاع کریں۔ہاں مالک بڑا شفیق وغمگسار ہے وہ رحمۃ للعالمین ہے-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-لیکن جب اس پر بے نیاز اللہ کی بے نیازي کا پرتو پڑتا ہے تو پھر اسے کسی کی پرواہ بھی نہیں۔اس ذات اقدس واطہر -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے ہاں چوکیداروں کی کمی نہیں ایک سے ایک بڑھ کر محافظ وچوکیدار ہے وہ اپنی چیزوں کی خود حفاظت کرنا جانتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی غفلت سے مالکِ کونین-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کی نظروں سے گر جاؤ اگر خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو پھر

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں — در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

والا منظر لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔

العیاذ باللہ من ذالک ثم العیاذ باللہ من ذالک۔

عوام اھل سنت سے دردمندانہ اپیل

اے میرے پیارے بھائیو! اے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے لاڈلے امتیو!

ایمان بہت بڑی دولت ہے بلکہ سب سے بڑی دولت ہے اللہ تعالیٰ نے انگنت لوگوں میں سے محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں ایمان کی دولت نصیب فرمائی ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ایمان ہے کیا؟ سادہ لفظوں میں

انہیں مانا انہیں جانا نہ رکھا غیر سے کام

للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

ایمان صرف اور صرف حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی محبت والفت اور آپ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے ہر ہر کلمہ کو حق اور سچ جاننا اور ماننا ہے۔

یہ دور فتنہ وفساد کا دور ہے میں ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں اگر یہ ذھن میں رہ گئیں، دل میں سما گئیں تو سمجھیے ہمارا ایمان بچ گیا اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

۱- شارح بخاری علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی محبت میں فرماتے ہیں:

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا بول و براز مبارک طیب وطاھر اور پاک ہے، یہی میرا ایمان ہے اس کے خلاف اگر کوئی بات کرنا چاہے، کوئی دلیل دینا چاہے تو انا الاصم- میں بہرہ ہوں- اس کی بات ہی نہیں سنتا۔

آپ بھی اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے اگر کوئی حضور نبی رحمت -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی عالم ارواح کی نبوت کے بارے میں کچھ کہنا چاہے تو آپ بھی کہیے انا الاصم- میں بہرہ ہوں- نہیں سنتا اور فوراً اس مجلس سے اٹھ جائیے۔

۲- سیدنا محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جنکا تعلق خیر والقرون سے ہے کہ آپ کے پاس چند آدمی آئے کہنے لگے: ھم آپ کو حدیث پاک سنانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نہیں سنتا انہوں نے کہا: ھم قرآن کریم کی آیات سنانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نہیں سنتا وہ نامراد ہوکر آپ کی محفل سے چلے گئے۔

بعد میں آپ کے خدام، آپ کے نیازمندوں نے عرض کی: حضور وہ قرآن پاک سنانا چاہتے تھے، وہ حدیث پاک سنانا چاہتے تھے آپ نے سننے سے انکار کیوں کر دیا؟ تو انہوں نے فرمایا:

قرآنِ کریم بے شک لاریب کتاب ہے،حدیث پاک پر میرا ایمان کامل ہے لیکن سنانے والے ٹھیک نہیں تھے اگر وہ قرآن وحدیث سناتے کوئی ایسی بات کر دیتے جو میرے دل میں بیٹھ جاتی تو میرا تو ایمان تباہ ہوجاتا اس لئے میں نے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے انکی کوئی بات نہیں سنی۔

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ .

اے میرے بھولے بھائی !اے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے لاڈلے امتی!

ہوشیار!خبردار!کسی بھی ایسے آدمی کی بات تک نہ سننا چاہے وہ کچھ بھی سنانا چاہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا ایمان ضائع ہوجائے العیاذ باللہ من ذالک ۔اگر ایمان ہاتھ سے خدانخواستہ نکل گیا تو سب کچھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کے ایمان کو محفوظ فرمائے۔

۳- فخر المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے دنیا سے جانے کا وقت آیا نزع کے قریب شیطان ایمان چھیننے کیلئے آ گیا۔پوچھتا ہے رازی !خالق کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

ایک،اس نے کہا:کوئی دلیل؟ آپ نے دلیل دی وہ تو شیطان ہے اس نے دلیل توڑ دی آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایک اور دلیل دی اس نے وہ بھی توڑ دی اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک سوایک دلیل دی شیطان لعین نے وہ سب توڑ دیں اسی وقت فخر المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد امام الاولیاء سیدنا خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقہ میں وضو فرما رہے تھے آپ نے وہیں

سے وضو کا پانی پھینکا اور سینکڑوں میل دور سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر پڑا اور پیرومرشد کی آواز آئی: اے رازی! کہہ دے میں اللہ تعالیٰ کو بغیر دلیل کے وحدہ لاشریک مانتا ہوں اس بات کو سن کر شیطان کی چیخیں نکل گئیں اور وہ وہاں سے بھاگ گیا۔ سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے باایمان خالق حقیقی جل جلالہ سے جا ملے۔

اے میرے بھائیو! اے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے لاڈلے امتیو! اللہ کے محبوب -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے غلامو!

اگر کوئی آدمی چاہے جتنے بھی علم والا ہو جب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی عالم ارواح کی نبوت کے خلاف کوئی دلیل دینا چاہے تو فوراً یہ کہہ کر اٹھ جاؤ کہ ہم اپنے پیارے آقا و مولیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کو بغیر دلیل کے اس وقت بھی نبی مانتے ہیں جب سیدنا آدم علیہ السلام کا وجود نہ بنا تھا۔

اے اللہ! اے ساری خدائی کے مالک! اے پاک پروردگار!

یہ فتنوں اور آزمائشوں کا دور ہے رات بندہ مومن ہوتا ہے تو صبح اس کا ایمان رخصت ہو چکا ہوتا ہے صبح مومن ہوتا ہے تو رات آنے تک وہ ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔

تجھے تیری عظمت و بزرگی کا واسطہ! تجھے تیرے فضل و کرم کا واسطہ! تجھے تیرے محبوب کریم کی ہر ادائے دلربا کا واسطہ! ان کے جسد اطہر کے ہر خد و خال کا واسطہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- ہمارے ایمان کی حفاظت فرمانا۔ ہمیں مرتے دم تک حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی عالم روحانیت کی نبوت پر یقین و ایمان سے سرفراز رکھنا۔

اے ہمارے خالق و پروردگار! اگر کوئی تیرے محبوب کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت کے بارے میں یا ادنی سی شان کے بارے میں کچھ کہنا چاہے تو ہمیں بہرہ کر دینا ہم اسے نہیں سننا چاہتے ہیں، ہمیں تیری محبت تیرے محبوب کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی محبت عزیز ہے-

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُ

حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

-☆-

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ

مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرِ

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بَعْدَ اَزْ خُدَا بَزُرگ تُوئی قِصّه مُخْتَصَر

اے اللہ! ہمیں مرتے وقت بھی حضور نبی رحمت -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی تمام جہانوں میں نبوت پر ایمان کامل نصیب فرمانا- آمین

يَارَبَّنَا وَرَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِجَاهِ مَنِ اتَّخَذْتَهُ حَبِيْباً فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فِدَاهُ اَبِيْ وَاُمِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ .

ناکارہ خلائق

محمد کریم سلطانی

مصادر ومراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری

للامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ دیب البغا

دار ابن کثیر بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۳۔ صحیح البخاری

تحقیق: الشیخ محمد علی القطب، الشیخ ھشام البخاری

المکتبۃ العصریۃ بیروت/ الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۴۔ انیس الساری فی تخریج احادیث فتح الباری

تحقیق: نبیل بن منصور بن یعقوب

موسسۃ السماحۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء، ۱۴۲۶ھ

۵۔ الکوثر الجاری الی ریاض احادیث البخاری

احمد بن اسماعیل بن عثمان بن محمد الکورانی الشافعی ثم الحنفی التوفی ۸۹۳ھ

تحقیق: الشیخ احمد عزو عنایۃ

داراحیاء التراث العربی بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۸ء، ۱۴۲۹ھ

۶۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری

للامام العلامۃ بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی التوفی ۸۵۵ھ

ضبطہ وصححہ: عبداللہ محمود محمد عمر

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۱ء، ۱۴۲۱ھ

۷۔ شرح الکرمانی علی صحیح البخاری المسمی الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری

الامام شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی المتوفی ۷۸۶ھ
تحقیق: محمد عثمان
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۱۰ء ۱۴۳۰ھ

۸- صحیح مسلم
للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ
تحقیق: الدکتور مصطفیٰ شاھین لاشین، الدکتور احمد عمر ھاشم
موسسۃ عز الدین بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۹- صحیح مسلم
تحقیق: الشیخ مسلم بن محمود عثمان
مکتبۃ دار الخیر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۳ء

۱۰- سنن الترمذی
للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ
تحقیق: صدقی محمد جمیل العطاء
دار الفکر بیروت / طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۱۱- صحیح سنن الترمذی
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/ طبع ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۱۲- الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: شعیب الارؤوط، عبد اللطیف حرز اللہ
دار الرسالۃ العالمیۃ/ ۲۰۰۹ء

۱۳- الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف
دار الجیل بیروت، دار الغرب الاسلامی بیروت

الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۶ء الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۸ء

۱۴- سنن النسائی

للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۱۵- صحیح سنن النسائی

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۶- سنن ابی داؤد

للامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۱۷- صحیح سنن ابی داؤد

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۸- سنن ابی داؤد

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مکتبۃ دار الرسالۃ العالمیۃ/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۱۹- سنن ابن ماجہ

لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ

تحقیق بشار عواد معروف

مکتبہ دار الجیل بیروت-لبنان-/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ء

۲۰- سنن ابن ماجہ

تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار

دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۲۱- صحیح سنن ابن ماجہ

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۹۹۷ء

۲۲- سنن ابن ماجہ
تحقیق: شعیب الارؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام
دار الرسالۃ العالمیۃ/طبع ۲۰۰۹ء

۲۳- سنن ابن ماجہ انگلش
تحقیق: الحافظ ابو طاہر زبیر علی زئی
مکتبۃ دار السلام /طبع ۲۰۰۷ء

۲۴- السنن الکبریٰ
لابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق محمد عبد القادر عطا
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۵- صحیح ابن حبان
لابن حبان ابی حاتم التمیمی البُستی السجستانی المتوفی ۳۵۴ھ
تحقیق: شعیب الارنؤوط
موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

۲۶- التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی المتوفی ۱۴۲۰ھ
دار باوزیر للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۳ء

۲۷- شرح السنۃ
للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ
تحقیق: زھیر الشاویش وشعیب الارنؤوط
المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۲۸- مسند الامام احمد
للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ
تحقیق احمد محمد شاکر-حمزہ احمد الزین
دار الحدیث قاھرہ/طبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۲۹- مسند الامام احمد
تحقیق: شعیب الارنووط-عادل مرشد
موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۰- الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی
شرح: احمد عبدالرحمٰن البنا
دار احیاء التراث العربی بیروت-لبنان-

۳۱- مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی
تحقیق: ناصر الدین الالبانی
دار ابن قیم-دار ابن عفان

۳۲- الترغیب والترھیب
للحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ
محی الدین دیب مستو-سمیر احد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دار الکلم الطیب، مؤسسۃ علوم القرآن
طبع ۱۹۹۶ء

۳۳- تھذیب الترغیب والترھیب
محی الدین دیب مستو-سمیر احد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۴- صحیح الترغیب والترھیب
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۰ء

۳۵- سنن الدارمی
للامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمر قندی المتوفی ۲۵۵ھ
تحقیق: نواز احمد زمرلی- خالد السبع العلمی
دارالکتاب العربی بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۶- سنن الدارمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دارالمغنی الریاض/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۳۷- فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی
تحقیق: السید ابوعاصم نبیل بن ھاشم الغمری
دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت- لبنان-/ المکتبۃ المکۃ مکۃ المکرمۃ السعودیۃ
الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۸- جامع الاصول
لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ
تحقیق عبدالقادر الارنووط
دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۳۹- فتح الباری
للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
دارنشر الکتب الاسلامیہ لاهور پاکستان/طبع ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۴۰- فتح الباری
الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
تحقیق عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۱- ضیاء القرآن
لضیاء الامۃ حضرت پیر محمد کرم شاہ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور-کراچی-
۴۲- التفسیر الکبیر
للامام فخر الدین الرازی التوفی ۶۰۴ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-
۴۳- التفسیر البیضاوی
لناصر الدین ابی الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد الشیر ازی الشافعی البیضاوی
دار الکتب العلمیہ بیروت/ دار النفائس ریاض
۴۴- التفسیر المظہری
للقاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی
بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان
۴۵- جمع الجوامع
الامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی التوفی ۹۱۱ھ
تحقیق خالد عبدالفتاح سید
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۲۰۰۰ء
۴۶- السنن الکبری
للامام ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی التوفی ۳۰۳ھ
تحقیق: حسن عبدالمنعم
مکتبۃ مؤسسۃ الرسالۃ/طبع ۲۰۰۱ء
۴۷- جواہر البحار فی فضائل النبی المختار-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبہانی التوفی ۱۳۵۰ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۱۹۹۸ء

۴۸۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی
للعلامۃ ابی الفضل شھاب الدین السید محمد الآلوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ
داراحیاء التراث العربی بیروت/طبع ۱۹۹۹ء

۴۹۔ المعجم الوسیط
ابراھیم مصطفیٰ ، احمد حسن الزیات ،حامد عبدالقادر،محمد علی النجار
المکتبۃ الاسلامیۃ استنبول۔ترکیا۔

۵۰۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ
محمد ناصر الدین الالبانی
المکتب الاسلامی بیروت/ الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء

۵۱۔ الکلمۃ العلیا
علامہ مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی
جامعہ رضویہ قمر المدارس گوجرانوالہ

۵۲۔ مکتوبات امام ربانی اردو
حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہ
ترجمہ وحواشی: مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی
مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی/ الطبعۃ الاولی ۱۹۷۱ء

۵۳۔ حدائق بخشش
از امام اھل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ
مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

۵۴۔ سرور القلوب
امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی قدس سرہ العزیز ۱۲۴۶ھ تا ۱۲۹۷ھ
۱۸۳۰ء تا ۱۸۸۰ء
شبیر برادرز اردو بازار لاہور/ اشاعت سوم ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۵۵- مدارج النبوت فارسی
شاہ عبدالحق المحدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور/ اشاعت دوم ۱۹۹۷ء

۵۶- مدارج النبوت اردو
شاہ عبدالحق المحدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: علامہ عبدالمصطفیٰ محمد اشرف نقشبندی
مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور

۵۷- دلائل النبوۃ للبیہقی
لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی
تحقیق: سید ابراھیم
دارالحدیث القاھرۃ/ سنۃ الطبع ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء

۵۸- دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ
لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی
تحقیق: الدکتور عبدالمعطی قلعجی
دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۵۹- نفائس الدرر من اخبار سید البشر
لابی سرحان مسعود بن محمد بن علي جموع السجلماسي الفاسی
تحقیق طارق طاطمي، الحسن الخبیۃ، عبداللطیف علوان، عبدالحمید تدرارنی،
ابراہیم مالک، مصطفیٰ رفیق، حمید آیت امعیط۔
لمرکز الدراسات والابحاث واحیاء التراث/ سنۃ الطبع ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

۶۰- الخصائص الکبریٰ
للشیخ الامام العلامۃ ابی الفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی قدس سرہ العزیز
المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ لائلپور پاکستان

۶۱- المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ
الشیخ احمد بن محمد القسطلانی
تحقیق: ابو عمرو عماد زکی البارودی
المکتبۃ التوفیقیۃ
۶۲- نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت
مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیہ
جامعہ محمدیہ معینیہ جڑانوالہ روڈ/ اشاعت اول جون ۲۰۱۱ء
۶۳- الابریز
ملفوظات: غوث زمان قبلہ عالمیان السید الشریف عبد العزیز دباغ الحسنی الادریسی رحمہ اللہ
مرتب: الامام الشیخ احمد بن مبارک السلجماسی المالکی
مترجم: ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
نوریہ رضویہ پبلیکیشنز/ اشاعت اول ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء
۶۴- السیرۃ الحلبیۃ
الامام العالم العلامۃ علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی
داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان
۶۵- مقام رسول
حضرت علامہ مفتی ابو الحسن محمد منظور احمد فیضی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی/ اشاعت جنوری ۲۰۰۵ء
۶۶- نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی العیاض
مولانا احمد شہاب الدین الخفاجی المصری
وھامشہ شرح الشفاء لعلی القاری رحمہ اللہ
دارالکتاب العربی بیروت لبنان

٦٧۔ اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم/سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد کے باب ششم کا اردو ترجمہ
امام محمد بن یوسف الصالحی شامی رحمہ اللہ
ترجمہ: حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی
مظہر علم منزل مظہر علم شاہدرہ لاہور
٦٨۔ مدارج الخیر ومناھج السیر
شہزادہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ جہاں
حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی الازھری قدس سرہ
ترجمہ: محمد نعیم اللہ خیالی
بار دوم ١٤٣٤ھ/٢٠١٣ء
٦٩۔ منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الاکبر
للعلامۃ المحدث الفقیہ علی بن سلطان محمد القاری
دار البشائر الاسلامیۃ/الطبعۃ الاولی ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء
٧٠۔ الانوار المحمدیۃ من المواھب اللدنیۃ
القاضی یوسف بن اسماعیل النبھانی
دار الفقر
٧١۔ الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر
الشیخ عبدالوھاب بن احمد بن علی العرانی المصری الحنفی
دار احیاء التراث العربی/مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت لبنان
سنۃ الطبع ١٤٢٨ھ/٢٠٠٧ء
٧٢۔ المنح المکیۃ فی شرح الھمزیۃ
للامام العلامۃ الفقیہ المحقق شھاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر الھیتمی الشافعی
تحقیق: احمد جاسم المحمد/بوجمعۃ مکری
دار المنھاج/الطبعۃ الثانیۃ ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء

۷۳۔ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم
پروفیسر علامہ نور بخش توکلی ایم اے
ضیاء القرآن پبلیکیشنز اردو بازار لاہور
سنۃ الطبع ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
۷۴۔ کتاب الشریعۃ للآجری
للامام المحدث ابی بکر محمد بن الحسین الآجری
تحقیق: الدکتور عبداللہ بن عمر بن سلیمان الدمیجی
دارالوطن للنشر الریاض
الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء
۷۵۔ شرح البردۃ البوصیریۃ
الشیخ عبدالرحمٰن بن محمد المعروف بابن مقلاش الوھرانی
تحقیق: الدکتور محمد مرزوق
دار ابن حزم/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء
۷۶۔ شرح الخربوتی علی البردۃ
العلامۃ عمر بن احمد الخربوتی
نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۷۷۔ قصیدہ بردہ شریف مترجم
محمد علی کپورتھلہ پنجاب
۷۸۔ قصیدہ بردہ شریف مجموعہ تراجم
امام محمد شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ
مرتب: سید سبط الحسن ضیغم
یکے از مطبوعات پیکیجز لمیٹڈ
تاریخ اشاعت: ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ-۱۲ جیٹھ ۹-۵-۲۰ بکرمی-۲۵ مئی ۲۰۰۲ء

۷۹۔ الذخر والعدۃ فی شرح البردۃ
محمد علی بن علان الصدیقی المکی
تحقیق: محمد سالم ھاشم
دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان/ الطبعۃ الاولی ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء

۸۰۔ البردۃ لابی عبداللہ محمد بن سعید البوصیری بشرح الباجوری
تحقیق: یوسف علي بدیوی
دار منابع النور دمشق-سوریۃ
الطبعۃ الاولی ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

☆☆☆

فہرست

	وسلم- کی اور تم میں سے جو اولی الامر ہیں انکی اطاعت کرو اگر تم کسی چیز میں جھگڑنے لگو تو اپنے جھگڑے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے ارشاد کے مطابق کرلو۔	21
7	اللہ تعالیٰ کا حکم مبارک اے اھل ایمان! حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کردیں اس کے کرنے سے رک جاؤ۔	22
8	اس امت کے ہر دور میں ایسے منصف وعادل علماء ربانیین ہوں گے جو حد سے بڑھنے والوں کی تحریف، اھل باطل کے جھوٹ اور جاہلوں کی تاویل کو رد کردیں گے۔	23
9	عالم کیلئے آسمان وزمین میں بسنے والے استغفار کرتے ہیں بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں، عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر، علماء انبیاء کے وارث ہیں۔	25
10	محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی: قرآن وحدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اھل سنت نے بیان فرمایا۔	28
11	محبوب سبحانی مجدد ومنور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی: قرآن وحدیث کے وہی علوم معتبر ہیں جو علماء اھل سنت نے قرآن وسنت سے اخذ کئے ہیں۔	29
12	علامہ ابن حجر ھیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام مخلوق اگرچہ مبالغہ سے کام لیں یا کثرت سے تعریف کریں پھر بھی وہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی-صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی تعریف وتوصیف کا حق ادا نہیں کرسکتے۔	30
13	حضور سیدنا نبی کریم- فداہ ابی وامی-صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی تعریف وتوصیف کا حق ادا ہی نہیں ہوسکتا اس لئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ بس اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا ہی مقام ومرتبہ ہے۔	32

24	سیدنا آدم - علیہ الصلاۃ والسلام - جب روح وجسم کے درمیان تھے اس وقت ہمارے نبی - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے نبوت ثابت وواجب ہو چکی تھی اور اس کا خارج میں ظہور بھی ہو چکا تھا۔	48
25	اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں وہ عوالم انوار وارواح ہوں یا عوالم ظلمات واشباح ہوں، سے پہلے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی نبوت ورسالت، انکی سیادت، انکی جلالتِ شان اور ان کے قربِ الٰہی کی شان سمیت پیدا فرمایا یہ اس وقت تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے نہ سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا نہ ان سے دون کو اور نہ ان سے فوق کو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عارف محبوب اور قربِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز نہ تھا۔	50
26	فقیہ عصر یادگار اسلاف سیدی وابی حضور قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ حضور فقیہ عصر زید مجدہٗ کے وہی عقائد ہیں جو کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اھل سنت بریلوی قدس سرہ اور سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہٗ کا عقیدہ ونظریہ ہے کہ حبیب خدا سید الانبیاء - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی۔	52
27	سیدنا محدثِ اعظم پاکستان ہمارے بزرگوں کے آقائے نعمت رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کا عقیدہ مبارکہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اعلانِ نبوت سے پہلے بھی نبی تھے بلکہ آپ پیدائشی نبی تھے بلکہ آپ عالمِ ارواح میں بھی نبوت سے سرفراز فرمائے گئے تھے۔	54
28	حکیم الامۃ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت نہ زمانہ سے مقید ہے، نہ جگہ کے ساتھ اور نہ ہی کسی قوم کے ساتھ بلکہ آپ ساری مخلوق کے رسول ہیں۔	57

56	شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم-علیہ السلام- روح اور جسم کے درمیان تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ آپ کی روح مقدسہ کے انوار سے مستفیض ہو رہی تھیں۔	97
57	حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اگر یہ کہا جائے کہ حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عالم ارواح میں صرف علمِ الٰہی میں نبی تھے تو اس کا کیا فائدہ تمام انبیاء کرام علمِ الٰہی میں تھے۔	98
58	سیدنا الیاس نبی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام ایام حج میں اپنی پشت سے حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کی آواز سنا کرتے تھے۔	99
59	شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنیا میں اعلان نبوت سے پہلے کسی گزشتہ نبی علیہ السلام کی شریعت کی پیروی نہ کرتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد وہدایت کا نور آپ کے دل انور پر نازل ہوتا تھا۔	100
60	محدثِ کبیر سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے کمالات ظاہر وباہر تھے، حضرات انبیاء کرام-علیہم السلام-کی ارواح مقدس آپ سے فیض لیتی تھیں، اس وقت حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-خارج میں نبی تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام کی نبوت علمِ الٰہی میں تھی خارج میں نہ تھی۔	101
61	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبوت حاصل	

73	عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب کیلئے نبی ورسول ہیں اور آپ کی روحانیت تمام انبیاء کرام کی روحانیت کے ساتھ موجود تھی اور ان نفوس قدسیہ کی ارواح کو آپ کی روحانیت مبارکہ سے امداد پہنچتی تھی۔	129
74	عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام جب پانی اور مٹی کے درمیان تھے اس وقت سوائے حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے کسی اور کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا۔	131
75	عارف وعابد سیدنا عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے نور پاک کو پیدا فرمایا پھر اس نور مبارک سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام بھی حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے نور پاک کی تجلی سے متجلی فرمائے۔	133
76	حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تمام انبیاء کرام کے بھی نبی ہیں اور آپ سلطان اعظم کی طرح ہیں اور تمام انبیاء امراء لشکر کی طرح ہیں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-آدم علیہ السلام سے لیکر قیام قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہیں۔	135
77	عاشق رسول-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-علامہ نبہانی-رحمۃ اللہ علیہ-اور شیخ ابومحمد عبدالجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کی ابتداء کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسے آپ	

100	خواجہ کبیر سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مشاہدہ بقدر معرفت ہوتا ہے حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کو یہ اس وقت حاصل تھا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے علاوہ کوئی نہ تھا آپ اول المخلوقات ہیں اور آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ سے سیراب کیا گیا ہے پس آپ ہر ملتمس کیلئے اصل اور ہر مقتبس کیلئے مادہ و بنیاد بن گئے۔	180
101	شیخ محقق سیدنا احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عالم ارواح میں جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے نبوت سے سرفراز فرمادیا تھا اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کو اس سے مطلع بھی فرمادیا تھا اور آپ کی نبوت کی معرفت اور اس کے اقرار کا حکم بھی دے دیا تھا۔	182
102	حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا نور پاک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتا تھا اور فرشتے آپ کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور اس بات سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ فرشتوں کیلئے رسول مکرم تھے اور یہ بات صراحۃ معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود عینی میں ظاہر ہو چکی تھی اور فرشتے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں جانتے تھے۔	184
103	حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا ارشاد گرامی کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت زمانہ کی تخلیق کی ابتداء میں ہی موجود تھی۔	186
104	سیدنا شہاب الدین ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو نور سے حقیقت محمدیہ کو ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت مبارکہ سے تمام عوالم کو وجود بخشا پھر آپ کو بتایا کہ آپ کو نبوت سے سرفراز فرمادیا گیا ہے اور آپ کو	

	والسلام نے حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو اپنے سینے سے لگا کر دبایا تا کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی رضا نصیب ہو جائے جس کے بعد ناراضگی نہیں اور تا کہ اپنے آپ کو حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کی پناہ اقدس میں دے دیں اور تا کہ اپنے آپ کو حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا اس عالم شہادت میں بھی امتی بنالیں۔	199
111	عارف باللہ سیدنا پیر مہر علی شاہ تاجدار گولڑہ شریف رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبوت کے دو رُخ ہیں ایک بطون جس سے منجانب اللہ فیض حاصل کیا جاتا ہے اور دوسرا ظہور جس کے ذریعے مخلوق کی ہدایت کی جاتی ہے۔	201
112	سیدنا حافظ الحدیث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کو تمام انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا آپ تمام انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کے نبی ہیں اور سب کی طرف رسول ہیں۔	202
113	سیدنا عبد الوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔تخلیق میں سب انبیاء کرام سے پہلے ہیں اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم۔علیہ السلام۔پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔	203
114	سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اجسام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا فرمایا اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کا ارشاد میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا وجود نہ بنا تھا، آپ کا اشارہ اپنی روحِ مبارکہ کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں آپ کی روحِ مبارکہ کو اس منصبِ نبوت کیلئے تیار فرمایا اور روحِ مبارکہ کو منصبِ نبوت سے سرفراز بھی فرمادیا۔	204
115	عارفِ شہیر سیدنا عبد العزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام اشیاء سے پہلے جب حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے نور پاک کو تخلیق فرمایا گیا تو اسی وقت	

	اللہ علیہ کا عقیدہ۔	237
132	عارف باللہ سید محمد نیک عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے یا حضرات اولیاء کرام کو جو کرامات نصیب ہوئیں وہ سب حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور پاک کی ان پر بخشش وعطا کے طفیل ہے۔	238
133	عارف کامل سیدنا مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات ملے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک سے ملے ہیں۔	239
134	سیدنا علامہ ہجوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نورِ محمدی کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- سے پہلے ہیں اور تمام رسولان کرام کو جو معجزات ملے وہ سب حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک سے ملے ہیں۔	241
135	شارح بردہ علامہ خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جتنے معجزات مبارکہ ملے وہ سب ہمارے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک کی وجہ سے ملے ہیں۔	243
136	شارح بردہ سیدنا خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے وہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور اصلی کے فیض سے ملے ہیں اور حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- درحقیقت آپ کے نائب وخلیفہ ہیں۔	244
137	شارح بردہ سیدنا علامہ عمر بن احمد خربوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام انبیاء کرام -علیہم السلام- کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک سے ملے ہیں کیونکہ دونوں جہاں میں جو کچھ ہے وہ حضور -فداہ	

144	مفسرِ قرآن شارح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی زیدہ مجدہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔تمام ممکنات کیلئے فیضِ الٰہی کا واسطہ ہیں اسی لئے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کا نورِ مبارک اول المخلوقات ہے۔	260
145	تمام مفسرین علیہم الرحمۃ والرضوان کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان، اولیاء کرام ہوں یا انبیاء عظام علیہم السلام۔	261
146	حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔تمام انبیاء کرام۔علیہم السلام۔اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کیلئے رحمت ہیں۔	262
147	ابتداءِ آفرینش سے لیکر قیامت تک جس کو بھی جو نعمت ملتی ہے وہ آپ کی تقسیم سے ملتی ہے	263
148	حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔خیر الخلق ہیں اور آپ کے کمال سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں اور آپ کے مرتبہ سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کو منصب نبوت عطا فرما دیا تھا اور انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان لیا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ان سے مقدم ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول ہیں۔	264
149	جامع المعقول علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔اپنی روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے۔	266
150	محدثِ کبیر سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔عالم ارواح میں صرف علم الٰہی میں نبی نہیں تھے بلکہ آپ اس عالم میں بھی حقیقۃً وصفِ نبوت سے سرفراز تھے۔	267
151	سبحان اللہ! حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم۔کا کیا مقام رفیع ہے کہ آپ لباس	

	اولین میں بھی ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مقدسہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے حقائق سے سبقت وبازی لے گئی جیسا آپ آخر میں ظاہر وباھر ہوئے آپ کے سرانور پر رحمۃ للعالمینی کا تاج چمکتا ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام جلنے سے اور موسیٰ علیہ السلام غرق ہونے سے آپ ہی کی برکت ورحمت سے بچ گئے۔	269
152	اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے فیض سے تمام انبیاء کرام، مرسلین عظام اور ملائکہ مقربین کو ظاہر و پیدا فرمایا۔	271
153	تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے خلفاء ہیں ان میں سے ہر ایک حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے دریائے نور میں تیرنے والا اور آپ کے سمندر رحمت سے مدد لینے والا ہے اور حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تمام دوائر خیرات، رسالات ونبوات، حقائق عیانیہ اور اسرار توحید کے جامع ہیں۔	272
155	سیدنا شیخ ابراہیم کورانی اور سیدنا شیخ عارف قشاشی رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت مبارکہ لوح وقلم وغیرھما کی تخلیق سے پہلے کی ہے یعنی اس زمانہ مبارکہ سے ہے جب آپ کی روح پاک مقام قربِ الٰہی جلّ جلالہٗ پر فائز تھی۔	274
156	حافظ الحدیث سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت ورسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتیں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی ہی امت ہیں۔	276
157	شارح بردہ علامہ بیجوری -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ گزشتہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نائب وخلیفہ ہیں اور حضور -فداہ ابی	

164	عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔تمام انبیاء کرام۔علیہم الصلاۃ والسلام۔اور اولیاء عظام ۔علیہم الرحمۃ والرضوان۔کی امداد فرمانے والے ہیں اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کے انوار رسالت بعثت مبارکہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جاری وساری ہیں۔	293
165	عارف باللہ سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کو تمام انبیاء کرام۔علیہم الصلاۃ والسلام۔ سے پہلے نبوت عطا فرما دی گئی۔	295
166	سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔باطن میں اول النبیین اور ظاہر میں سب سے آخر النبیین ہیں جو آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے تشریف لانے والے انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے نائب ہیں۔	297
167	عارف ربانی سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام تک تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام حضور سید العالمین۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کے نائب ہیں۔	300
168	سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔کے انوار رسالت جاری وساری ہیں متقدین اور متاخرین سب کیلئے۔	301
169	عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ہر نبی اور ہر ولی کیلئے اپنے ظہور قدسی سے پہلے عالم الغیب میں مدد واعانت فرمانے والے ہیں۔	302

176	حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اعلان نبوت سے پہلے اہل جاہلیت کا کوئی کام کرنا چاہتے تو اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتا۔	315
177	علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی روح مبارکہ کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارکہ کو نبوت کی خلعت شریفہ سے سرفراز کیا گیا اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کیلئے عالم ارواح میں ہی وصف نبوت ثابت ہو گیا تھا۔	317
178	علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نبی مطلق ہیں اور باقی تمام انبیاء آپ کے خلفاء اور نائب ہیں آپ ابوالانبیاء بھی ہیں اور آپ آخرالانبیاء بھی ہیں۔	319
179	عارف کامل سیدنا عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس نور محمدی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے انوار پیدا فرمائے۔	321
180	سیدنا احمد بن محمد بن سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور مبارک کو پیدا فرمایا پھر اس سے انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار کو پیدا فرمایا اور اس نور محمدی کی کمالات اور نبوت کے فیضان سے تکمیل فرمائی پھر حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کو حکم دیا کہ آپ انبیاء کرام کے انوار کو دیکھیں تو آپ کا نور ان پر چھا گیا جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت گویائی دی اور ان سے فرمایا: یہ محمد بن عبداللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو تمہیں نبی بنا دیا جائے گا پس سب انبیاء کرام آپ پر ایمان لے آئے۔	324

181	شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت اور آپ کے کمالات عالم ارواح میں ظاہر تھے اور ارواح انبیاء کرام -علیہم السلام- آپ سے استفادہ کرتی تھیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خود فرمایا: میں اس وقت بھی خارج میں نبی تھا جبکہ دیگر انبیاء کرام -علیہم السلام- صرف علم الٰہی میں نبی تھے خارج میں نہ تھے۔	326
182	سیدنا تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سید العالمین -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بعثت مبارکہ اولین وآخرین تمام انسانوں کیلئے ہے۔	328
183	شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمام موجودات قدیمہ وجدیدہ کی اصل وحقیقت ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا مظہر ہیں۔	329
184	حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ارشاد گرامی: میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔	330
185	یہ کہنا کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا نبی ہونا عالم ارواح میں علمِ الٰہی میں تھا ایسے تو سارے انبیاء علیہم السلام علمِ الٰہی میں نبی تھے بلکہ درحقیقت عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے وصف نبوت ثابت ولازم ہو چکا تھا ورنہ کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ کہنے میں کیا خصوصیت ہے۔	331
186	علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت ورسالت تمام مخلوق کیلئے عام ہے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے لیکر قیامت تک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں۔	334